سیرت
محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
مع مسنون دعائیں و سنتیں
العزیز
AL AZIZ
charitable trust
ناشر
العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ
سی ۳۰ وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ

العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ کے بنیادی
اغراض ومقاصد

دعوت و تبلیغ: ● درس قرآن وخطبات کا اہتمام ● DVDs, CDs و دینی کُتب وغیرہ کی طباعت وتقسیم ● مکاتب واسلامک انسٹی ٹیوٹ کا قیام۔

تعلیم وتربیت: ● عصری تعلیم سے لیس مدارس، انگلش میڈیم اسکولز، میڈیکل و انجنیر نگ کالجز ولائبریری کا قیام ● کچی بستیوں میں مکاتب کا قیام ● ہونہار طلباء کے لئے وظائف و بیرونی ممالک کے سفر کا انتظام ● ریاستی / مرکزی حکومتوں سے مالی مدد کی حصولی ● تعلیم بالغاں کا نظم۔

فلاح وبہبود: ● ذریعہ معاش پیدا کرنے والے پراجکٹس پرعمل درآمد ● شفاء خانوں و ڈسپنسریز کا قیام ● بے گناہ قیدیوں کی

قانونی مدد • بلا لحاظ مذہب وملت غریبوں ، محتاجوں، بیواؤں اور اپاہجوں کی مالی مدد • غریب لڑکیوں اور بیواؤں کی شادی میں مدد • یتیم خانون کا قیام • موسموں کی صعوبتوں سے غرباء کی حفاظت • لاوارث لاشوں کی تجہیز و تکفین۔

تہذیب وتمدن وفن کاری : • ہندوستان کے اچھے تہذیب و تمدن کے سرمایہ کی حفاظت اور اس کے ترقی میں مدد • روایتی، فنکاری اور کلا کاری کی ترویج وترقی۔

صحافت وتشہیر : • ایک اچھے معاشرے کی تعمیر کے خاطر دینی وسماجی فلسفوں کی تشہیر • اخبارات، رسائل، جرائد اور جرنلز کی اشاعت وتقسیم۔

فرقہ وارانہ ہم آہنگی : • ملک میں امن وشانتی وفرقہ وارانہ ہم آہنگی کے ماحول کو فروغ دینے کی خاطر مختلف پروگرامز کا انعقاد۔

کتاب کے بارے میں

★ اس کتاب کی ترتیب کے بعد اور قبل از طباعت مختلف علماء کرام نے اور ذی استعداد حضرات نے اسے ملاحظہ فرمایا ہے، باوجود اس کے اگر سہواً کوئی کمی یا غلطی قارئین کے نظر میں آتی ہو تو براہ کرم اسے ٹرسٹ کی نوٹس میں لائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو۔

★ اس کتاب کے جملہ حقوقِ طبع بحق ٹرسٹ محفوظ ہیں، البتہ اگر صاحب خیر حضرات خود طباعت واشاعت کے خواہشمند ہوں تو ٹرسٹ کے ذمہ داران سے اجازت لے کر بعینہ چھاپ سکتے ہیں، اور اگر ٹرسٹ کے ذریعہ چھاپ کر تقسیم کرانا چاہتے ہوں تو ٹرسٹ کے ذمہ داران سے رابطہ کر اس دینی خدمت کو انجام دے سکتے ہیں۔

فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ: أَمَّا بَعْدُ:

پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک اور پاکیزہ زندگی کے حالات کو سیرت کہتے ہیں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ پاک کو جاننا اور اسکا مطالعہ کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے، اس سے ایمان میں زیادتی، اللہ کی رضا کا حصول، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و عظمت میں اضافہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری اور اتّباعِ سنتِ نبوی کی توفیق نصیب ہوتی ہے جو دارین (دنیا اور آخرت) میں ہر مسلمان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

لوگوں کی مصروف زندگی اور سیرتِ پاک پر موجود ضخیم کتابوں کے مطالعہ سے عدمِ توجّہی کو دیکھتے ہوئے العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ کے ذمہ داران ورضا کاران نے یہ فیصلہ لیا کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مختصر سیرتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور

روز مرّہ کی مسنون دعاؤں اور سنتوں پر مشتمل ایک پاکٹ سائز کتاب تیار کر کے شائع کی جائے تاکہ عام لوگ بھی آپ ﷺ کی سیرت سے فائدہ حاصل کر سکیں کیونکہ عالم گیر اور دائمی نمونہ عمل صرف پیارے رسول ﷺ کی سیرت پاک ہے۔ چنانچہ ٹرسٹ کے ذمہ داران و رضا کاران کی فکر و کوشش سے ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ کے مبارک موقع پر مختصر پاکٹ سائز کتاب جس کا نام "سیرت محمد ﷺ مع مسنون دعائیں و سنتیں" ہے، آپ حضرات کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے بفضل ربی یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ اللہ تعالیٰ العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ کے منتظمین کی اس چھوٹی سی خدمت کو قبول فرمائے اور اِس کے فیوض و برکات سے سارے عالم کے لوگوں کو مستفید فرمائے۔

ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سربسجود ہیں کہ اس نے ہمیں "سیرت نبوی علی صاحبہا الف الف سلام" کے متعلق ایک کتاب مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اسے شرف قبولیت سے نوازا کہ مختصر مدت میں اس کا طبع اوّل ختم ہو گیا یہ اس کا جدید ایڈیشن ہے جس میں کچھ اضافے بھی کئے گئے ہیں اور علماء کرام کے مشورہ سے کچھ ترمیم بھی کی گئی ہے۔ اس طبع

ثانی کے موقع پر اپنے محترمی و مربی ''حضرت مولانا سید عبد اللہ حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی شفقتوں اور عنایتوں کے زیر سایہ ہمارا ٹرسٹ کام کر رہا تھا اور جنھوں نے از راہ شفقت و عنایت اس کتاب کے طبع اوّل کے لئے دعائیہ کلمات تحریر فرمائے تھے'' ہم تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ہم مخدوم و مکرم حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کا شکریہ ادا نہ کریں جنھوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود گراں قدر مقدمہ تحریر فرمایا۔ اسی طرح ہم دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مفتی و شیخ الحدیث حضرت مولانا نیاز احمد ندوی دامت برکاتہم اور مرکز الامام ابی الحسن علی الحسنی الندوی کے مدیر حضرت مولانا سید بلال عبد الحیٔ حسنی ندوی دامت برکاتہم کے بھی انتہائی ممنون و مشکور ہیں کہ انہوں نے دعائیہ کلمات تحریر فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ ہم اپنے تمام محسنین اور اہل تعلق کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سبھی حضرات کو اپنی شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے۔

(قاری) محمد عثمان ندوی

عکس تحریر

Phones : 249174 - 73864

Mohammad Rabey Nadwi
Nadwatul Ulama
P.O. Box 93, LUCKNOW-226007
U. P. (INDIA)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد الرابع الحسنی الندوی
ندوۃ العلماء، ص ۔ ب ۹۳، لکھنؤ (الہند)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سبھی کیلئے قابل تقلید نمونہ ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے طریقہ حیات کو اپنی زندگیوں میں لانے میں ہی کامیابی اور نجات ہے، اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی زندگی کو نمونہ بنا کر زندگی گذارنے کی ترغیب دی ہے، اور فرمایا ہے (مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا) اور اپنی اطاعت کیساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیار کرنے کو کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک اہم پہلو وہ دعائیں بھی ہیں جو مختلف موقعوں اور مناسبتوں سے کہیں، اور شب و روز کے معمولات سے متعلق مانگیں، جو صحابہ نے محفوظ کر لی تھیں، اور حدیث و سیرت کی کتابوں میں آج بھی موجود ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ عزیزی قاری محمد عثمان ندوی نے ایک مختصر مجموعہ سو سے زائد صفحات پر تیار کیا ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ساتھ مسنون دعاؤں کو بھی شامل کیا ہے، یہ رسالہ "سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع مسنون دعائیں" کے نام سے العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ گومتی نگر لکھنؤ سے طبع ہو رہا ہے، مصنف نے آسان اسلوب میں سیرت پاک اور اخلاق و شمائل نبوی کو پیش کیا ہے، اور اپنے پیش نظر خاص طور پر عام لوگوں کو رکھا ہے، یہ اس کا طبع جدید ہے، طبع اول مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمات اور ان کی تصحیح و نظر ثانی کے بعد منظر عام پر آچکا ہے، ان کی خواہش ہوئی کہ میں بھی کچھ تحریر کروں، اپنی سعادت سمجھ کر سیرت پاک کے اس مختصر رسالہ پر یہ چند سطریں تحریر کی جا رہی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور نافع بنائے۔

محمد الرابع الحسنی الندوی

محمد الرابع الحسنی الندوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت فیوضہم
ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء وصدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔ أَمَّا بَعْدُ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سبھی کے لیے قابل تقلید نمونہ ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ کے طریقہ حیات کو اپنی زندگیوں میں لانے میں ہی کامیابی اور نجات ہے، اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی زندگی کو نمونہ بنا کر زندگی گذارنے کی ترغیب دی ہے، اور فرمایا ہے (مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) اور اپنی اطاعت کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اختیار کرنے کو کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک اہم پہلو وہ دعائیں بھی ہیں جو مختلف موقعوں اور مناسبتوں سے کہیں، اور شب و روز کے

معمولات سے متعلق مانگیں، جو صحابہ نے محفوظ کر لی تھیں، اور حدیث و سیرت کی کتابوں میں آج بھی موجود ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ عزیزی قاری محمد عثمان ندوی نے ایک مختصر مجموعہ سو سے زائد صفحات پر تیار کیا ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ساتھ مسنون دعاؤں کو بھی شامل کیا ہے، یہ رسالہ "سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع مسنون دعائیں" کے نام سے العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ گومتی نگر، لکھنؤ سے طبع ہو رہا ہے، مصنّف نے آسان اسلوب میں سیرت پاک اور اخلاق و شمائل نبوی کو پیش کیا ہے، اور اپنے پیش نظر خاص طور پر عام لوگوں کو رکھا ہے، یہ اس کا طبع جدید ہے، طبع اول مولانا سید عبد اللہ حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمات اور ان کی تصحیح و نظر ثانی کے بعد منظر عام پر آچکا ہے، ان کی خواہش ہوئی کہ میں بھی کچھ تحریر کروں، اپنی سعادت سمجھ کر سیرت پاک کے اس مختصر رسالہ پر یہ چند سطریں تحریر کی جا رہی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور نافع بنائے۔

سید محمد رابع حسنی ندوی

ندوۃ العلماء، لکھنؤ

تقریظ

حضرت مولانا سیّد عبداللہ حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ
سابق: استادِ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا أَمَّا بَعْدُ:

العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ نے یہ اچھا کام کیا کہ پیارے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ پاک پر ایک مختصر پاکٹ سائز کتاب تیّار کی، جس کا ابتدائی حصہ سیرتِ پاک اور اختتامی حصہ روزمرّہ کی مسنون دعاؤں پر مشتمل ہے جس کو ٹرسٹ کے ذمہ داران حضرات طبع کرانے جارہے ہیں۔

اس وقت کی مصروف زندگی نے پورے طور پر لوگوں کو دین اور اس کے احکامات سے بیگانہ بنادیا ہے نہ عقیدہ کی فکر رہ گئی ہے اور نہ اتّباعِ سنّت کا جذبہ۔

اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے کچھ شعور بخشا ہے وہ میدان میں آئیں اور امّت کے افراد کی فکر کریں، اور جس طرح بن سکے ان کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کریں۔

الحمدللہ اسی جذبہ کے تحت ٹرسٹ نے یہ کام شروع کیا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے اِس کام کو قبول فرما کر نافع بنائے اور مزید خوش اسلوبی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

عبداللہ حسنی ندوی

۲۲رجمادی الآخر ۱۴۳۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمات دعائیہ

حضرت مولانا مفتی نیاز احمد صاحب ندوی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

حاجت، ضرورت اور مصیبت کے وقت بطور خاص دعا کرنا مستحب ہے اگرچہ ان حالات میں بعض عارفین ترک دعا کو افضل قرار دیتے تھے، محققین کے نزدیک ان عارفین کو جب قضا و قدر پر رضا کی کیفیت غالب ہوتی تھی تو وہ دعا نہ کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ کتاب و سنت پر نظر رکھنے والے بالغ نظر علماء عام حالتوں میں بھی دعا کو تقرب الی اللہ کا ذریعہ مانتے ہیں۔

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے تو حدیث اس کی تشریح و توضیح اور سیرت نبوی اس کی عملی تفسیر، چنانچہ حضرت یزید ابن بابنوس رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے بابت

سوال کیا تو فرمایا کہ "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنَ"۔

اس وقت جو مختصر رسالہ آپ کے سامنے ہے وہ انھیں دونوں موضوعات پر مشتمل ہے جس کا پہلا ایڈیشن گزشتہ سال **"العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ"** کے زیر اہتمام شائع ہو چکا ہے۔

کتاب وسنت سے ثابت شدہ دعائیں اور اوراد کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر ترین سیرتِ پاک کا یہ مجموعہ اس قدر مقبول ہوا کہ اتنی جلدی اس کا دوسرا ایڈیشن ٹرسٹ کے زیر انتظام شائع ہونے جا رہا ہے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ پاکٹ سائز رسالہ افادیت کے باعث قبولیت حاصل کرے گا۔

نیاز احمد ندوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ چند

حضرت مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی دامت برکاتہم
مدیر مرکز الامام ابی الحسن علی الحسنی الندوی و نائب ناظم مدرسہ ضیاء العلوم
تکیہ کلاں رائے بریلی

آج اسلام اور رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف دنیا کی فسطائی طاقتیں کھڑی ہیں، اور دنیا کو یہ خوف ہے کہ کہیں اسلام اپنی زبردست اخلاقی تعلیمات کے ساتھ دوبارہ دنیا کی زمام اقتدار نہ سنبھال لے، اور صورت حال کچھ اس طرح بنتی بھی جا رہی ہے، اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی مذہب کے پاس کوئی آئیڈیل شخصیت نہیں ہے، اور عملی نمونہ نہ ہونے کی وجہ سے انسان اکثر ٹھوکریں کھاتا ہے، یہ صرف اسلام کی خوبی اور اس کی حقانیت کی دلیل ہے کہ اس کے پیغمبر نے ساری تعلیمات کی عملی مثالیں پیش کی ہیں، لیکن دنیا اس عظیم ہستی کی سیرت اور اس کے پیغام سے پوری طرح ناواقف ہے جس کی وجہ سے

لوگ اسلام اور پیغمبر اسلام کے سلسلہ میں مختلف غلط فہمیوں کا شکار ہوتے ہیں، اور اسی بات کو مغربی طاقتوں نے اسلام کے خلاف ایک مؤثر حربہ کے طور پر استعمال کیا، لیکن یورپ و امریکہ کی اسلام مخالف سرگرمیوں کے نتیجہ میں عمومی طور پر لوگوں میں ایک تجسُّس کی فضا پیدا ہو رہی ہے، اور قرآن مجید اور سیرت کی کتابوں کی مانگ بڑھتی جا رہی ہے، جس کا پہلے تصور بھی نہیں تھا، اور اس کی وجہ سے اسلام کی طرف ایک عمومی رجحان ہوا ہے، ایسے حالات میں اس کی بڑی ضرورت ہے کہ سیرت پر زیادہ سے زیادہ مواد تیار کیا جائے، اور ان کی خوب اشاعت کی جائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ **العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ** کی جانب سے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ایک رسالہ کی اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے، یہ ایک خوش آئند اور قابل تقلید اقدام ہے، امید ہے کہ اس سے عمومی استفادہ کیا جائے گا۔

بلال عبد الحیٔ حسنی ندوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے بہت برگزیدہ نبی تھے، ان کے دو صاحبزادے تھے ایک کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے کا نام حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام تھا یہ دونوں بھی پیغمبر تھے، ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے تھے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوجان کا نام جناب عبداللہ اور امی جان کا نام بی بی آمنہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان عبدالمطلب اپنے قبیلۂ قریش کے سردار تھے، قریش عرب کا بہت مشہور اور معزز خاندن تھا اس لئے خانہ کعبہ کی دیکھ بھال اور حاجیوں کی خدمت اسی خاندان کے سپرد تھی اہل عرب قریش خاندان کی بہت عزت واکرام کرتے تھے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب شریف

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب مطہر تمام دنیا کے نسبوں سے زیادہ شریف اور پاک ہے اور یہ وہ بات ہے جس سے تمام کفارِ مکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن بھی انکار نہ کر سکے چنانچہ ابوسفیان نے بحالت کفر شاہِ روم ہرقل کے سامنے اس کا اقرار کیا حالانکہ وہ اس وقت چاہتے تھے کہ اگر کوئی گنجائش ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عیب لگائیں۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پدری سلسلۂ نسب

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ۔

(صحیح البخاری/باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یہاں تک رسول اللہ ﷺ کا سلسلۂ نسب باجماع امت صحیح ہے اور یہاں سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک آپ ﷺ کے سلسلۂ نسب میں اختلاف ہے اس لئے اس کو ترک کیا جاتا ہے۔

پیارے رسول ﷺ کا مادری سلسلۂ نسب

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بْنِ سَیِّدَۃِ آمِنَۃَ بِنْتِ وَھَبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُھْرَۃَ بْنِ کِلَابِ بْنِ مُرَّۃَ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کِلَابِ بْنِ مُرَّۃَ تک پہونچ کر آپ ﷺ کے والدین کا سلسلۂ نسب جمع ہو جاتا ہے۔

تمام انبیاءؑ پر فضیلت اور ان کی بشارت

انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا، سب اللہ کے برگزیدہ اور اس کے نزدیک اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے بہت اعلیٰ و افضل تھے، نبی اور رسول کے درجے کو نہ کوئی صحابی پہونچ سکتا ہے نہ کوئی بڑے سے بڑا ولی اور بزرگ، تمام انبیاء کرام اور رسول برابر کے لائق صد احترام اور توقیر ہیں، کسی کی شان میں ادنیٰ گستاخی کا شائبہ بھی ایمان کیلئے زہرِ قاتل ہے، ہم پر لازم ہے کہ ہم سبھی پر ایمان لائیں، سبھی کی صداقت وحقانیت اور مبعوث منَ اللہِ ہونے کا عقیدہ رکھیں، اسی طرح اس بات کا بھی کامل یقین ہونا ضروری ہے کہ تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ سب سے بلند ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولین اور آخرین کے سردار ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر البشر ہیں،

آپ ﷺ سید الانبیاء والمرسلین ہیں، آپ ﷺ سب سے افضل زمانے اور سب سے اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوئے۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں بنی آدم کی سب سے بہتر صدی میں مبعوث کیا گیا ہوں، صدی درصدی گزرتی رہی یہاں تک کہ وہ صدی آگئی جس میں میں ہوں۔

پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مخصوص علاقوں، مخصوص قبیلوں اور مخصوص خاندانوں کے لئے آتے تھے مگر ہمارے رسول ﷺ سارے عالم کے لئے اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے بحیثیت پیغمبر دنیا میں تشریف لائے۔

(البخاری: باب صفۃ النبی ﷺ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے!

وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ۔ (سورۃ سبأ ۲۸)

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) آپ کو ہم نے تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

نیز تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اپنے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی بشارتیں سنائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پیشین گوئیاں کیں، کُتُب اِلٰہیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک نازل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب وفضائل، اخلاق وشمائل بیان کئے گئے، خاص طور پر توریت وانجیل میں بہت ہی صاف وصریح پیشین گوئیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کی گئیں جس کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے۔

أَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ أَبْنَآءَھُمْ۔

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی (یہود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا پہچانتے تھے جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے تھے۔

(سورۃ البقرۃ/۱۴۶)

نبی اور رسول کی تعریف

نبی اور رسول، اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ

انھیں اپنے بندوں تک اپنے احکام پہونچانے کے لئے مقرر فرماتا ہے، وہ سچے ہوتے ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے معجزے دکھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہونچادیتے ہیں، ان میں کمی بیشی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں۔

نبی اور رسول میں فرق

نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جو صاحبِ شریعت اور صاحبِ کتاب ہو، اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے وہ صاحبِ شریعت اور صاحبِ کتاب ہو یا نہ ہو البتہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول بھی ہیں اور نبی بھی۔

نبی اور رسول کی صحیح تعداد اللہ کے علم میں ہے

دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے لیکن ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ

ہی جانتا ہے، ہمیں اس بات پر ایمان لانا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے رسول اور نبی بھیجے وہ سب برحق ہیں۔ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پیغمبری اور نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو شخص پیغمبری اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل اور بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے فرمانبردار ہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام و مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

جیسا کہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّهٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پیارے رسول ﷺ پر قرآن نازل ہوا

اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں، مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:

۱) توریت! جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔

۲) زبور! جو حضرت داوٗد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔

۳) انجیل! جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی۔

۴) قرآن مجید! جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔

صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں، ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر، کچھ حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

مشہور پیغمبروں کے نام

۱) حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۲) حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۳) حضرت شیث علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۴) حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۵) حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۶) حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۷) حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۸) حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۹) حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۱۰) حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۱۱) حضرت اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۱۲) حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
۱۳) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۱۴) حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۱۵) حضرت ذوالکفل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۱۶) حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۱۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۱۸) حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۱۹) حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۰) حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۱) حضرت یحیٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۲) حضرت الیاس علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۳) حضرت یسع علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۴) حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۵) حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۶) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۲۷) حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بنیادی عقائد

۱) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اس کے رسول اور ایک انسان ہیں۔

۲) اللہ تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔

۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہوں سے معصوم (صغیرہ یا کبیرہ گناہ قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوئے) ہیں۔

۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔

۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب مِعراج میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا اور جنت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔

۶) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہت سے معجزے دکھائے۔

۷) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔

۸) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق وعادات نہایت ہی اعلیٰ درجے کے تھے۔

۹) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی گزشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا تھا جن کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو خبر کردی۔

۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب نہیں تھے کیوں کہ عالم الغیب ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم الاولین والآخرین عطا فرمایا تھا۔

۱۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی بن کر آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے۔

۱۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسانوں اور جنات سب کے رسول (رسول الثقلین) ہیں۔

۱۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفیع المذنبین کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا۔

۱۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن باتوں کا حکم کیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا امت پر ضروری ہے۔

۱۵) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا ہر امتی کے ذمہ لازم ہے لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلاف شرع باتوں کو تعظیم یا محبت سمجھنا نادانی ہے اور اگر کسی کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کا خیال بھی آگیا تو وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق دو قسم کے ہیں، ایک وہ جن کا تعلق دنیا کے ہر انسان سے ہے دوسرے وہ جن کے مخاطب ہم ایمان والے ہیں، پہلا حق جو دنیا کے ہر فرد بشر پر عائد ہوتا ہے وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اللہ کا نبی و رسول مانیں اور دل و جان سے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا اقرار کریں۔ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا یہ حق کسی ملک و علاقے اور کسی قوم و برادری کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام انسان و جن اس کے جواب دہ ہیں کیوں کہ آپ ﷺ عالمگیر نبی ہیں تمام انسانوں کے نبی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے!

قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً

ترجمہ: اے محمد (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (سورۃ الاعراف/۱۵۸)

دوسرے قسم کے حقوق وہ ہیں جو آپ ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے اقرار کرنے کے بعد عائد ہوتے ہیں اور وہ حق ہے محبت و اطاعت کا، آپ ﷺ کے ساتھ محبت اور آپ ﷺ کی اطاعت ہر امتی پر فرض ہے اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوسکتا اور کامیابی نہیں مل سکتی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْ أُنْزِلَ مَعَهٗ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (سورۃ الاعراف/۱۵۷)

ترجمہ: جو لوگ اس (نبی) پر ایمان لاتے ہیں، ان کی حمایت کرتے ہیں، ان کی تائید کرتے ہیں اور اس نور (قرآن) کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے یہی لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ پیارے رسول ﷺ پر ایمان، آپ ﷺ کی عظمت، آپ ﷺ کے ساتھ محبت اور آپ ﷺ کی اطاعت تکمیل ایمان کے بنیادی اصول ہیں اور اسی میں دنیا آخرت کی فلاح و بھلائی بھی ہے۔

۱) پیارے رسول ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا۔

۲) پیارے رسول ﷺ سے محبت کرنا۔

۳) پیارے رسول ﷺ کی عزت و احترام کرنا۔

۴) پیارے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرنا۔

۵) پیارے رسول ﷺ کی اتباع و پیروی کرنا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کی حالت

پیارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے برائیاں عام تھیں، لوگ شراب پیتے تھے، جُوا کھیلتے تھے، لڑکیوں کو زمین میں زندہ دفن کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے احکامات بھول چکے تھے، اس وقت دنیا میں کوئی نبی نہیں تھا، دنیا والے گمراہ ہو چکے تھے تو ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا

بدی کا زور تھا ہر سو جہالت کی گھٹائیں تھیں
فساد و ظلم کی چاروں طرف پھیلی ہوائیں تھیں
کسی کو لوٹ لیتے تھے کسی کو مار دیتے تھے
کوئی سائل جو آجاتا۔ اسے دھتکار دیتے تھے
غرض پوری طرح جب وہ شرارت پر اتر آئے
جناب رحمۃ للعالمیں تشریف لے آئے

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت سے قبل برکات کا ظہور

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کا بیان ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے بطن (پیٹ) میں بصورتِ حمل مستقر ہوئے تو انھیں خواب میں بشارت دی گئی کہ تم اس امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہوئی ہو جب وہ پیدا ہوں تو تم یوں دعا کرنا "میں اس بچہ کو ایک اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں" اور ان کا نام احمد رکھنا۔ (سیرت حلبیہ)

اور بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بصورتِ حمل رہنے کے بعد میں نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصریٰ، علاقہ شام کے محلّات ان کے سامنے آگئے۔ (سیرت ابن ہشام)

اور فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت کا کوئی حمل نہیں دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ سُبُک (ہلکا) اور سہل ہو یعنی ایامِ حمل میں جو متلی یا سستی وغیرہ عموماً عورتوں کو رہتی ہے وہ کچھ پیش نہیں آئی۔ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ بی بی آمنہ کے شکم میں آپ ﷺ کے بصورت حمل ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ جس رات آپ ﷺ کا بصورتِ حمل ظہور ہوا قریش کا ہر جانور بول اٹھا کہ رسول اللہ ﷺ بصورتِ حمل اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں تشریف لے آئے ہیں اور ربِّ کعبہ کی قسم کہ دنیا کے بادشاہوں میں سے ہر بادشاہ کا تخت الٹا ہو گیا ہے۔ (سیرت حلبیہ ج ۱/ ۱۶۲)

پیارے رسول ﷺ کی ولادت باسعادت

پیارے رسول ﷺ کی پیدائش موسم بہار میں دوشنبہ کے دن باختلاف روایات ۸/ ۹/ ۱۲/ ربیع الاول عام الفیل مطابق ۲۲/ اپریل ۵۷۱ء صبحِ صادق کے بعد اور طلوعِ آفتاب سے قبل ملکِ عرب، شہرِ مکہ مکرمہ، عبد المطلب کے گھر میں ہوئی۔

تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش دوشنبہ کے دن ہوئی اور وہ (دوشنبہ کا دن) ربیع الاوّل کی ۹/ تاریخ پڑتا ہے لوگوں میں جو

۱۲ ر تاریخ کی شہرت ہوگئی ہے غیر محققانہ بات ہے۔ (خطباتِ سیرت)

پیدائش سے چند مہینے قبل آپ ﷺ کے ابو جان جناب عبداللہ کو بغرضِ تجارت ملکِ شام جانا پڑا واپسی میں آپ ﷺ کے ننہال مدینہ منورہ میں ٹھہر گئے پھر ایسے بیمار پڑے کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور وہیں انکی تدفین ہوئی۔

آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب اپنے بیٹے کی یادگار کے پیدا ہونے کی خبر سنتے ہی گھر میں آئے جب آپ ﷺ کو دادا جان کی گود میں دیا گیا تو وہ آپ ﷺ کی صورت دیکھ کر حیران رہ گئے کیوں کہ اس سے پہلے انھوں نے کسی بچہ کا چہرہ اتنا بھولا، اتنا پیارا اور اتنا نورانی نہیں دیکھا تھا، وہ دیر تک ٹکٹکی لگائے دیکھتے رہے اور کچھ سوچتے رہے پھر خاندان کے دستور کے خلاف دادا جان نے اپنے پیارے پوتے کا نامِ نامی محمد رکھ دیا، بی بی آمنہ نے آپ ﷺ کا نامِ مبارک احمد رکھا تھا اس طرح ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں محمد، احمد۔

ساتویں دن دادا جان نے آپ ﷺ کا عقیقہ کیا اور تمام قریش کو دعوت پر بلایا۔ (سیرت حلبیہ ج ۱/ ۲۵۵)

ایامِ رضاعت

رضاعت دودھ پلانے کو کہتے ہیں، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کئی عورتوں نے دودھ پلایا جن میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ پیا، دو تین دن کے بعد ابولہب کی باندی ثوبیہ (جن کو ولادت کی بشارت کے صلہ میں ابولہب نے آزاد کر دیا تھا) نے دودھ پلایا اس سے پیشتر انھوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو اور اپنے بیٹے مسروح کو دودھ پلایا تھا، اس لئے یہ حضرات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رضاعی بھائی ہوئے اس کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دودھ پلایا ان کے شوہر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رضاعی والد کا نام حارث ابن عبد العزیٰ تھا ان کے چار بچے تھے یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رضاعی بہن بھائی ہوئے، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) عبداللہ (۲) انیسہ (۳) حذیفہ (۴) اور حذافہ جو شیما کے لقب

سے مشہور ہوئیں ان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت انس تھا وہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھلایا کرتی تھیں۔ (سیرۃ النبیؐ)

حلیمہ کا نصیب چمک گیا

اس زمانہ میں شہر کے رؤساء اپنے شیر خوار (دودھ پیتے) بچوں کو دیہات بھیج دیتے تھے تاکہ بدّوؤں میں پل کر فصاحت کا جوہر پیدا کریں کیونکہ شہرِ مکہ میں اکثر باہری تاجر آیا کرتے تھے جس کی وجہ سے مکہ کی زبان پر دوسرے خارجی اثرات آگئے تھے جبکہ بدّوؤں کی زبان ان اثرات سے پوری طرح پاک تھی۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے چند روز بعد قبیلۂ ہوازِن کی چند عورتیں بچوں کی تلاش میں مکہ آئیں جن میں حضرت حلیمہ سعدیہ بھی تھیں، اتفاق سے انکو کوئی بچہ ہاتھ نہ آیا جب کہ سب دائیوں (دودھ پلانے والیاں) نے ظاہری انعام و اکرام دیکھ کر بچوں کو گود لے لیا اور یتیمی کی

وجہ سے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی کی نظر بھی نہ گئی۔

بی بی آمنہ کی درخواست پر اور خالی ہاتھ واپس جانے سے بہتر سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے آغوش میں لیتے ہی حلیمہ سعدیہ کا نصیب چمک گیا ان کے گھر میں رحمت وانوار کی بارش ہونے لگی، لاغر اونٹنی، کمزور بکریاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے طاقتور ہوگئیں اور خوب دودھ دینے لگیں اور حضرت حلیمہ سعدیہ کی ساری پریشانیاں ختم ہوگئیں۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا وطن

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں مشہور پیغمبر حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام گزرے ہیں، اور ان کی اولاد میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جلیل القدر پیغمبر تھے، اور ان کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بھی نبی تھے، بحکم خداوندی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے کو مکہ مکرمہ کی سرزمین پر آباد کیا تھا اور اسی

سرزمین پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی۔

الٰہی نسلِ اسمٰعیل بڑھ کر قوم ہو جائے
یہ قوم اک روز پابندِ صلوٰۃ و صوم ہو جائے
اسی وادی میں تیرا ہستیٔ موعود ہو پیدا
کرے جو فطرتِ انسان کو تیرے نام پر شیدا

مکہ مکرمہ دنیا کا بہت ہی پرانا اور مقدس شہر ہے اسی شہر میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کا گھر بنایا جسے کعبہ کہتے ہیں پوری دنیا کے مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ اور دادا کی وفات

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک جب چھ برس کی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ بی بی آمنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر اپنے شوہر جناب عبداللہ کی

قبر کی زیارت کے لئے اپنے میکہ مدینہ منورہ گئیں اور جب واپس ہوئیں تو راستہ ہی میں مقام ابواء پہونچ کر آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا، بچپن کا زمانہ، چھ سال کی عمر، والد کا سایہ تو پہلے ہی اٹھ چکا تھا والدہ کی آغوشِ شفقت کا بھی خاتمہ ہوا لیکن یہ دُرِّ یتیم جس آغوشِ رحمت میں پرورش پانے والا ہے وہ ان سب اسباب سے بے نیاز ہے، والدین کے بعد آپ ﷺ اپنے دادا جان عبدالمطلب کے پاس رہے لیکن اللہ تعالیٰ کو دکھلانا تھا کہ یہ نونہال محض آغوشِ رحمت میں پرورش پانے والا ہے، مُسبِّب الاسباب اس کی تربیت کا خود کفیل ہو چکا ہے جب آپ ﷺ کی عمر آٹھ برس دو مہینہ دس دن کی ہوئی تو دادا جان بھی دنیا سے رحلت فرما گئے اور آپ ﷺ اپنے حقیقی چچا ابو طالب کے زیر سایہ آ گئے۔

پیارے رسول ﷺ کی جوانی

پیارے رسول ﷺ بچپن ہی سے بُرے کاموں سے بچتے تھے، ظالموں کو ظلم سے روکتے تھے اور مظلوموں کی حمایت کرتے تھے، آپ

ﷺ بہت طاقتور اور محنتی جوان تھے، کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے تھے، نہایت سچے اور امانت دار تھے، ہر ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے، کسی کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرتے تھے، کمزوروں اور غریبوں کی مدد کرتے تھے، اور بڑے ہی مہمان نواز تھے عرب کے تمام لوگ آپ ﷺ کی عزت واحترام کرتے تھے، ان ہی سب خصوصیات کی بنیاد پر قوم آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتی تھی۔

آپ ﷺ نہایت وعدہ وفا کرنے والے تھے، عبداللہ ابن ابی الحمساء سے مروی ہے! کہ میں نے بعثت (نبوت کا اعلان) سے پہلے ایک مرتبہ آپ ﷺ سے ایک معاملہ کیا میرے ذمہ کچھ دینا باقی تھا میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میں ابھی لے کر آتا ہوں اتفاق سے گھر جانے کے بعد اپنا وعدہ بھول گیا تین روز کے بعد یاد آیا کہ میں آپ ﷺ سے واپسی کا وعدہ کر کے آیا تھا، یاد آتے ہی فوراً وعدہ گاہ پہونچا تو آپ ﷺ کو اسی مقام پر منتظر پایا۔ آپ ﷺ نے صرف اتنا فرمایا کہ تم نے مجھ کو زحمت دی میں تین روز سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ (سنن ابی داؤد)

لہٰذا ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس واقعہ سے سبق لیتے ہوئے اگر وعدہ کریں تو اسے پورا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی مبارک

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا قبیلۂ بنو اسد کی مشہور اور مالدار خاتون تھیں، انھوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور امانت داری کا چرچا سنا تو کچھ بات چیت کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے غلام میسرہ کے ساتھ تجارت کے لئے ملک شام بھیجا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام بُصریٰ پہونچے اور ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھے تو نسطورا نام کا ایک راہب (عیسائی عابد) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آخری نبی کی جو علامتیں اس نے اپنی کتابوں میں پڑھ رکھی تھیں وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیکھ کر پہچان گیا اور میسرہ سے کہا کہ یہ آخری نبی ہیں، میسرہ کا بیان ہے کہ جب دوپہر کا وقت ہوتا اور گرمی کی شدت ہوتی تو دو فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کر لیتے یہ میں نے خود دیکھا، پھر

حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملکِ شام سے واپس ہوئے اور تجارت میں خوب نفع ہوا، میسرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی، امانت داری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور نسطورا راہب کی سب باتیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیں تو انھوں نے خوش ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکاح کا پیغام بھیجا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے مشورہ کیا اور اس پیغام کو قبول فرمالیا چنانچہ ابوطالب نے خطبہ پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہوگیا، نکاح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

خانہ کعبہ کی تعمیر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسنِ تدبیر

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پاک پینتیس (۳۵) سال تھی، قریش خانہ کعبہ کو منہدم کر کے ازسرِنو تعمیر کر رہے تھے۔

جب حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھنے کا وقت آیا تو مختلف قبائل میں

تلواریں کھنچ گئیں، ایک بڑے خونی حادثہ کا خطرہ پیدا ہوگیا کیوں کہ ہر قبیلہ کے لوگ چاہتے تھے کہ یہ شرف ہم کو حاصل ہو یعنی حجرِ اسود کو اس کی جگہ ہم رکھیں، کسی طرح فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ ابو امیہ بن مغیرہ جو اس وقت سب سے عمر دراز تھے انھوں نے یہ رائے دی کہ صبح جو شخص سب سے پہلے حرم کے دروازے میں داخل ہو اسی کو اپنا حکم بنا کر فیصلہ کرا لو، سب نے اس رائے کو پسند کیا، صبح ہوئی اور تمام لوگ حرم میں پہونچے، کیا دیکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے پہلے پہونچے ہوئے ہیں، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنا تھا کہ ''هٰذَا الأَمِيْنُ رَضِيْنَاه'' (امین آگیا ہم سب اس کے فیصلے پر رضامند ہیں) کے نعرے بلند ہونے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک چادر منگائی اور حجرِ اسود کو اس میں رکھ کر یہ ارشاد فرمایا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس چادر کو پکڑ لے تا کہ اس شرف سے کوئی قبیلہ محروم نہ رہے، اس فیصلہ کو سب نے پسند کیا، سب نے مل کر چادر اٹھائی اور حجرِ اسود رکھنے کی جگہ تک لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے حجرِ اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

پیارے رسول ﷺ نے اس مختصر حسنِ تدبیر سے ایک خونخوار جنگ کا انسداد کر دیا۔

عطاءِ نبوت

مکہ مکرمہ کے نزدیک ایک پہاڑ ہے، اس میں ''حراء'' نام کا ایک غار ہے جس کو غارِ حراء کہتے ہیں۔

پیارے رسول ﷺ اس غار میں عبادت اور دعا کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، جب آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس (۴۰) سال کو پہونچی تو ایک دن آپ ﷺ حسب معمول اسی غار میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ سے فرمایا ''اِقْرَأْ'' پڑھو، آپ ﷺ نے فرمایا ''مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ'' میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس نے آپ ﷺ کو زور سے دبوچ کر چھوڑ دیا اسی طرح دو بارسہ بارہ کرنے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ''سُوْرَۃُ الْعَلَق''

کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھیں:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ۔ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ
اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ۔ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ۔ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا
لَمۡ یَعۡلَمۡ

ترجمہ: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ (پر جو) قرآن (نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے (یعنی جب پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجئے) جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا جس نے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بہت کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور ایسا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو) قلم سے تعلیم دی (اور عموماً) انسان کو (دوسرے ذرائع سے) ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا'' (سورۃ العلق)

اس واقعہ کے بعد پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے چین ہو کر گھر تشریف لائے اپنی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ''مجھے کپڑا اڑھا دو، مجھے کپڑا اڑھادو'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ محترمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی اور

اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو توریت وانجیل کے بڑے عالم تھے انھوں نے پورا قصہ سن کر کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا کرتا تھا پھر کہا کہ کاش کہ میں پیغمبری کے اس زمانہ تک زندہ رہتا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نکالے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بڑے تعجب سے فرمایا کیا میری قوم کے لوگ مجھکو نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں ہر نبی کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔

تبلیغِ اسلام کا آغاز اور نبوت کا اعلان

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نبوت ملنے کے بعد توحید ورسالت کی دعوت دینی شروع کردی کہ اللہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

آپ کی اس دعوت پر عورتوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا، مردوں میں

سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایمان میں داخل ہوئے۔

پیارے رسول ﷺ تین سال تک چھپ چھپ کر انفرادی (فرداً فرداً) طور پر دعوتِ اسلام کا کام کرتے رہے اس عرصے میں تقریباً چالیس افراد پر مشتمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت تیار ہوگئی۔

اس کے بعد اللہ کا حکم ہوا کہ علیٰ الاعلان (کھلم کھلا) اسلام کی دعوت دیں تو ہمارے پیغمبر محسن انسانیت ﷺ نے مکہ مکرمہ کی صفا پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے تمام قبیلوں کو آواز دی اور سب کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام ان تک پہونچا دیا۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا

ترجمہ: اے لوگو! تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم لوگ کامیاب ہوجاؤ گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

اس طرح پیارے رسول ﷺ نے بحکم خداوندی اپنی نبوت کا کھلم کھلا

اعلان فرمایا۔

اعلان نبوت سنتے ہی کفار کی ہمت کانپ گئی
فانوس بجھا بت خانوں میں سیلابوں کی طاقت کانپ گئی

پیارے رسول ﷺ کی دعوت پر کفار کا ردِ عمل

پیارے رسول ﷺ جب اللہ کا کلام بلا خوف و خطر لوگوں کو سنانے لگے تو دشمنوں کو بہت برا لگا اور سب جمع ہو کر آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور ان سے پیارے رسول ﷺ کی شکایت کی لیکن آپ ﷺ کے چچا نے آپ ﷺ کی حمایت کا اعلان کر دیا اور کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد کافروں نے مایوس ہو کر ایمان والوں پر ظلم کے پہاڑ توڑنا شروع کر دئے کفار سارے مسلمانوں کو ستاتے تھے ان کے راستے میں کانٹے بچھاتے تھے، پتھروں سے مارتے تھے، رسی باندھ کر پتھریلی

زمین پر کھینچتے تھے، گرم گرم ریت پر لٹا کر سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیتے تھے۔

اس کے باوجود پیارے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرتے ہوئے دین وایمان کی باتیں سب کو بتاتے تھے۔

طائف کا سفر

پیارے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکلیفیں دیکھ کر اس مقصد کے پیش نظر طائف (مکہ مکرمہ کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔) کے سفر کا ارادہ فرمایا کہ اگر وہاں کے لوگ اسلام قبول کرلیں گے تو مسلمانوں کو تکلیفوں سے نجات مل جائے گی اور اسلام کا پھیلنا بھی آسان ہوگا۔

پیارے رسول ﷺ نے وہاں کے رئیسوں اور سرداروں کو دین حق کی دعوت دی اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچایا، مگر افسوس کہ ان میں سے ایک نے بھی اسلام قبول نہیں کیا اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ شہر کے غنڈوں کو

آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا وہ آپ ﷺ کو گالیاں دیتے اور پتھر مارتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی جوتیاں خون سے بھر گئیں ۔اسی بے کسی کے عالم میں آپ ﷺ کی خدمت میں جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ حکم دیں تو طائف والوں کو ان دو پہاڑوں کے درمیان کچل دیا جائے اس پر ۔

جناب رحمۃ للعلمیں نے سن کے فرمایا
کہ میں اس دہر میں ۔قہر و غضب بن کر نہیں آیا
اگر یہ لوگ آج اسلام پر ایماں نہیں لائے
خدائے پاک کے دامانِ وحدت میں نہیں آئے
مگر نسلیں ضرور ان کی اسے پہچان جائیں گی
درِ توحید پر اک روز آ کر سر جھکائیں گی
میں ان کے حق میں کیوں ۔قہرِ الٰہی کی دعا مانگوں
بشر ہیں بے خبر ،کیوں تباہی کی دعا مانگوں

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے اور دعوت و تبلیغ میں مشغول رہے مسلسل تکلیفوں کے بعد پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلجوئی اور تسلی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہوا اور معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا، ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل امین علیہ السلام کے ہمراہ بُرّاق پر سوار ہو کر پہلے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات اور امامت کا شرف حاصل ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ آسمانوں کو طے کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بہت ہی قریب ہو کر بہت سی راز و نیاز کی باتیں کیں اس موقع پر اللہ

تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پنج وقتہ فرض نمازوں کا تحفہ مرحمت فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمان اہتمام اور اخلاص کے ساتھ ان نمازوں کی پابندی کریں گے تو انھیں پچاس وقت کی نمازوں کا ثواب عطا کروں گا، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جنت اور دوزخ کی سیر بھی کرائی یہ سارا سفر رات ہی رات میں طے ہو گیا اسی کا نام معراج ہے۔

جب آپ ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے تو مشرکین کو اس بات کا پتہ چلا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں کہ آج رات میں بیت المقدس گیا اور وہاں سے ساتوں آسمان ہوتے ہوئے اللہ کے پاس گیا، جنت اور جہنم کا منظر دیکھا تو انھوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابو بکر! تم بھی محمد کے پیچھے دیوانے ہو بتاؤ کیا اب بھی محمد کو سچا مانتے ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر واقعی یہ میرے نبی ﷺ کی بات ہے تو سب سے پہلے اس کی تصدیق میں کرتا ہوں تاریخ شاہد ہے کہ اسی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ نبوت سے صدیق کا لقب ملا۔

بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی
یہ عزت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن وجمال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت یمنی سرخ دھاری دار چادر پہنے ہوئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تشریف لائے۔ چودھویں رات کا چاند چمک رہا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، میں (ابوہریرہ رض) کبھی چاند کو دیکھتا تھا کبھی چہرۂ مبارک کو، اور کہتا تھا! کہ ان میں کون زیادہ حسین ہے مجھے فیصلہ کرنا پڑتا تھا کہ چاند میں وہ حسن و جمال نہیں جو چہرۂ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر ہے اس لئے چاند سے ہٹ کر میری نگاہیں حبیبِ ربّ العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر جم جاتی تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجۂ محترمہ اور پوری امت کی امی جان ہیں وہ فرماتی ہیں! کہ بیگماتِ مصر نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا تو ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اگر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتیں تو دلوں کے ٹکڑے کر ڈالتیں، یہ گویا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرق بیان کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ پیارے رسول ﷺ کا حسن و جمال حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن سے بھی زیادہ تھا "یُوسُفُ صَبِیحٌ وَ أَنَا مَلِیحٌ"۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حسن کو پیدا کیا تو آدھا حسن پوری دنیا کو دیا اور آدھا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو خود پیارے رسول ﷺ کی ذات گرامی اس سے مستثنیٰ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ساری دنیا کے مجموعے کو حسن دیا گیا وہ حسن و جمال تنہا پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا وہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بڑھ کر ہے، امی جان حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول صحیح ہے! کہ بیگماتِ مصر نے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تھا تو انگلیاں کاٹ ڈالیں، میرے محبوب ﷺ کو دیکھ پاتیں تو دل صحیح سالم نہ رہتے۔

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
وہاں دیکھا حسن یوسف تو کٹی تھی صرف انگلی
یہاں عشق مصطفیٰ میں تو گلا کٹا دیا ہے

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمِ مبارک

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانہ قد کے تھے مگر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت کے اندر ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے تھے نہ زیادہ دُبلے تھے نہ موٹے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرِ مبارک بڑا تھا، پیشانی مبارک بلند و کشادہ تھی، ناک لمبائی لئے ہوئے، بھنویں گھنی، پلکیں لمبی، آنکھیں بڑی بڑی اور کالی، داڑھی گنجان، گردن اونچی اور چہرہ پُرنور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس پر بال رہتے تھے کبھی کان کی لو تک، کبھی گردن تک اور کبھی شانوں تک، بال بالکل سفید نہ ہوئے تھے۔ البتہ سر اور داڑھی میں ملا کر تقریباً بیس بال سفید ہوئے تھے، جو بہت چمکتے تھے، دندان مبارک (دانت) چمک دار تھے، سینۂ مبارک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کشادہ تھا، دونوں شانے گوشت سے بھرے ہوئے اور ان کے درمیان مہرِ نبوت پشت کی جانب تھی، ہتھیلیاں چوڑی اور نرم، کلائیاں لمبی اور نازک، پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا ذرا خالی تھے، تلوؤں کے بیچ

سے پانی نکل جایا کرتا تھا، جلد مبارک بڑی نرم اور ملائم تھی، جسم مبارک پر بال نہ تھے صرف سینہ پر ایک باریک خط (بال کی لکیر) تھا جو ناف تک چلا گیا تھا، رنگ روپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گورا سرخی کی جھلک لئے ہوئے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہی خوبصورت تھے جو دیکھتا اس کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پیدا ہو جاتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ موتی کی طرح جھلکتا اور اس میں بڑی اچھی خوشبو آتی۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس مبارک

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمنی چادریں، قمیص، جُبّہ، تہبند، موزہ، جوتا، ہر چیز استعمال فرمائی ہے۔ البتہ اکثر حالتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس موٹے کپڑے کی چادر اور تہبند ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ عمامہ باندھتے اور تقریباً ایک بالشت کا شملہ (عمامہ کا سرا) اکثر دونوں مونڈھوں کے درمیان پشت کی جانب چھوڑتے تھے نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی ضرور پہنتے تھے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید لباس بہت پسند فرماتے تھے،

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاجامہ بھی خریدا تھا لیکن پہننے کے بارے میں کوئی صحیح روایت ثابت نہیں، ہاں یہ ضرور فرمایا کہ یہ اچھا پہناوا ہے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے پہنتے بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاؤں میں ایسی چپل پہنتے تھے جیسے آج کل کی ہوائی چپل ہے یعنی چمڑے کے تلے اور ان میں تسمے لگے ہوتے تھے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کھجور کی چھال سے بٹے ہوئے بان (رسّی) کی چارپائی پر آرام فرماتے تھے اور کبھی ایک چٹائی یا بوریے پر، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے مبارک پر نشان پڑ جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر اور تکیہ چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک کمبل بھی تھا جس میں کئی پیوند لگے ہوئے تھے اور ایک لحاف بھی تھا جو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان گھومتا رہتا تھا یعنی جس بیوی کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

قیام کی باری ہوتی وہاں پہونچا دیا جاتا تھا۔

تھا بستر ٹاٹ کا اور کھردری سی چارپائی تھی
لگائی جس میں ہوتی چھال کی رسی کھجوروں کی
کبھی آرام فرما اس پہ جب ہوتے تھے پیغمبر
نشانات اس کے پڑ جاتے تھے پہلوئے مبارک پر

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غذائیں

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی کچھ چیزیں بہت پسند تھیں مثلاً سرکہ، شہد، حلوہ، زیتون کا تیل، لوکی، حَیس (عرب کی ایک مشہور غذا جو گھی میں کھجور اور پنیر ڈال کر پکائی جاتی تھی) ثرید (شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی) اور تلبینہ (حلوہ کی طرح نرم کھانا جو میدے، کھجور اور شہد وغیرہ میں ملا کر بنایا جاتا) رغبت سے کھاتے، دست کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت پسند فرماتے اور گوشت میں لوکی پڑی ہوتی تو بہت خوش ہوتے اور لوکی کے ٹکڑے شوق سے کھاتے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں جَو کا آٹا ہانڈی

میں پکنے کے لئے چڑھا دیا جاتا اور اس میں زیتون کا تیل، زیرہ، کالی مرچیں ڈال کر تیار کیا جاتا تو یہ غذا بھی آپ ﷺ کو بہت مرغوب ہوتی پتلی پتلی ککڑیاں بھی بہت پسند تھیں، کھجوروں کو تربوز، خربوزہ، مکھن اور روٹی کے ساتھ کھاتے اور صرف کھجوریں کھانا بھی ثابت ہے، ستُّو بھی تناول فرماتے، دودھ کبھی خالص پیتے اور کبھی پانی ملا لیتے کبھی آپ ﷺ کے لئے کشمش، کھجور اور انگور پانی میں بھگو دیا جاتا کچھ دیر بعد وہ پانی نوش فرماتے، الغرض دستر خوان پر جو کھانا آپ ﷺ کو پسند آتا کھاتے لیکن کسی کھانے کو برا نہ کہتے، ٹیک لگا کر کھانا بہت ناپسند فرماتے، تین انگلیوں سے کھاتے، کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھ لیتے، کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے خاص ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(جامع الترمذی باب ما یقول اذا فرغ من الطعام)

اخلاقِ حسنہ

اخلاق، خلق کی جمع ہے، حسن اخلاق کے لغوی معنی پسندیدہ طورطریقے، بہترین عادات اوراچھی خصلت کے ہیں، اوراصطلاحی معنی نفس کی اس پختہ حالت کے ہیں جس سے نیک افعال بلاقصدوارادہ سرزد ہوں۔قرآن وحدیث میں حسنِ اخلاق کی بڑی فضیلت آئی ہے ۔اختصاراًچندآیات واحادیث کاترجمہ لکھاجاتاہے۔

جوخوشحالی میں اوربدحالی میں بھی (اللہ کے لئے) مال خرچ کرتے ہیں، اورجوغصے کوپی جانے، اورلوگوں کومعاف کردینے کےعادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتاہے۔ (سورہ آلِ عمران)

اچھائی کابدلہ اچھائی کےسوااورکچھ بھی نہیں۔ (سورہ رحمٰن)

تم بھلائی اختیارکرو۔یقیناًاللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والوں سے محبت کرتاہے۔

(سورہ بقرہ)

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ تو بس اللہ ہی کی رحمت تھی کہ آپؐ نے ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر آپ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ آپؐ کے پاس سے کب کے منتشر ہو گئے ہوتے۔ لہٰذا آپؐ اِن کو معاف کر دیجئے اور اِن کے لئے مغفرت کی دعا کیجئے، اور اِن سے (اہم) معاملات میں مشورہ لیتے رہئے۔ پھر جب آپؐ کسی بات کا پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیجئے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سورہ آلِ عمران)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بدکلام تھے اور نہ ہی بہ تکلف بدکلامی کرتے، اور ارشاد فرماتے: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمنین میں سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور (بالخصوص) تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے بھی سب سے اچھا ہو۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیارے رسول ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بہتر کون سی چیز دی گئی؟ پیارے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو قدرتِ الٰہی کی طرف سے جو چیزیں عطا ہوئیں ان میں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں۔ (ابو داؤد)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ کا سب سے پیارا بندہ وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (طبرانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیارے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: قیامت کے دن ترازو میں حسنِ اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی۔ بیشک حسنِ اخلاق والا اپنے اچھے اخلاق سے ہمیشہ کے روزہ دار اور نمازی کا درجہ حاصل کرسکتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے

ارشاد فرمایا: تم میں میرا سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن نشست (بیٹھنے) میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہیں جو تم میں خوش اخلاق ہیں، اور مجھے سب سے زیادہ مبغوض (ناپسند) اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ ہوں گے جو تم میں بداخلاق ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اسی لئے بھیجا گیا کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔ (بیہقی)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ لوگوں کو اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ (مسلم)

تعلیماتِ نبویؐ کا تیسرا باب اخلاق

عقائد اور عبادات کے بعد تعلیماتِ نبویؐ کی کتاب کا تیسرا باب اخلاق ہے، اخلاق سے مقصود باہم بندوں کے حقوق وفرائض کے وہ

تعلقات ہیں جن کو ادا کرنا ہر انسان کے لئے مناسب بلکہ ضروری ہے۔

انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو اس کی ہر شے سے تھوڑا بہت اس کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے، اسی تعلق کے فرض کو بحسن وخوبی انجام دینا اخلاق ہے، اس کے ماں باپ، اہل وعیال، عزیز و رشتہ دار، دوست واحباب، سب سے تعلقات ہوتے ہیں بلکہ ہر اس انسان کے ساتھ اس کا تعلق ہے جس سے وہ محلہ، وطن، قومیت، جنسیت یا اور کسی نوع کا علاقہ رکھتا ہے بلکہ اس کے آگے بڑھ کر حیوانات تک سے اس کے تعلقات ہیں، اور ان تعلقات کے سبب سے اس پر کچھ فرائض عائد ہیں۔

دنیا کی ساری خوشی، خوشحالی اور امن وامان اسی اخلاق کی دولت سے ہے۔ اسی دولت کی کمی کو حکومت و جماعت اپنی طاقت وقوت کے قانون سے پورا کرتی ہے، اگر انسانی جماعتیں اپنے اخلاقی فرائض کو پوری طرح از خود انجام دیں تو حکومتوں کے جبری قوانین کی کوئی ضرورت ہی نہ ہو۔ اس لئے بہترین مذہب وہ ہے جس کا اخلاقی دباؤ اپنے ماننے والوں پر اتنا ہو کہ وہ ان کے قدم کو سیدھے راستہ سے بھٹکنے نہ دے۔ دنیا کے

سارے مذہبوں نے کم وبیش اسی کی کوشش کی ہے اور دنیا کے آخری مذہب ”اسلام“ نے بھی یہی کیا ہے۔ (سیرۃ النبی)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سراپا اخلاق تھی

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا: اے تمام ایمان والوں کی امی جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے سلسلہ میں ذرا کچھ بیان فرمائیے؟ تو وہ فرمانے لگیں: ”كَانَ خُلُقُهُ اَلْقُرْآنَ“ قرآن ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق تھا، کیا تم قرآن میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد عالی نہیں پڑھتے: ”وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ“ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً آپ اخلاق کے بلندترین مقام پر فائز ہیں)۔ میں (راوی) نے کہا: پھر تو میں کبھی شادی نہیں کروں گا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا مت کرنا، کیا تم اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتے: ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

فِي رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" (یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں بہترین نمونہ موجود ہے) چنانچہ پیارے رسول ﷺ نے شادی بھی کی اور آپ ﷺ کی اولاد بھی ہوئیں۔ (مسند احمد)

حضرت یزید بن بابنوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے معلوم کیا: ام المومنین! پیارے رسول ﷺ کا اخلاق کیا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا: "كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللهِ الْقُرْآنَ" قرآن ہی اللہ رسول ﷺ کا اخلاق تھا، پھر آپ رضی اللہ عنہا نے سورۃ المومنون کی ابتدائی نو آیات تلاوت فرمائیں، "قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) أَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (۲) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (۴) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۵) اِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ (۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ (۷) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (۸) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى

صَلوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ"۔ (یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہو گئے (۱) جو اپنی نماز میں خشوع (عاجزی) اختیار کرتے ہیں (۲) اور جو فضول چیزوں میں نہیں پڑتے (۳) اور جو زکوٰۃ کے عمل کو جاری رکھنے والے ہیں (۴) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (۵) سوائے اپنی بیویوں یا ان (باندیوں) کے جن کے وہ مالک ہو چکے ہیں تو (اس میں) ان پر کوئی ملامت نہیں (۶) جو اس کے علاوہ چکر میں پڑے گا تو ایسے ہی لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں (۷) اور جو اپنی امانتوں اور عہد کا لحاظ رکھنے والے ہیں (۸) اور جو اپنی نمازوں کی نگہداشت (پابندی اور آداب کی رعایت) رکھتے ہیں) (۹) اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق یہی تو تھے۔
(نسائی)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی (جس کا ذکر گزر چکا ہے) تو گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور اپنی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پیش آمدہ پورا واقعہ کہہ سنایا، اور اس

بات سے آگاہ فرمایا: "لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ" کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہوگیا ہے۔ چنانچہ اہلیہ محترمہ نے پیارے رسول ﷺ کی گھبراہٹ کو دیکھ کر دلاسہ (تسلی) دیتے ہوئے کہا: "كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا" ہرگز ایسا نہیں، آپ کو ڈر کا ہے کا، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، پھر پیارے رسول ﷺ کے عظیمانہ اخلاق اور اعلیٰ ترین اوصاف بیان فرمائے کہ:

"اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ" آپ تو رشتوں کو جوڑتے ہیں۔

"وَتَحْمِلُ الْكَلَّ" آپ تو کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

"وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ" آپ تو ناداروں (جن کے پاس ذریعہ معاش نہیں) کو کماتے ہیں۔

"وَتَقْرِي الضَّيْفَ" آپ تو مہمانوں کی ضیافت (مہمان نوازی) کرتے ہیں۔

"وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ" آپ تو (قدرتی آفات کے مواقع پر) مدد کرتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

پیارے رسول ﷺ کے یہی وہ عظیمانہ اخلاق اور بلند ترین اوصاف تھے جنہیں دیکھ کرلوگ پیارے رسول ﷺ کے دیوانے ہو جاتے اور اسلام قبول کئے بغیر نہیں رہتے۔ ان ہی اعلیٰ خصوصیات کے پیش نظر پیارے رسول ﷺ کی مجلس میں آنے والا ہر شخص اپنے آپ کو سب سے افضل سمجھتا اور یہ محسوس کرتا کہ پیارے رسول ﷺ سب سے زیادہ میری طرف توجہ فرماتے ہیں۔

ثُمامہ بن اُثال کا قبولِ اسلام

پیارے رسول ﷺ نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ فرمائے تھے، وہ واپس ہوتے ہوئے ملک یمامہ کے سردار ثُمامہ بن اُثال کو گرفتار کر لائے تھے، فوج والوں نے انہیں مسجد نبوی ﷺ کے ستون سے لا باندھا تھا، پیارے رسول ﷺ نے وہاں تشریف لا کر دریافت کیا کہ "ثمامہ! کیا حال ہے؟" ثمامہ نے کہا محمد (ﷺ) میرا حال اچھا ہے، اگر آپ

میرے قتل کیے جانے کا حکم دیں گے تو یہ حکم ایک خونی (مستحق قتل شخص) کے حق میں ہوگا اور اگر آپ انعام فرمائیں گے تو ایک شکر گزار پر رحمت کریں گے اور اگر مال کی ضرورت ہے تو جس قدر چاہیے، بتا دیجئے۔

دوسرے روز پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثمامہ سے پھر وہی سوال کیا۔ ثمامہ نے کہا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ احسان فرمائیں گے تو ایک شکر گزار شخص پر فرمائیں گے۔

تیسرے روز پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ثمامہ سے وہی سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنا جواب دے چکا ہوں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ ثمامہ رہائی پا کر ایک کھجور کے باغ میں گئے جو مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہی تھا۔ وہاں جا کر غسل کیا اور پھر مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لوٹ کر آئے اور آتے ہی کلمہ شہادت "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) پڑھ لیا۔

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قسم ہے اللہ کی کہ سارے عالم میں آپ سے زیادہ اور کسی شخص سے مجھے نفرت نہ تھی، لیکن اب تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مجھے دنیا میں سب سے بڑھ کر پیارے معلوم ہوتے ہیں۔

اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر سے مجھے انتہائی درجہ نفرت تھی، مگر آج تو مجھے وہ سب مقامات سے پسندیدہ تر نظر آتا ہے۔

اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین سے بڑھ کر مجھے کسی اور دین سے بغض نہ تھا لیکن آج تو آپ ہی کا دین مجھے محبوب تر ہو گیا ہے۔

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی عرض کیا کہ میں اپنے وطن سے عمرہ کے لئے جا رہا تھا۔ راستہ میں مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ اب عمرہ کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اسلام قبول کرنے کی بشارت دی اور عمرہ کے ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

چنانچہ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ مکّہ پہنچے تو وہاں کے ایک شخص نے پوچھا۔ کہو۔ تم صابی (بے دین) بن گئے؟ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں، میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہوں۔ اور اسلام قبول کیا

ہے۔اور اب یہ یاد رکھنا کہ ملک یمامہ سے تمہارے پاس ایک دانہ گندم بھی نہیں آئے گا جب تک پیارے رسول ﷺ کی اجازت نہ ہوگی۔

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ملک پہونچتے ہی مکّہ کی طرف آنے والا اناج بند کر دیا۔غلّہ کی آمد کے رک جانے سے اہلِ مکّہ بلبلا اٹھے اور آخر پیارے رسول ﷺ ہی سے انھیں التجا کرنی پڑی۔(ان دنوں اہل مکّہ پیارے رسول ﷺ کے جانی دشمن تھے)اس کے باوجود پیارے رسول ﷺ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا،کہ غلّہ بدستور جانے دیں۔ (بخاری)

پیارے رسول ﷺ نے کیوں کر ایک ایسے شخص کی جان بخشی فرمائی جو خود اپنے آپ کو واجب القتل سمجھتا تھا۔حقیقت یہی ہے کہ پیارے رسول ﷺ کے پاکیزہ اوصاف اور کریمانہ اخلاق کا اتنا گہرا اثر ہی لوگوں پر پڑتا تھا کہ ثمامہ جیسا شخص جو اسلام،شہرِ مدینہ اور پیارے رسول ﷺ سے سخت نفرت و عداوت رکھتا تھا،وہ بھی تین روز کے بعد بخوشی مسلمان ہو جاتا ہے۔پیارے رسول ﷺ کی نیکی اور رحم دلی دیکھئے

کہ مکّہ کے جن کافروں نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کو مکّہ سے نکالا تھا اور بدر، احد اور خندق میں انھیں تباہ و برباد کرنے کے لئے ساری طاقتیں صرف کی تھیں، ان کے لئے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ پسند نہیں فرماتے ہیں کہ انکا غلّہ روک دیا جائے اور ان کو تنگ و ذلیل کر کے اپنا فرماں بردار بنایا جائے۔

عدی بن حاتم کا قبولِ اسلام

عدی اس حاتم طائی کے بیٹے ہیں جس کی سخاوت بہت مشہور اور ضرب المثل ہے۔عدی کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے سخت نفرت تھی۔کیونکہ وہ عیسائی المذہب تھا اور اپنی قوم کا سردار تھا۔اس مشہور سردار کے ایمان لانے کی تقریب یہ ہوئی کہ ۹ھ میں یمن کے قبیلہ بنی طے نے بغاوت کی تھی۔چونکہ قوم کی یہ بغاوت اپنے سردار (عدی) کی پشت پناہی میں تھی۔اسی لئے وہ گرفتاری سے بچنے کے لئے اپنے بیوی بچوں کو

لے کر ملکِ شام بھاگ گیا۔ اس وقت اس علاقہ کے حاکمِ اعلیٰ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے فسادیوں کو پکڑ کر مدینہ منورہ بھیج دیا تھا۔ ان قیدیوں میں حاتم طائی کی بیٹی یعنی عدی کی بہن بھی تھی۔ عدی کی بہن نے پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں یوں عرض کیا۔ ”میں قوم کے سردار حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ رحم و کرم اور جود و سخاوت میں مشہور تھا۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا کرتا۔ غریبوں پر رحم کیا کرتا۔ وہ مر گیا۔ بھائی شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اب آپ (ﷺ) مجھ پر رحم کریں“۔

پیارے رسول ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ”تیرے باپ میں مومنوں جیسی صفات تھیں“۔ اس کے بعد اسے اس کے متعلقین کے ساتھ چھوڑ دیا۔ اور زادِ راہ (راستہ کا توشہ) اور لباس بھی عنایت فرمایا۔ پیارے رسول ﷺ سے رہائی حاصل کرنے کے بعد بہن اپنے بھائی عدی کے پاس ملک ِشام پہنچی، اور اپنی رہائی کی تمام کیفیت سنائی۔ تو عدی نے بہن سے پوچھا کہ اس شخص (پیارے رسول ﷺ) کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے۔ اس نے نہایت دانائی اور عقلمندی سے کہا۔ میری رائے یہ ہے کہ تو

جلدی اس کے پاس چلا جا۔ کیونکہ اگر وہ نبی ہے، تب تو سابقین کی فضیلت کو کیوں ضائع کیا جائے اور اگر وہ بادشاہ ہے، تب بھی اس کے پاس جانے سے ذلیل نہ ہوگا۔ کیونکہ تُو تُو ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تُو خود ہی اپنی قابلیت میں بے نظیر ہے) بہن کے مشورہ کی بنیاد پر عدی مدینہ منورہ آئے اور پیارے رسول ﷺ سے مسجد میں ملاقات کی۔ تعارف کے بعد پیارے رسول ﷺ عدی کو اپنے ساتھ گھر لے گئے اور گفتگو فرمائی۔ چنانچہ پیارے رسول ﷺ کے اقوال و افعال اور اخلاق و کردار کو دیکھ کر عدی کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ پیارے رسول ﷺ نبی ہیں بادشاہ نہیں ہیں۔ اور کلمہ شہادت "أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں) پڑھ لیا۔

(رحمۃ للعٰلمین)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعداء (دشمنوں) پر رحم

۱) مکہ میں سخت قحط پڑا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے مُردار اور ہڈیاں بھی کھانی شروع کر دیں۔ ابوسفیان بن حرب (ان دنوں غالی دشمن تھا) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ تو لوگوں کو صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک) کی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ دیکھئے آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اور خوب بارش ہوئی۔

۲) حضرت ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ نے نجد سے مکہ جانے والا غلہ بند کر دیا۔ اسلئے کہ اہل مکہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

۳) حدیبیہ کے میدان میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ستّر (۷۰) اسی (۸۰) آدمی چپکے سے کوہِ تنعیم سے اُترے تاکہ مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے قتل کر دیں۔ یہ سب

گرفتار ہو گئے۔ اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سب کو بغیر کسی فدیہ یا سزا کے آزاد فرمادیا۔ (رحمۃ للعٰلمین)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عدل وانصاف

۱) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس صفت کا اعتراف اعداء (دشمن) بھی کرتے تھے۔ ربیع بن خیثم سے روایت ہے کہ بعثت سے پیشتر (پہلے) بھی لوگ اپنے مقدمات کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں فیصلہ کے لئے لایا کرتے تھے۔

۲) حجرِ اسود کے نصب کرنے میں جو جھگڑا قریش میں ہو گیا تھا، (جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے) یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ قرارداد یہ پاس ہوئی تھی کہ، جو شخص صبح سب سے پہلے کعبہ میں آئے وہی حکم قرار پائے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آنکلے، تو لوگوں کی خوشی ومسرت کی کوئی حد نہ تھی اور خوش ہو ہو کر پکارتے تھے:

هٰذَا مُحَمَّدٌ هٰذَا الْأَمِيْنُ قَدْ رَضِيْنَا بِهٖ لو، محمد آئے، ان کے

فیصلہ پر تو ہم سب ہی خوش ہیں۔ انصاف کا یقین ہو تو ایسا ہو کہ فیصلہ سننے سے پیشتر ہی ہر مخالف اس فیصلہ پر رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔

۳) فاطمہ نام کی ایک عورت چوری میں پکڑی گئی۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جن سے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت محبت کیا کرتے تھے۔ بھولے پن سے اس کی سفارش کر دی، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناخوش ہو گئے اور فرمایا کہ تم حدودِ الٰہی میں سفارش کرتے ہو، دیکھو، اگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ایسا کرتی تو میں وہی فیصلہ کرتا جو اس کے لئے کروں گا۔ (رحمۃ للعٰلمین)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جود و کرم

۱) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سائل کو کبھی رد نہ فرماتے۔ زبانِ مبارک پر حرفِ انکار نہ لاتے۔ اگر کچھ بھی دینے کو پاس نہ ہوتا تو سائل سے عذر کرتے۔ گویا کہ کوئی شخص معافی چاہتا ہے۔

۲) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک شخص نے آ کر سوال کیا۔ تو فرمایا کہ

میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔تم میرے نام پر قرض لے لو۔میں پھر اسے ادا کر دوں گا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا۔کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یہ تکلیف نہیں دی کہ قدرت سے بڑھ کر کام کریں۔پیارے رسول ﷺ خاموش رہ گئے۔ایک انصاری نے پاس سے کہہ دیا۔یا رسول ﷺ جواب دیجئے ربّ العرش مالک ہے۔تنگ دستی کا کیا ڈر ہے۔پیارے رسول ﷺ ہنس پڑے۔چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار آشکارا (ظاہر) ہو گئے۔پیارے رسول ﷺ نے فرمایا۔ہاں مجھے یہی حکم ملا ہے۔

۳) ایک مرتبہ ایک سائل کو آدھا وسق غلہ قرض لے کر دلایا۔قرض خواہ تقاضا کے لئے آیا، پیارے رسول ﷺ نے فرمایا، اسے ایک وسق غلہ دے دو۔آدھا قرض کا ہے اور آدھا ہماری طرف سے جود و سخا کا ہے۔

۴) پیارے رسول ﷺ فرمایا کرتے، اگر کوئی شخص مقروض مر جائے اور مال باقی نہ چھوڑے۔تو ہم اُسے ادا کریں گے اور اگر کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ وارثوں کا حق ہے۔ (بخاری)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت داری

خانۂ کعبہ کی خدمت قبل از اسلام بھی بڑی عزت کی بات سمجھی جاتی تھی ،اور جولوگ بیت اللہ کی کسی خاص خدمت کے لئے منتخب ہوتے تھے وہ پوری قوم میں معزز وممتاز مانے جاتے تھے،اسی لئے بیت اللہ شریف کی متعدد خدمتیں مختلف لوگوں میں تقسیم کی جاتی تھیں ، زمانۂ جاہلیت سے ایامِ حج میں حجاج کرام کوزم زم کے پانی پلانے کی خدمت پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی ،اور بعض خدمت پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے چچا ابو طالب کے سپرد تھی ،اسی طرح بیت اللہ کی کنجی برداری (رکھنا) اور مقررہ ایام میں کھولنا اور بند کرنا عثمان بن طلحہ سے متعلق تھا۔

عثمان بن طلحہ کا اپنا بیان ہے کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں ہر پیر اور جمعرات کے روز بیت اللہ شریف کو کھولتے ،اور لوگ اس میں داخل

ہونے کی سعادت حاصل کرتے تھے، ہجرت سے پہلے ایک روز پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بیت اللہ شریف میں داخل ہونے کے لئے تشریف لائے، (اس وقت تک عثمان بن طلحہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) انہوں نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندر جانے سے روکا، اور انتہائی ترشی دکھائی، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سخت کلمات کو برداشت کیا، پھر فرمایا، اے عثمان! تم ایک روز یہ بیت اللہ شریف کی کنجی میرے ہاتھ میں دیکھو گے، جب کہ اس وقت مجھے یہ اختیار ہوگا کہ یہ کنجی جس کو چاہوں سپرد کردوں، عثمان بن طلحہ نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو قریش ہلاک اور ذلیل ہو جائیں گے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں، اس وقت قریش آباد اور عزت والے ہو جائیں گے، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے ہوئے بیت اللہ شریف کے اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد جب میں نے اپنے دل کو ٹٹولا تو مجھے یقین ہوگیا کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا، میں نے اسی وقت مسلمان ہونے کا ارادا کرلیا لیکن میری قوم کے لوگ مجھے سخت

ملامت کرنے لگے، اس لئے میں اپنے ارادے کو پورا نہ کر سکا، جب مکہ فتح ہوا (جس کا ذکر آگے آئے گا) تو پیارے رسول ﷺ نے مجھے بلایا اور بیت اللہ شریف کی کنجی طلب فرمائی، میں نے پیش کر دی، پیارے رسول ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور نماز ادا کرنے کے بعد جب باہر تشریف لائے تو پھر کنجی مجھ کو واپس کرتے ہوئے فرمایا، کہ لو اب یہ کنجی ہمیشہ تمھارے ہی خاندان کے پاس قیامت تک رہے گی، جو شخص تم سے یہ کنجی لے گا وہ شخص ظالم ہوگا، اسی کے ساتھ یہ ہدایت بھی فرمائی کہ بیت اللہ شریف کی اس خدمت کے صلہ میں تمہیں جو مال مل جائے اس کو شرعی قاعدہ کے موافق استعمال کرو۔ عثمان بن طلحہ کہتے ہیں کہ جب میں کنجی لے کر خوشی خوشی چلنے لگا تو پیارے رسول ﷺ نے پھر مجھے آواز دی اور فرمایا: کیوں عثمان جو بات میں نے کہی تھی وہ پوری ہوئی یا نہیں؟ اب مجھے وہ بات یاد آ گئی جو پیارے رسول ﷺ نے ہجرت سے پہلے فرمائی تھی، ایک روز تم یہ کنجی میرے ہاتھ میں دیکھو گے، میں نے عرض کیا کہ بیشک آپؐ کا ارشاد پورا ہوا اور اس وقت میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روز جب پیارے رسول ﷺ بیت اللہ شریف سے باہر تشریف لائے تو یہ آیت پیارے رسول ﷺ کی زبان مبارک پر تھی "اِنَّ اللہ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا" بیشک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت کو امانتدار تک پہنچاؤ، اس سے پہلے میں نے یہ آیت کبھی پیارے رسول ﷺ سے نہ سنی تھی، ظاہر یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ اس وقت جوفِ کعبہ میں نازل ہوئی تھی، اسی آیت کی تعمیل میں پیارے رسول ﷺ نے دوبارہ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر کنجی ان کے سپرد کی، جب کہ ہر صحابی کی یہ چاہت تھی کہ یہ کنجی برداری کی خدمت مجھے حاصل ہو جائے۔
(تفسیر مظہری)

پیارے رسولؐ کی تاکید وعدہ کرو تو پورا کرو

پیارے رسول ﷺ نے ایسے ایسے وعدوں کو نبھایا کہ "اَللہُ اَکْبَرُ" آج اسکی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ

عنہما پیارے رسول ﷺ کے راز دار اور ایک مشہور صحابی ہیں جب
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور انکے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ مسلمان
ہوئے، تو مسلمان ہونے کے بعد پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں
مدینہ طیبہ آرہے تھے۔ راستے میں ان کی ملاقات ابو جہل اور اس کے
لشکر سے ہو گئی، اس وقت ابو جہل اپنے لشکر کے ساتھ پیارے رسول ﷺ
سے لڑنے کے لئے جا رہا تھا۔ تو اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو پکڑ
کر پوچھا۔ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم پیارے رسول ﷺ
کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ جا رہے ہیں۔ ابو جہل نے کہا، پھر تو
ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اس لئے کہ تم مدینہ جا کر ہمارے خلاف
جنگ میں حصہ لو گے، انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد تو صرف پیارے
رسول ﷺ کی ملاقات اور زیارت ہے۔ ہم جنگ میں حصہ نہیں لیں
گے۔ ابو جہل نے کہا، کہ اچھا ہم سے وعدہ کرو کہ وہاں جا کر صرف
ملاقات کرو گے، لیکن جنگ میں حصہ نہیں لو گے۔ انہوں نے وعدہ کر
لیا۔ چنانچہ ابو جہل نے ان کو چھوڑ دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدینہ

منورہ پہنچے، اس وقت پیارے رسول ﷺ اپنے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوۂ بدر کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہو چکے تھے، جب راستے میں پیارے رسول ﷺ سے آپؓ کی ملاقات ہوئی، تو سارا قصہ سنا دیا کہ اس طرح ابوجہل نے ہمیں پکڑ لیا تھا۔ اور ہم نے یہ وعدہ کر کے بمشکل جان چھڑائی کہ ہم لڑائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ پھر درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بدر کا معرکہ ہونے والا ہے، آپؐ اس میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ ہماری بڑی خواہش ہے کہ ہم بھی اس میں شریک ہو جائیں۔ اور جہاں تک اس وعدہ کا تعلق ہے تو انہوں نے ہماری گردن پر تلوار رکھ کر ہم سے یہ وعدہ لیا تھا کہ ہم جنگ میں حصہ نہیں لیں گے، اور اگر ہم وعدہ نہ کرتے تو وہ ہمیں نہ چھوڑتے، اس لئے ہم نے وعدہ کر لیا، بس آپ ہمیں اجازت دے دیں۔ لیکن پیارے رسول ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ نہیں، تم وعدہ کر کے آئے ہو، اور زبان دے کر آئے ہو، اور اسی شرط پر تمہیں رہا کیا گیا ہے کہ تم وہاں جا کر پیارے رسول ﷺ کی زیارت کرو گے، لیکن ان کے ساتھ جنگ میں حصہ نہیں

لو گے، اس لئے میں تم کو جنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیتا۔

اب اندازہ لگائیے کہ ایک طرف اسلام کی پہلی جنگ جسے قرآن میں "یوم الفرقان" یعنی حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی جنگ کہا گیا، جو شخص اس میں شامل ہو گیا وہ "بدری" کہلایا اور صحابہ کرام ؓ میں "بدری" صحابہ ؓ کا بہت اونچا مقام ہے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیشین گوئی فرمادی کہ اللہ تعالیٰ نے سارے اہل بدر کی جنہوں نے بدر کی لڑائی میں حصہ لیا، بخشش فرمادی۔

تو دوسری طرف کفر کا مقابلہ کرنا ہے، مسلمانوں کے لشکر میں صرف ۳۱۳ نہتے افراد، تو مدمقابل لشکر میں ایک ہزار مسلح سورماؤں کا جم غفیر۔ یہ وہ موقع ہے جہاں ایک ایک آدمی کی بڑی ضرورت اور اس کی جان بہت زیادہ قیمتی ہوتی ہے لیکن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بات کہہ دی گئی ہے اور جو وعدہ کرلیا گیا ہے اس وعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہو گی۔

پیارے رسول ﷺ کی وسعتِ فکر اور وحشی کا قبولِ اسلام

پیارے رسول ﷺ کے بہت زیادہ اوصاف بیان کرنے والے صحابی حضرت ہند بن ابی ہالہ التمیمی رضی اللہ عنہ ہیں، جنھوں نے نواسۂ رسول حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کہنے پر پیارے رسول ﷺ کے بہت سے اوصاف بیان فرمائے، جن میں سے چند اوصاف یہاں ذکر کیے جاتے ہیں۔

پیارے رسول ﷺ ہمیشہ غمزدہ رہتے، مستقل فکرمند رہتے، ہمہ وقت بےچین رہتے، بلا ضرورت بات نہ کرتے، اور اکثر اوقات خاموش رہتے۔

پیارے رسول ﷺ کے مذکورہ اوصاف کسی گہری سوچ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، وہ گہری سوچ یہ تھی کہ میرا ایک ایک امتی دوزخ سے بچ کر جنت میں کیسے چلا جائے، یہی وہ فکر کی وسعت تھی کہ پیارے رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حقیقی اور انتہائی چہیتے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل، وحشی (جو مارے ڈر کے مکہ چھوڑ کر طائف بھاگ گیا تھا) کے پاس خصوصی طور پر ایک قاصد کے ذریعہ پیغام بھیجا، تا کہ وہ بھی ایمان قبول کر کے جنت کا مستحق بن جائے، اور اسے دوزخ سے نجات حاصل ہو جائے، چنانچہ جب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پیغام اس تک پہنچایا گیا، کہ اے وحشی! اگر تو کلمہ پڑھ لے گا تو تو بھی جنت میں چلا جائے گا اور دوزخ سے بچ جائے گا۔ وحشی نے جواب دیا کہ مجھے کلمہ پڑھنے سے کیا ملے گا؟ جبکہ میں نے تو شرک کیا ہے، میں نے تو شراب پی ہے، میں نے تو قتل کیا ہے اور میں نے تو بڑے بڑے گناہ کے کام کئے ہیں، اور تیرا رب کہتا ہے کہ "وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ يَلۡقَ اَثَامًا" جو یہ گناہ کے کام کرے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ تو میرے کلمہ پڑھنے سے کیا ہو جائے گا؟ قاصد نے آ کر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ اس کے پاس قاصد بھیجا کہ اس سے جا کر کہو: کہ میرا رب کہتا ہے "اِلَّا مَنۡ تَابَ" جو توبہ کرے "وَاٰمَنَ" اور ایمان لائے "وَعَمِلَ عَمَلًا

صَالِحاً" اور اچھے کام کرے "فَأُولَٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ" تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتا ہے "وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا" اور اللہ بڑا معاف کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ وحشی کلمہ پڑھ لے۔ وحشی نے جواب دیا: کہ میں اتنے سخت شرائط (توبہ، ایمان اور اچھے کام) پورے نہیں کرسکتا، کوئی اور راستہ بتائیے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیسری مرتبہ قاصد بھیجا اور فرمایا: وحشی! میرا رب کہتا ہے "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ" بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو تو نہیں معاف کرے گا، باقی جس کے جو گناہ چاہے گا معاف کردے گا۔ وحشی اب تو ایمان لے آ۔ جواب میں وحشی نے کہا: اس میں کوئی پکّی بات تو ہے نہیں، کیونکہ تیرا رب جس کو چاہے گا معاف کرے گا، پتہ نہیں مجھے معاف کرے یا نہ کرے؟ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر چوتھی مرتبہ قاصد بھیجا اور کہا: اے وحشی! میرا رب کہتا ہے "يَاعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ" اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں کے ساتھ

زیادتی کی ہے، "لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ" اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہوجانا، "إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا" یقینا اللہ سب گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، "إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ" کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ وحشی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) کی گواہی دیتے ہوئے اسلام کے مضبوط قلعہ میں داخل ہوگیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر ہم میں سے کوئی شخص ایسے گناہوں کا مرتکب ہوجائے، اور پھر وہ سچی توبہ (گناہوں پر شرمندگی اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ) کرلے جیسے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے کی، تو کیا اس کے بھی سارے گناہ معاف ہوجائیں گے؟ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ یہ بات تو تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم کے ساتھ برتاؤ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دس سال پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اس عرصہ میں مجھے کبھی اُف تک نہیں کی۔ میں نے کوئی کام کرلیا تو یہ نہ فرمایا کہ ایسا کیوں کیا۔ کوئی کام نہ کیا تو یہ نہ پوچھا کہ ایسا کیوں نہ کیا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک کام کے لئے فرمایا: میں نے کہا کہ میں نہیں جاتا۔ میرے دل میں یہ تھا کہ میں جاؤں گا۔ میں وہاں سے نکلا تو لڑکوں کے ساتھ کھیل میں لگ گیا (آغاز خدمت کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ عمر آٹھ سال کی تھی) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں آگئے۔ میری گردن پر ہاتھ رکھا۔ میں نے مڑکر دیکھا تو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس رہے تھے۔ اور فرمایا: پیارے انس اب تو اس کام کو جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہاں میں جاتا ہوں۔

(رحمۃ للعلمین)

پیارے رسول ﷺ کا ادب و تواضع

۱) پیارے رسول ﷺ مجلس میں کبھی پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے۔

۲) پیارے رسول ﷺ کو جو کوئی مل جاتا اسے سلام پہلے خود کر دیتے۔

۳) پیارے رسول ﷺ مصافحہ کے لئے خود پہلے ہاتھ پھیلا دیتے۔

۴) پیارے رسول ﷺ صحابہ کو کنیّت کے ساتھ پکارتے (عرب میں عزت سے بلانے کا یہی طریق ہے)۔

۵) پیارے رسول ﷺ کسی کی بات کبھی قطع (کاٹ) نہ فرماتے۔

۶) پیارے رسول ﷺ اگر نمازِ نفل میں ہوتے اور کوئی شخص پاس آبیٹھتا تو نماز کو مختصر کر دیتے اور اس کی ضرورت پوری کر دینے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہوتے۔

۷) پیارے رسول ﷺ اکثر متبسم (مسکراتے) رہتے۔

۸) پیارے رسول ﷺ کے ایک ناقہ (اونٹنی) کا نام عضبا تھا کوئی

جانور اس سے آگے نہیں بڑھ سکا تھا۔ ایک اعرابی (دیہاتی) اپنی سواری پر آیا اور عضبا سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو یہ بہت ہی شاق (دشوار) گزرا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا میں اللہ کی سنت (دستور) یہی ہے کہ کسی کو اٹھاتا ہے تو اسے نیچا بھی دکھاتا ہے۔

۹) ایک شخص آیا اس نے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃ (اے مخلوق میں سب سے بہتر) کہہ کر بلایا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذٰلِکَ اِبْرَاھِیْمُ یہ شان تو ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔

۱۰) ایک شخص حاضر ہوا وہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے لرز گیا۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کچھ پروا نہ کرو۔ میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں قریش کی ایک غریب عورت کا فرزند ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔

(رحمۃ للعلمین)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت و رأفت

۱) کوئی شخص بھی اچھے خُلق (اخلاق) میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نہ تھا۔ خواہ کوئی صحابی بلاتا یا گھر کا کوئی شخص، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے جواب میں لَبَّیْک (حاضر ہوں) ہی فرمایا کرتے۔

۲) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادتِ نافلہ چھپ کر ادا فرمایا کرتے۔ تاکہ امت پر اس قدر عبادت کرنا شاق (دشوار) نہ ہو۔

۳) جب کسی معاملہ میں دو صورتیں سامنے آتیں تو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے آسان صورت اختیار فرماتے۔

۴) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ پاک کے ساتھ یہ معاہدہ کیا۔ کہ اگر میں کسی شخص کو برا بھلا کہوں یا لعنت کروں وہ اس کے حق میں گناہوں کا کفارہ، رحمت و بخشش اور قرب کا ذریعہ بنا دے۔

۵) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کی باتیں مجھے نہ سنایا

کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے جاؤں، تو سب کی طرف سے صاف سینہ جاؤں۔

۶) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعظ و نصیحت کبھی کبھی فرمایا کرتے۔ تا کہ لوگ اکتا نہ جائیں۔

۷) ایک بار سورج گرہن ہوا۔ نمازِ کسوف میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روتے تھے اور دعا میں فرماتے تھے۔

رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِیْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِیْهِمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ۔

ترجمہ:۔ اے پروردگار تو نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو (ہر دو صورت) عذاب نہ دیا جائے گا۔(۱) جب تک میں ان کے درمیان موجود ہوں (۲) جب تک یہ استغفار کرتے رہیں۔ اب اے اللہ میں موجود ہوں اور سب استغفار بھی کر رہے ہیں۔

لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِیْبَ لَهَا فَجَعَلْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّأُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

ترجمہ:۔ ہر نبی کے لئے ایک دعا تھی وہ انھوں نے کی اور وہ دعا قبول کی گئی۔میں نے اپنی دعا بروزِ قیامت اپنی امت کی شفاعت کیلئے محفوظ رکھی ہے۔ (رحمۃ للعٰلمین)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب وروز کے معمولات

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر تسبیحات کے بعد مصلی ہی پر تشریف فرما رہتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہو کر بیٹھ جاتے ،یہی علومِ نبوت کی درسگاہ تھی ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مُطّلع فرماتے ، دین کے مسائل ، معاشرت کے طریقے ،معاملات کے ضابطے ،اور اخلاق کی باریکیاں سکھاتے ،لوگوں کے آپسی معاملات اور مقدمات کے فیصلے اسی جگہ طے ہوتے تھے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو اس کی تعبیر بیان فرماتے ،طلوعِ آفتاب کے بعد اشراق کی

نماز کا اکثر معمول تھا اور جب دن خوب چڑھ جاتا توصلوٰۃ الضحیٰ (چاشت کی نماز) کبھی چار رکعت، کبھی آٹھ رکعت ادا فرما کر مجلس ختم فرماتے پھر گھریلو کاموں میں مشغول رہتے۔

تھا گھر کا کام بھی بازار سے سودا بھی لادیتے
تھے جھاڑو بھی لگاتے اپنے جوتے آپؐ سی لیتے

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ فرماتے اور ظہر کی نماز باجماعت ادا فرما کر مدینہ کے بازاروں میں گشت لگاتے، دُکانداروں کا معائنہ اور جانچ پڑتال فرماتے۔

عصر کی نماز پڑھ کر اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک ایک کے گھر تشریف لیجاتے اور حالات معلوم کر کے ان کی دلجوئی فرماتے، بعد نماز مغرب سنّت سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس بیوی کی باری ہوتی اس کے گھر تشریف لے جاتے، اکثر تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور مدینہ کی مستورات اس گھر میں جمع ہو جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان مستورات کو دینی مسائل کی تعلیم فرماتے، عشاء تک یہ سلسلہ جاری رہتا،

عشاء کی اذان سنتے ہی کیسی ضروری بات ہو رہی ہوتی آپ ﷺ ادھوری چھوڑ کر مسجد تشریف لیجاتے، نماز پڑھ کر سو جاتے آپ ﷺ کو عشاء کی نماز کے بعد بات چیت پسند نہ تھی۔

سوتے وقت قرآن پاک کی کوئی نہ کوئی سورت ضرور تلاوت فرماتے سونے سے پہلے یہ دعا پڑھا کرتے۔

أَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیٰی:

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔

(صحیح مسلم باب ما یقول عند النوم وأخذ المضجع)

آپ ﷺ داہنی کروٹ، داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر سوتے اور سفر میں ہاتھ کھڑا کر کے اس پر ٹیک لگا کر سو جاتے، سو کر اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ:

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے خاص ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(صحیح البخاری / باب ما یقول اذا نام)

کچھ رات باقی رہتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے مسواک کرتے اور وضو فرما کر اکثر گھر ہی میں تہجد کی نماز پڑھنے لگتے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفت و شنید کا انداز

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی صاف صاف گفتگو فرماتے، کہ بیٹھنے والے اچھی طرح سمجھ لیتے تھے اور بعض مرتبہ حسبِ ضرورت کلام کو تین تین مرتبہ دہراتے تاکہ سننے والے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی بات کے بیچ میں نہیں بولتے تھے اکثر اوقات خاموش رہتے تھے، بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے جامع الفاظ (جن کے الفاظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں) کے ساتھ کلام فرماتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات کرتا تو اس کی بات پوری طرح متوجہ ہو کر سنتے تھے اور جب تک وہ بات کرتا رہتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف سے رُخِ مبارک نہیں پھیرتے تھے، جو بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھی نہ لگتی اسے ٹال

دیتے یا پیار سے سمجھا دیتے اور بات کرنے کا طریقہ بتا دیتے، جب آپ ﷺ کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ لیتے تھے اور جب بات کرتے تو اس کو ملا لیتے، کبھی دورانِ گفتگو ہاتھوں کو بھی حرکت دیتے اور کبھی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ پر مارتے آپ ﷺ کسی کی جانب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے، اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ناراض ہوتے تھے اور نہ اس کا انتقام (بدلہ) لیتے تھے البتہ دینی امور میں جب کسی پر ناراض ہوتے تو اس سے چہرۂ انور پھیر لیتے یا درگزر فرماتے اور جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو حیا کی وجہ سے آنکھیں گویا بند فرما لیتے۔ آپ ﷺ کی اکثر ہنسی تبسّم (مسکراہٹ) ہوتی تھی اس وقت آپ ﷺ کے دندانِ مبارک اُولے (برف) کی طرح چمک دار سفید ظاہر ہوتے تھے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا مذاق

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق بھی بڑا پیارا ہوتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے مطلب نہ ہنستے اور نہ بے تکا مذاق کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق لوگ سنتے تو انھیں مزہ بھی آتا اور اس سے نصیحت بھی حاصل کرتے، اس لیئے ہم لوگوں کو بھی ہنسی مذاق میں بے تکی اور بے مطلب کی باتوں سے پرہیز کرنا (بچنا) چاہیئے۔ ایک مرتبہ ایک بوڑھی خاتون کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی ہونے کی خوشخبری دی، انھوں نے یہ خوشخبری ایک دوسرے شخص کی زبانی سنی، تو وہ نہایت خوشی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کر کے خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ خوش خبری سُن لیں۔ چنانچہ انھوں نے آ کر عرض کیا، ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کیا میں جنت میں جاؤں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا ''جنت میں بوڑھی عورتوں کا کیا کام'' آپ

ﷺ کے یہ الفاظ سننے تھے کہ بھولی بھالی خاتون رونے پیٹنے لگیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بڑا مزہ آیا پھر ان کو سمجھایا کہ جنت میں بوڑھے لوگ بھی جوان ہو کر جائیں گے تب ان کی جان میں جان آئی اور خوشی کے مارے ہنسنے لگیں یہ خاتون حضرت امِ ایمن رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی دایہ (رضاعی ماں) تھیں۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت امِ ایمن رضی اللہ عنہا نے پیارے رسول ﷺ سے اونٹ مانگا آپ ﷺ نے جواب دیا "میں تم کو اونٹ کا بچہ دونگا" انھوں نے کہا "میں اونٹ لوں گی بچہ لے کر کیا کروں گی" اب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہر اونٹ تو اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے" یہ سن کر وہ مسکرانے لگیں اور خوش ہو گئیں۔

پیارے رسول ﷺ کا اللہ پر بھروسہ

پیارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور اعتماد تھا کیسی بڑی مصیبت اور مشقت کا سامنا ہوتا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ

رکھتے تھے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوگا تو کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے، ایک کافر آیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوتا ہوا دیکھ کر جھٹ تلوار کھینچ لی کہ (توبہ توبہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر دے، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھل گئی، کافر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، ”بتاؤ! اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے اطمینان وسکون کے ساتھ جواب دیا ”اللہ“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جواب سن کر کافر اس درجہ مرعوب ہوگیا کہ تلوار چھوٹ کر اس کے ہاتھ سے گرگئی، تو جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار اٹھالی اور فرمایا، ”بتاؤ“ اب تم کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ وہ کافر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشامد کرنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے معاف کر دیا اور کہا تجھے بھی کہنا چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ بچا سکتا ہے۔ اس طرح کی جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مشکلات آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھتے اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرما کر کامیابی اور غلبہ نصیب فرماتا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یکساں برتاؤ

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی انسان کو چھوٹا آدمی (نیچ) نہیں سمجھتے تھے، امیر ہو یا غریب، بچہ ہو یا بوڑھا، غلام ہو یا لونڈی، بڑے خاندان والا ہو یا چھوٹے خاندان والا، کالا ہو یا گورا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر کا انسان سمجھتے تھے اور سب کی عزت کرتے تھے۔

ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کہیں سے دودھ آگیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ شریفہ ہر چیز داہنی طرف سے دینے کی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذرا سا دودھ پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داہنی طرف نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے ہیں جو اس وقت بچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں دیکھا تو بڑی عمر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دکھائی دیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "میاں" حق تو تمہارا ہی ہے لیکن اگر تم

اجازت دو تو میں پہلے بڑی عمر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دودھ دیدوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے تو کم عمر کے لیکن اللہ نے ان کو بڑی سوجھ بوجھ عطا فرمائی تھی، انھوں نے دل میں سوچا کہ پیالے میں جس جگہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹ چھو گئے ہیں اسی جگہ سب سے پہلے اپنے ہونٹ لگانا بڑی برکت کی بات ہے، یہ سوچ کر بولے "میں یہ برکت ہاتھ سے نہ جانے دوں گا" یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کا پیالہ انھیں دیدیا۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داہنی طرف ایک بدّو (دیہاتی) بیٹھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پینے کا پانی مانگا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھوڑا سا پیا، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا کہ اب داہنی طرف والے کا حق ہے اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بدّو نے پیا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے تھے

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی برائی کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے معاف ہی نہیں کرتے بلکہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے، ساری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی طریقہ رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ دنوں کے وعدہ پر قرض لیا، وہ وعدہ سے پہلے ہی مانگنے آگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر کھینچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آگیا" بولے اللہ کے دشمن، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسی بری بات کہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا" اے عمر! تم کو چاہیے تھا کہ مجھ سے کہتے قرض ادا کردو، اور اس سے کہتے کہ بھائی نرمی کرو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس یہودی کا قرض ادا کردو اور مزید اسے بیس صاع (ایک صاع ۳ر کلو ۱۴۹ر گرام ۲۸۰ ملی گرام کا ہوتا ہے۔)

کھجوریں دیدو۔

ایک مرتبہ ایک بدّو مسجد میں آ کر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دوڑے کہ اسے پیٹیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جانے دو، اور پیشاب پر پانی بہادو، اور دیکھو اسے کچھ دیدو، اللہ تعالیٰ نے تمہیں نرمی کے لئے بھیجا ہے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچوں سے پیار

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں سے بہت محبت کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں جا رہے ہوتے راستے میں بچے ملتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں سلام کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ سواری پر کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے بٹھا لیتے ان سے اچھی باتیں کرتے، انھیں کھجوریں دیتے، انھیں پیار کرتے، ایک مرتبہ ایک بدّو نے دیکھا تو بولا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو پیار کرتے ہیں، میرے دس بچے ہیں، میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کروں۔

ایک دن حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے، ان کی بچی ام خالد بھی ان کے ساتھ تھی، بچی آپ ﷺ کے کندھوں سے کھیلنے لگی، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا لیکن آپ ﷺ نے منع فرمایا۔

پیارے رسول ﷺ کی نرم دلی

پیارے رسول ﷺ دل کے بڑے نرم تھے، دکھ کی بات ہوتی تو آپ ﷺ کا دل بھر آتا اور آنسو نکل آتے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنا پرانا قصہ سنایا جب وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے: کہ میری ایک چھوٹی بچی تھی، ہمارے خاندان میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا رواج چلا آرہا تھا، میں نے بھی اپنی لڑکی کو زندہ دفن کر دیا، وہ ابا ابا پکار رہی تھی اور میں اس پر مٹی ڈال رہا تھا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر رو پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر سناؤ، انھوں نے پھر سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر روئے اور اتنا روئے کہ چہرۂ انور آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ کی طرف ہجرت

ہجرت کے لفظی معنیٰ چھوڑنے اور منتقل ہونے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں دین کی حفاظت و اقامت کی خاطر اپنے وطن عزیز کو چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جانے کا نام ہجرت ہے۔

مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے، پہلی ہجرت میں تقریباً ۱۶/افراد (۱۱/مرد اور ۵/عورتیں) تھے۔ اور دوسری ہجرت میں بالاتفاق ۱۰۳/افراد (۸۶/مرد اور ۱۷/عورتیں) پر مشتمل ایک بڑی جماعت تھی۔

اب پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بحکم الٰہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ فرمایا۔

جب مشرکین کو یہ معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا گھیراؤ کرلیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مشرکین کی کچھ امانتیں تھیں اس لیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور فرمایا کہ یہ امانتیں مشرکین کو پہونچا کر تم بھی مدینہ آجانا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے اور دشمنوں کے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے نکل گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور غار ثور پہونچ گئے، تین دن اس میں چھپے رہے، چوتھے دن غار سے نکلے اور سفر طے کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا پہونچے، لوگوں نے جوشِ مسرت میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا، یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد کی بنیاد ڈالی جو اسلام میں سب سے پہلی مسجد ''مسجد قبا'' کے نام سے مشہور ہوئی، اور بنی سالم کے محلہ میں پہونچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی نماز باجماعت ادا کی، یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے، انصارِ مدینہ نے ایسا استقبال کیا کہ روئے زمین پر ایسی نظیر ملنی مشکل ہے، انصار میں سے ہر ایک شخص اپنا گھر اور

جان و مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پیش کر رہا تھا لیکن اونٹنی اللہ کے حکم کی پابند تھی وہ وہیں بیٹھی جس کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کا اللہ نے فیصلہ کر دیا تھا اور یہ شرف حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آیا۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہرِ مدینہ کے قریب پہونچے، تو بچیاں چھتوں پر چڑھ کر گانے لگیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا
مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا
مَادَعَا لِلّٰہِ دَاع

چاند نکل آیا، کوہِ وداع کی گھاٹیوں سے، ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والے دعا مانگیں۔

مدینہ میں قیام کے بعد سب سے پہلا کام ایک مسجد کی تعمیر تھی ایک غیر آباد زمین جو دو یتیم بچوں (سہل اور سہیل) کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیمت ادا کر کے اس پر مسجد کی تعمیر شروع کر دی جس کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے۔

میثاقِ مدینہ

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استحکامِ امن کے لئے جو بین الاقوامی معاہدہ کیا تھا اُس کو میثاقِ مدینہ (سٹی چارٹر) کہا جاتا ہے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیّبہ تشریف لائے تو ہجرت کے پہلے ہی سال یہ مناسب سمجھا کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے تعلقات مضبوط بنانے کی خاطر جملہ اقوام سے بین الاقوامی اُصول پر ایک معاہدہ کرلیا جائے تاکہ نسل اور مذہب کے اختلاف میں بھی قومی یک جہتی اور وحدت قائم رہے اور سب کو تہذیب وتمدّن میں ایک دوسرے سے مدد ملتی رہے، نیز مسلمان قریش کی شر انگیزیوں اور یہود کی عہد شکنیوں سے محفوظ رہیں اور اسلام کی وسعت اور امن بسیط کا قیام ہو۔

چنانچہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس معاہدہ کی دفعات تحریر کرانے کے بعد اُس پر مدینہ طیّبہ میں آباد تمام قوموں کے دستخط ثبت کرائے، اسی

طرح آس پاس کے قبائل سے بھی اُس پر دستخط لے کر ان کو اُس معاہدہ میں شامل کرلیا تاکہ جو خانہ جنگی قبائل کے درمیان ہمیشہ جاری رہتی تھی اس کا بھی انسداد ہو جائے۔

اُس معاہدہ کی دفعات درج ذیل ہیں:

۱) یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ان لوگوں کے درمیان معاہدہ کے طور پر ہے جو مسلمان، قریشی یا یثرب کے باشندے ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو مسلمانوں سے ملے ہوئے اور کاروبار میں ان کے ساتھ شامل ہیں۔

۲) خون بہا اور فدیہ کا جو طریقہ پہلے سے چلا آرہا ہے اب بھی قائم رہے گا۔

۳) یہود کو مذہبی آزادی حاصل رہے گی اور ان کے مذہبی امور سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔

۴) یہود اور مسلمان باہم دوستانہ برتاؤ رکھیں گے۔

۵) یہود یا مسلمانوں کو اگر کسی سے لڑائی پیش آجائے تو ایک فریق دوسرے کی مدد کرے گا۔

۶) کوئی فریق بھی قریش کو امان نہیں دے گا۔

۷) اگر مدینہ پر کوئی حملہ آور ہوا تو دونوں فریق ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔

۸) کسی دشمن سے اگر ایک فریق صلح کرے گا تو دوسرا بھی شریکِ صلح ہوگا، البتہ مذہبی لڑائی اس سے مستثنیٰ ہوگی۔

۹) معاہدہ، اقوام کے باہمی تعلقات، باہمی خیر خواہی، خیر اندیشی اور فائدہ رسانی کے لئے ہوں گے ضرر اور گناہ کے لئے نہ ہوں گے۔

۱۰) معاہدہ کرنے والی قوموں کے اندر کوئی ایسی نئی بات یا جھگڑا پیدا ہو جائے، جس میں فساد کا خوف ہو تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق ہوگا۔

مزید تفصیلات سیرت کی دیگر مفصل و معتبر کتابوں میں ملاحظہ کیجئے۔

غزوہ وسَرِیّہ کی تعریف اور تعداد

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جنگ میں خود بنفس نفیس تشریف لے گئے ہوں اس کو غزوہ کہتے ہیں اور غزوات (غزوہ کی جمع) کی مجموعی تعداد تقریباً

تیئس (۲۳) ہے جس میں سے نو میں جنگ کی نوبت آئی باقی میں نہیں۔

اور جس میں خود پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریک نہیں ہوئے بلکہ خاص خاص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قیادت میں لشکر روانہ فرمائے اس کو سَرِیّہ کہتے ہیں اور سرایا (سریہ کی جمع) کی کُل تعداد تینتالیس (۴۳) ہے۔

(طبقات ابن سعد)

اہم غزوات وسرایا کے نام

غزوات: غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ احزاب، غزوۂ خیبر، غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک وغیرہ۔

سرایا: سریہ عبیدہ ابن الحارث رضی اللہ عنہ، سریہ عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ، سریہ منذر رضی اللہ عنہ، سریہ خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ، سریہ موتہ وغیرہ۔

صلح حدیبیہ اور بیعتِ رضوان

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ذیقعدہ ۶ھ کے شروع میں مکہ معظمہ کا ارادہ فرمایا اور عمرہ کا احرام باندھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پندرہ سو افراد پر مشتمل ایک بڑی جماعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہوئی۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، اسی (کنواں) نسبت سے گاؤں کا نام بھی حدیبیہ مشہور ہے۔ یہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیام فرمایا، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا کہ قریش کو اطلاع کر دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس وقت محض بیت اللہ کی زیارت اور عمرہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور کوئی غرض نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے تو کفار نے انھیں روک لیا، ادھر یہ خبر مشہور ہو گئی کہ کفار نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا، پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ببول کے درخت کے نیچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خونِ عثمان کا بدلہ لینے پر بیعت

لی ،جس کو بیعت رِضوان کہا جاتا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی ، بلکہ قریش نے سہیل بن عمرو کو شرائطِ صلح طے کرنے کیلئے بحیثیت وکیل بھیجا۔

حسب ذِیل شرائط طے ہو کر عہد نامہ لکھا گیا

۱) مسلمان اس وقت واپس جائیں۔

۲) آئندہ سال آئیں عمرہ کریں اور صرف تین دن قیام کر کے چلے جائیں

۳) ہتھیار لگا کر نہ آئیں، تلوار ساتھ ہو تو وہ نیام میں رکھیں۔

۴) مکہ سے کسی مسلمان کو اپنے ساتھ نہ لیجائیں۔

۵) اگر کوئی مسلمان مکہ میں رہنا چاہے تو اسے منع نہ کریں۔

۶) اگر کوئی شخص مکہ سے مدینہ چلا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے واپس کر دیں۔

۷) اگر کوئی شخص مدینہ سے مکہ آجائے تو کفار اسے واپس نہ کریں۔

یہ تمام شرائط اگرچہ مسلمانوں کے خلاف تھیں اور بظاہر مغلوبانہ صلح تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فتح رکھا اور اسی سفر میں سورہ فتح نازل ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح دب کر صلح کرنا سخت ناگوار تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض بھی

کیا،لیکن آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے اور اسی میں ہمارے لئے فلاح پوشیدہ ہے۔

چنانچہ بعد کے واقعات نے اس معمے کو حل کر دیا، کیونکہ اس صلح کی بدولت اطمینان کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان آمد و رفت شروع ہوگئی، کفار آپ ﷺ کی خدمت میں اور مسلمانوں کے پاس آنے جانے لگے، اور اسلامی اخلاق کی کشش نے ان کو کھینچنا شروع کر دیا۔ مؤرخین کا بیان ہے کہ اس عرصہ میں اس قدر کثرت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے کہ اتنے کبھی نہیں ہوئے تھے اور درحقیقت یہ صلح فتح مکہ کا پیش خیمہ تھی۔

فتح مکہ

اہلِ مکہ دو سال تک صلح حدیبیہ کی شرائط پر عمل کرتے رہے لیکن اس کے بعد خلاف ورزی شروع کر دی، پیارے رسول ﷺ نے

جب یہ دیکھا تو آپ ﷺ بھی جنگ کی تیاری کرنے لگے، آخر کار ۱۰ اررمضان ۸ ؁ھ کو آپ ﷺ دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور شہر سے چند میل کے فاصلے پر پڑاؤ ڈال دیا۔ اتنی خاموشی کے ساتھ لشکر نے سفر کیا کہ کانوں کان کسی کو خبر نہ ہوسکی۔ مکہ والوں نے جب اتنا بڑا لشکر سر پر دیکھا تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے، ان کا سردار ابوسفیان خود رات کی تاریکی میں لشکر کا اندازہ لگانے کے لئے آیا مگر وہ پہچان لیا گیا، اور اسے گرفتار کرکے پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ابوسفیان کی اسلام دشمنی کے تمام کارنامے نظروں کے سامنے تھے جس کے نتیجہ میں انھیں قتل کی سزا ملنی چاہئے تھی لیکن محسنِ انسانیت ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ''ابوسفیان جاؤ'' آج تمہارے سارے قصور معاف کئے جاتے ہیں صرف اسی پر بس نہیں بلکہ جو تمہارے گھر میں داخل ہوجائے گا اسے بھی پناہ دی جائے گی، صبح ہوتے ہی مسلمانوں کا لشکر شہر میں داخل ہونا شروع ہوگیا، جس شہر کے لوگوں نے آپ ﷺ کو نکال دیا تھا آج اسی شہر میں

فاتحانہ داخل ہو رہے تھے مگر گردنیں شکر و احسان کے بوجھ سے جھکی ہوئی تھیں، اور زبان پر یہ کلمات تھے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے خاص ہیں جس نے اپنے کلمے کو بلند فرمایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور دشمنوں کو کچل دیا، آگے آگے یہ اعلان ہو رہا تھا کہ جو ہتھیار ڈال دیگا یا ابوسفیان کے یہاں پناہ لے گا یا اپنا دروازہ بند کرلے گا اسے پناہ دی جائے گی، کعبہ کو بتوں سے پاک کر دیا گیا، نماز کا وقت ہوا تو آپ ﷺ کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ''بَیْتُ اللّٰہ'' (خانۂ کعبہ) کی دیوار پر چڑھ کر اذان دی اور کعبہ ہی میں نماز ادا کی گئی۔

وفود کی آمد اور جوق در جوق اسلام میں داخلہ

صلح حدیبیہ کے بعد جب راستے مامون ہوئے تو اشاعتِ اسلام اور اس کی تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا، لیکن پھر بھی کچھ لوگ قریش کے دباؤ کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے تھے تو فتح مکہ نے اس قصہ کو

بھی طے کر دیا، اور وہی لوگ جو اسلام اور کسی مسلمان کی صورت دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے آج جوق در جوق پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں دور دراز کے سفر طے کرتے ہوئے وفود کی صورت میں پہنچے اور اپنی رضا ورغبت سے اسلام قبول کرتے ہیں اور جان و مال فدا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ۔اور یہ وفود اکثر ۹ ھ میں حاضرِ خدمتِ اقدس ہوئے، جن کی تعداد ستّر (۷۰) نقل کی جاتی ہے ۔جن میں سے چند وفود کے نام ذکر کئے جاتے ہیں۔

وفدِ ثقیف ۔وفدِ بنی فزارہ ۔وفدِ بنی تمیم ۔وفدِ بنی سعد ابن بکر ۔وفدِ کندہ ۔وفدِ بنی عبد القیس ۔وفدِ بنی حنیفہ ۔وفدِ بنی قحطان ۔وفدِ بنی الحارث وغیرہ۔

اس طرح پیادہ اور سوار وفود پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لاتے رہے یہاں تک کہ ۱۰ ہجری میں آپ ﷺ کے ساتھ حج میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان تھے، اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ کسی وجہ سے حج میں شریک نہیں تھے ان کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ تھی۔

مزید تفصیلات سیرت مغلطائی میں ملاحظہ کیجئے۔

حجۃ الوداع کا پیغام انسانیت کے نام

پیارے رسول ﷺ نے ہجرت کے دسویں سال حج کا ارادہ فرمایا تو ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے، ہر طرف مسلمان ہی مسلمان نظر آرہے تھے، آپ ﷺ کا یہ پہلا اور آخری حج تھا اس لئے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ حج کے مراسم ادا کر کے واپس آئے، اسی موقع پر آپ ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہو کر میدانِ عرفات میں لوگوں کو درج ذیل ارشادات خطاب فرمائے، جو ہر مسلمان کو اپنے صفحۂ دل پر لکھ لینے چاہئیں۔

۱) اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سنو اور سمجھ لو، نامعلوم کہ آئندہ سال پھر میں تم سے مل سکوں یا نہیں۔

۲) اے لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج (عرفہ) کے دن کی، اس

شہر (مکہ) کی، اس مہینہ (ذی الحجہ) کا احترام کرتے ہو۔

۳) اے لوگو! تمہیں عنقریب اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونا ہے، اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا، خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو، اس لئے جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو وہ اس کو ادا کر دے۔

۴) اے لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں، اور جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں، اور جاہلیت کے زمانہ کا سود بھی ملیا میٹ کرتا ہوں۔

۵) اے لوگو! تمہاری عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں اور ان پر تمہارے کچھ حقوق ہیں۔ اس لئے کوئی کسی کا حق نہ مارے۔

۶) اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارے باپ بھی ایک ہیں، تم سب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہو، اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں، تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔

۷) اے لوگو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر، کسی کالے کو کسی گورے پر سوائے تقوی کے کوئی فضیلت نہیں، مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں جو خود کھاؤ وہی اپنے غلام کو کھلاؤ، جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ، میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اگر تم نے ان کو مضبوط پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری سنت ہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے دریافت فرمایا! کیا میں نے پیغام پہونچا دیا؟ سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا، بیشک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام پہونچایا ہی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا، حاضرین کو چاہئے کہ یہ پیغام غائبین تک پہونچا دیں۔

مزید تفصیلات سیرت کی دیگر مفصل و معتبر کتابوں میں ملاحظہ کیجئے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج سے واپس آنے کے بعد صفر کی آخری تاریخوں میں بہت تیز بخار آیا اور سر میں شدید درد شروع ہوگیا، علاج کے باوجود درد میں کمی نہ آئی، بیماری روز بروز بڑھتی گئی، تکلیف کی شدت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار بے ہوش ہوجاتے۔ آخر کار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲/ربیع الاول بروز دوشنبہ ۱۱ھ کو اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ترجمہ: بلاشبہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (سورۃ البقرہ/۱۵۶)

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ترسٹھ سال کی تھی۔ اُسی حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کیا گیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام تھا، اب یہی روضۂ نبوی (گنبدِ خضراء) کہلاتا ہے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں امت کی مائیں ہیں

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "أزواج مطہرات" (بیویاں) "امہات المومنین" (امت کی مائیں) کہلاتی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے!

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ

ترجمہ: اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں ان کی (پوری امت کی) مائیں ہیں۔

(سورۃ الأحزاب/٦)

اسماءِ ازواجِ مطہرات

۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا:

یہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی بیوی تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت

میں آنے سے قبل بیوہ تھیں، آپ ﷺ ان سے بہت محبت کرتے تھے ان کی وفات آپ ﷺ کے سامنے نبوت کے دسویں سال میں ہوئی ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی گئی تھی اس لئے کہ اس وقت تک جنازہ کی نماز مشروع نہیں ہوئی تھی۔

۲) حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا:

یہ آپ ﷺ کی بہت چہیتی بیوی اور امت کی سب سے بڑی عالمہ تھیں وفات ۵۷ھ میں ہوئی۔

۳) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا:

یہ بھی آپ ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل بیوہ تھیں اور عمر میں آپ ﷺ سے بڑی تھیں، ۱۹ھ میں وفات ہوئی۔

۴) حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا:

ان کے پہلے شوہر جنگ بدر میں مارے گئے تھے بعد میں پیارے رسول ﷺ سے شادی کرلی، وفات ۴۱ھ میں ہوئی۔

۵) حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

ان کے پہلے شوہر جنگِ اُحد میں مارے گئے پھر اُنھوں نے پیارے رسول ﷺ سے نکاح کرلیا، ان کی وفات آپ ﷺ کے سامنے ۳ سنہ ھ میں ہوئی اور آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اس لئے کہ اس وقت نمازِ جنازہ کا حکم آچکا تھا۔

۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

یہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں ان کے انتقال کے بعد آپ ﷺ سے شادی ہوئی وفات ۶۰ سنہ ھ میں ہوئی۔

۷) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

یہ پیارے رسول ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں حضرت زید بن حارثہ جو نبی ﷺ کے خادم تھے ان سے طلاق کے بعد آپ ﷺ سے نکاح ہوا اور وفات ۲۰ سنہ ھ میں ہوئی۔

۸) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا:

یہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں، بیوہ ہوگئی تھیں، پھر آپ ﷺ کے ساتھ نکاح ہوا، وفات ۵۶ سنہ ھ میں ہوئی۔

۹)حضرت ام حبیبہ بنت ابو سیفیان رضی اللہ عنہا :

یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں بیوہ ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کر لی وفات ۴۴ھ؁ میں ہوئی۔

۱۰)حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا :

یہ خیبر کے سردار کی بیٹی تھیں، بیوہ ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کر لی وفات ۵۰ھ؁ میں ہوئی۔

۱۱)حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا :

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت میں آنے سے قبل بیوہ تھیں، بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کر لیا وفات ۵۱ھ؁ میں ہوئی۔

ان ازواجِ مطہرات کے علاوہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بیوی اور تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آنے سے قبل کنیز تھیں، جن کا نام حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا تھا ان کو مصر کے بادشاہ مقوقس نے تحفہ میں بھیجا تھا ان کا انتقال ۱۶ھ؁ میں ہوا۔

پیارے رسول ﷺ کی اولاد

پیارے رسول ﷺ کی ساری اولاد پہلی بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوئیں صرف ایک صاجزادہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کی کل اولاد سات تھیں۔ تین صاجزادے اور چار صاجزادیاں۔

اسماءِ اولاد النبی ﷺ

۱) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ:

پیارے رسول ﷺ کے نبی ہونے سے گیارہ/بارہ سال پہلے پیدا ہوئے اور صرف سات دن زندہ رہے، انہیں کے نام کی نسبت کی وجہ سے آپ ﷺ کی کُنیت ابوالقاسم پڑگئی۔

۲) حضرت زینب رضی اللہ عنہا:

پیارے رسول ﷺ کے نبی ہونے سے پہلے پیدا ہوئیں، اور خالہ

زاد بھائی ابو العاص ابن ربیع سے نکاح ہوا، ۸ ھ میں وفات پائی، ان کے دو بچے تھے لڑکے کا نام علیؓ اور لڑکی کا نام امامہؓ تھا۔

۳) حضرت رقیّہ رضی اللہ عنہا :

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے پیدا ہوئیں آپ کا دوسرا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا، ۲ ھ میں ایک لڑکا چھوڑ کر وفات پائی جس کا نام عبداللہ تھا۔

۴) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا :

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد ان کا نکاح بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا، ۹ ھ وفات پائی کوئی اولاد نہیں تھی۔

۵) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا :

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئیں، شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی، پانچ اولاد ہوئیں، حسنؓ، حسینؓ، محسنؓ، ام کلثومؓ، زینبؓ، اور ۱۱ ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

(سیر الصحابہ ج/۶ ص/۱۰۶)

۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ:

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ نبوت میں پیدا ہوئے، طیب اور طاہر کے لقب سے مشہور ہوئے، اور ان کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا۔

۷) حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ:

یہ سنہ ۸ ھ میں پیدا ہوئے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی ڈیڑھ سال کے ہو کر وفات پائی۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری باتیں

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت کے فائدہ کیلئے دین کے کام کی چالیس حدیثیں یاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اٹھائے گا اور فرمائے گا جس دروازہ سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۱) سب سے اچھا مومن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۲) جولوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔

۳) مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا (تکلیف) سے مسلمان محفوظ ہوں۔

۴) بڑوں کا ادب چھوٹوں سے پیار، جو ایسا نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

۵) کسی کی مصیبت پر نہ ہنسو، ایسا نہ ہو کہ خود اس مین پھنس جاؤ۔

۶) اپنے مسلمان بھائی سے مسکراتے ہوئے ملنا نیکی ہے۔

۷) دین خیر خواہی (دوسروں کا بھلا چاہنا) کا نام ہے۔

۸) دو آدمیوں کے درمیان صلح کرادو یہ بھی نیکی ہے۔

۹) جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔

۱۰) جب کوئی کسی کی غلطی معاف کر دیتا ہے تو اللہ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔

۱۱) جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

۱۲) ماں باپ کو برا بھلا کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۱۳) والدین کے اہل تعلق کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

۱۴) اس طرح زندگی بسر کرو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے میل نہ ہو۔
۱۵) چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔
۱۶) حسد سے بچو، حسد نیکی کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔
۱۷) بدگمانی سے بچو، یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔
۱۸) جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔
۱۹) سچ بولو، چاہے اپنا ہی نقصان ہو۔
۲۰) غرور کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔
۲۱) بری بات کہنے سے خاموش رہنا اچھا ہے۔
۲۲) بازار میں کھاتے پھرنا بے حیائی کی نشانی ہے۔
۲۳) اللہ کے نزدیک سب سے برا وہ ہے جو لڑاکو اور جھگڑالو ہو۔
۲۴) شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے۔
۲۵) جس نے یہاں شراب پی وہ جنّت میں شراب سے محروم رہے گا۔
۲۶) سلام کیا کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔
۲۷) سلام میں پہل کرنے والا اللہ سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

۲۸) بھلا وہ ہے جسے ساتھی بھلا کہیں۔
۲۹) فحش بکنے والے سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔
۳۰) پہلوان وہ ہے جو اپنے غصہ پر قابو پالے۔
۳۱) سب سے بہتر انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔
۳۲) علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
۳۳) جس سے علم سیکھو اس کی عزت کرو۔
۳۴) برے ساتھی سے اکیلا رہنا ہی اچھا ہے۔
۳۵) مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔
۳۶) دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔
۳۷) وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاء سے محفوظ نہ رہے۔
۳۸) جس نے پڑوسی کو ستایا اس نے مجھ کو ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ستایا۔
۳۹) اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کتّا یا تصویریں ہوں۔
۴۰) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو دائمی ہو

اگر چہ تھوڑا ہی ہو۔

۴۱) کسی مسلمان کے لئے تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھنا حلال نہیں ہے۔

۴۲) سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

۴۳) جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

قرآنی ہدایات

۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔

(التوبۃ/۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ (آل عمران/۱۰۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے اسی طرح ڈرتے رہو جیسے اس

سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

۳) فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

(النحل/ ۴۳)

ترجمہ: بس اگر تم نہیں جانتے تو جاننے والوں سے پوچھ لو۔

۴) وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ (آل عمران/ ۱۳۹)

ترجمہ: اور کمزور مت پڑو نہ غم کھاؤ اگر تم ایمان والے ہو تو سر بلند تم ہی رہو گے۔

۵) وَأَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (العنکبوت/ ۴۵)

ترجمہ: اور نماز کو قائم رکھیں بلا شبہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

۶) اِنَّ اللہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھْلِھَا، وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ۔

(النساء/ ۵۸)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ، اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

۷) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ (النساء/ ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں ذمہ دار ہیں۔

۸) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ۔ (البقرۃ/ ۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس کی پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور اللہ کے لئے شکر بجالاؤ۔

۹) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ۔ (البقرۃ/ ۲۸۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم کسی متعین مدت کے لئے ادھار

کا کوئی معاملہ کیا کرو تو لکھ لیا کرو۔

۱۰) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا۔ (الحجرات/۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح جانچ لو۔

۱۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ۔ (المائدۃ/۱۰۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی فکر رکھو تم اگر راہ یاب ہو گئے تو جو بہک گیا وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

۱۲) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ۔

(الحجرات/۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! کوئی قوم دوسری قوم کی ہنسی نہ اڑائے۔

۱۳) وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

(الحجرات/۱۱)

ترجمہ: اور تم ایک دوسرے پر عیب مت لگاؤ، اور تم ایک دوسرے کو برے نام سے مت پکارو۔

۱۴) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ (الحجرات/۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اکثر گمانوں سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

۱۵) وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ (الحجرات/۱۲)

ترجمہ: اور تم ایک دوسرے کی ٹوہ میں مت رہو۔ اور تم ایک دوسرے کی غیبت (پیٹھ پیچھے برائی) مت کرو۔

۱۶) اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ (الحجرات/۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں سے بڑا عزت دار وہ ہے جو تم میں سب سے بڑا پرہیزگار ہو۔

۱۷) فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۔ (النجم/۳۲)

ترجمہ: بس اپنے آپ کو پرہیزگار مت بتاؤ، وہ (اللہ) خوب جانتا

ہے کہ متقی کون ہے۔

۱۸) فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ (بنی اسرائیل ر ۲۳)

ترجمہ: بس اپنے والدین کے ساتھ اف بھی مت کرو اور نہ ہی ان کو جھڑکو اور ان دونوں سے عزت کے ساتھ بات کرو۔

۱۹) يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

(الاعراف ر ۳۱)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت کا سامان (لباس) پہن لیا کرو۔

۲۰) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ (النساء ر ۴۸)

ترجمہ: بیشک اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے علاوہ جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

۲۱) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ

الذُّنُوبَ جَمِيعًا۔ (الزمر، ۵۳)

ترجمہ: تم لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو جانا، یقینا اللہ سب گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

۲۲) وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ (المائدۃ، ۲)

ترجمہ: تم لوگ نیکی اور تقوی (کے کاموں) میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ اور سرکشی (کے کاموں) میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔

۲۳) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى، كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ۔ (البقرۃ، ۲۶۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنی خیرات کو اس شخص کی طرح برباد مت کرو، جو لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔

۲۴) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (آل عمران/۱۳۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۲۵) اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۔ (النساء/۱۰)

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ جہنم کی آگ سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور وہ جلد ہی بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑیں گے۔

۲۶) اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاللّٰهُ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ (التغابن/۱۵)

ترجمہ: یقینا تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایک آزمائش ہیں اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔

۲۷) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ (التحریم/۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

۲۸) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

(الانفال/۴۶)

ترجمہ: تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات مانو اور آپس میں جھگڑا مت کرو، ورنہ تم ہمت ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور جمے رہو بیشک اللہ جمنے والوں کے ساتھ ہے۔

۲۹) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔ (محمد/۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور دشمنوں کے مقابلہ میں تمہارے قدموں کو جما دے گا۔

۳۰) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (آل عمران/ ۱۸۵)

ترجمہ: ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور قیامت کے تمہیں پورے کے پورے بدلے دیئے جائیں گے۔

۳۱) فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ (آل عمران/ ۱۸۵)

ترجمہ: بس جو شخص بھی جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں پہنچا دیا گیا تو یقینا وہ کامیاب ہوگیا۔ اور دنیاوی زندگی تو دھوکہ کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۳۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ (الرعد/ ۱۱)

ترجمہ: یقینا اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ پیدا کریں۔

۳۳) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى۔ (الاحزاب/ ۳۳)

ترجمہ: اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہو اور گزشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح بن ٹھن کر مت نکلو۔

۳۴) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ۔ (الاحزاب/ ۵۹)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔

۳۵) وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ۔ (الاحزاب/ ۵۳)

ترجمہ: اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی سامان مانگو تو پردہ کے پیچھے سے منگ لو۔

۳۶) وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا۔

(النساء/ ۸۶)

ترجمہ: اور جب تم سے کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر طریقہ

پر سلام کرو یا انہیں (الفاظ) میں جواب دے دو۔

۳۷) فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۔ (النور/۶۱)

ترجمہ: بس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنوں کو سلام کرو۔

۳۸) وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۔ (الفرقان/۶۳)

ترجمہ: اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) خطاب کرتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں۔

۳۹) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۔ (النور/۳۰)

ترجمہ: اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کی حفاظت کریں۔

۴۰) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ۔ (النور/۳۱)

ترجمہ: اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کی حفاظت کریں۔

نبوی ہدایات

۱) مومن ایک سوراخ سے دو بارہ نہیں ڈسا جاتا۔ (بخاری)

۲) لوگوں سے انکے مرتبے اور حیثیت کے مطابق پیش آؤ۔ (ابو داؤد)

۳) رحمت ہو اس بندے پر جو بیچنے، خریدنے اور اپنا حق وصول کرنے میں نرمی اختیار کرے۔ (بخاری)

۴) دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (سنن کبری للبیہقی)

۵) اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی شرافت کی چیز نہیں۔ (ابن ماجہ)

۶) اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنے کا ثواب صدقے کے برابر ہے۔ (بخاری)

۷) دو آدمیوں کے درمیان انصاف کر دینا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری)

۸) اپنی تندرستی کی قدر کرو، بیماری کے آنے سے پہلے۔ (مستدرک حاکم)

۹) اپنی مالداری کی قدر کرو غریبی آنے سے پہلے۔ (مستدرک حاکم)

۱۰) اپنے فرصت کے وقت کی قدر کرو مشغولی آنے سے پہلے۔
(مستدرک حاکم)

۱۱) ہلاکت و بربادی ہے اس کے لیے جو وعدہ کرے پھر اسے پورا نہ کرے۔ (کنزالعمال)

۱۲) غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے، لیکن بہترین غلطی کرنے والا وہ شخص ہے جو غلطی کے بعد توبہ کرلے۔ (ابن ماجہ)

۱۳) دس سال کی عمر میں (بہن بھائی کو) علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔
(ابو داؤد)

۱۴) مزاج اور طبیعت کے خلاف کوئی بات آجائے تو صبر کرو۔ (بخاری)

۱۵) اللہ کے حقوق و فرائض کے بعد حلال روزی کمانا بھی فرض ہے۔
(طبرانی کبیر)

۱۶) اچھی بات (کسی کو بتادینا) بھی صدقہ ہے۔ (بخاری)

۱۷) گناہ سے توبہ کرنے والا، گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۸) کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن

سے زیادہ بول چال بند رکھے۔ (ابوداؤد)

۱۹) اللہ سے ڈرنے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے سے روزی میں برکت ہوتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

۲۰) لوگوں میں سب سے برا وہ ہے، جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔ (مسند احمد)

۲۱) لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔ (بخاری)

۲۲) جس نے بیمار کی خیر خبر لی، تو اسنے جنت میں اپنا ایک مقام بنالیا۔ (ترمذی)

۲۳) اپنے خادم کی غلطیوں کو معاف کر دیا کرو۔ (ترمذی)

۲۴) مال (وراثت) کو قرآن کے حکم کے مطابق حق والوں کے درمیان بانٹ دیا کر۔ (مسلم)

۲۵) اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔ (مسند احمد)

۲۶) جب تم کسی کام کا ارادہ کرو، تو غور و فکر کے بعد کرو۔ (شعب الایمان)

۲۷) اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے، جو اپنے ساتھی کیلیے بہتر ہو۔ (ترمذی)

۲۸) برے ساتھی کے پاس بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے، اچھے ساتھی کے پاس بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے۔ (شعب الایمان)

۲۹) تم اپنے جان، اولاد، خادم اور مال کے حق میں کبھی بھی بربادی کی بد دعا نہ کیا کرو۔ (ابوداؤد)

۳۰) بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (ترمذی)

۳۱) جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ، تو اس کو تسلی کی بات کہو۔ (ترمذی)

۳۲) مسلمان کی خوبی یہ ہے کہ بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

۳۳) مزدور کو اسکا پسینہ سوکھنے سے پہلے مزدوری دے دو۔ (ابن ماجہ)

۳۴) سب سے اچھا آدمی وہ ہے جسے غصہ دیر سے آئے اور جلدی چلا جائے۔ (ترمذی)

۳۵) اللہ سے ڈرنے اور رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ (مستدرک حاکم)

۳۶) اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔ (ترمذی)

۳۷) اچھے دوست کی مثال عطر بیچنے والے کی طرح ہے اور برے دوست کی مثال لوہار کی بھٹی کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)

۳۸) جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے حوالے کر دیگا۔ (ترمذی)

۳۹) عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے۔ (سنن کبریٰ للنسائی)

۴۰) اللہ کے بندوں میں سب سے برے وہ شخص ہیں جو دوستوں میں جدائی ڈلواتے ہیں۔ (شعب الایمان)

ادعیہ وسنن

حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ کریمہ "اُدْعُوْنِیْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ" (مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کرتا رہوں گا) نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ دعا کس وقت کرنی چاہیے اس پر یہ آیتِ مبارکہ "وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ" (جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں تو کہہ دے کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے میں قبول کرتا ہوں) اتری۔

ادعیہ؛ دعا کی جمع اور سنن؛ سنت کی جمع ہے، اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو دعا اور پیارے رسول ﷺ کے طریقہ کو سنت کہتے ہیں اور سنت کی بنیاد یہ ہے کہ سینہ کینہ سے پاک ہو۔

پیارے رسول ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا! میرے بیٹے! اگر تم صبح و شام (ہر وقت) اپنے دل کی یہ کیفیت بنا سکتے ہو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں ذرا بھی کھوٹ نہ ہو تو ضرور ایسا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! یہ بات میری سنّت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(جامع الترمذی، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع)

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا! جس نے میری امت میں بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا تو اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(الابانة الكبرىٰ لابن بطة، باب ما أمر به من التمسك بالسنة والجماعة)

پیارے رسول ﷺ کا اس امت پر یہ عظیم احسان ہے کہ آپ ﷺ نے قدم قدم پر ہمیں اللہ جل شانہٗ سے دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا اور صبح سے لیکر شام تک انسان جو بے شمار اعمال انجام دیتا ہے، تقریباً ہر عمل کے وقت اور ہر نقل و حرکت کے موقع پر محسن انسانیت ﷺ نے دعائیں تلقین فرمادیں اور اللہ تعالیٰ سے ربط و تعلق جوڑنے کا آسان ترین راستہ

بتادیا، ورنہ ہم وہ لوگ ہیں کہ محتاج تو بے انتہا ہیں، اس کے باجود مانگنے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا کہ کس طرح مانگا جائے، ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کیا مانگا جائے۔اس لئے العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ کی جانب سے اس مختصر پاکٹ سائز کتاب میں دعاوسنت کے تحت وہ ضروری واہم دعائیں اور سنتیں شائع کی جارہی ہیں جن کی دن بھر میں عموماً انسان کو ضرورت پیش آتی ہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر امتی ان کو عملی جامہ پہنا کر اپنے اعمال کو قیمتی اور نورانی بنائے اور اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب بن جائے۔

غروب آفتاب کے وقت کی دعا

أَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ:

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے اور تیرے مؤذنوں کی آوازوں (اذانوں) کا وقت ہے بس تو میری مغفرت فرمادے۔

(الدعاء للطبرانی، باب القول عند الاذان)

فضیلت: پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو مغرب کی اذان کے وقت اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم دی۔

(المستدرك من ابواب الاذان والاقامة)

جب شام ہو تو یہ دعا پڑھے

أَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم نے تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے صبح کی اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے اور تیرے ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب ما يدعو به الرجال اذا اصبح واذا امسى)

چاند پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا

ترجمہ: میں اس (چاند) کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فضیلت: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے عائشہؓ! اس (چاند) کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے۔

(جامع الترمذی، باب ومن سورۃ المعوذتین)

نیا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے

أَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس چاند کو ہمارے اوپر برکت اور ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکلا ہوا رکھ، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

(جامع الترمذی، باب ما یقول عند رؤیۃ الهلال)

کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ ۔ ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی الطعام والأکل بالیمین)

نوٹ: ”بِسْمِ اللّٰہِ“ پڑھنے کی سنت محض ”بِسْمِ اللّٰہِ“ کہہ لینے سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ پڑھی جائے۔

(عون الترمذی، ص ۱۱۸)

فضیلت: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کھانے پر ”بسم اللّٰہ“ نہ پڑھی جائے شیطان اس پر قبضہ کر لیتا ہے۔

(صحیح ابن حبان، محققاً، ذکر استحسان الاکثار من التبری)

بھول جانے پر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

ترجمہ: شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، باب التسمیۃ علی الطعام)

کھانے کے بعد کی دعا

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْن

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

(جامع الترمذی، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام)

دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

(صحیح مسلم، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ)

دسترخوان اُٹھانے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ایسی تعریف جو بہت ہو اور پاکیزہ ہو اور بابرکت ہو نہ اس (کھانے) سے کفایت کی جا سکتی ہے نہ اس کو خیرباد کہا جا سکتا ہے، نہ اس سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے اے ہمارے پروردگار! (تو اس شکرِ نعمت کو قبول فرمالے)

(صحیح البخاری، باب ما یقول اذا فرغ من طعامه)

کھانے کی سنّتیں

۱) دسترخوان بچھانا۔ (صحیح البخاری)

۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا اور نہ پونچھنا۔ (جامع الترمذی)

۳) کھانے سے پہلے کی دعا پڑھنا۔ (صحیح البخاری)

۴) سنت کے مطابق ایک زانو یا دونوں زانو بیٹھنا۔ (زاد المعاد)

۵) دائیں ہاتھ سے کھانا اور اپنے سامنے سے کھانا۔ (صحیح البخاری)

۶) تین انگلیوں سے کھانا۔ (صحیح مسلم)

۷) اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اُٹھا کر کھا لینا۔ (جامع الترمذی)

۸) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (جامع الترمذی)

۹) برتن اور انگلیوں (سب سے پہلے بیچ کی انگلی پھر شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھے۔) کو چاٹ کر صاف کرنا۔ (صحیح البخاری)

۱۰) کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ (صحیح البخاری)

۱۱) بہت زیادہ گرم نہ کھانا۔ (صحیح مسلم)

۱۲) کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا۔ (جامع الترمذی)

۱۳) کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔ (صحیح البخاری)

۱۴) پہلے دستر خوان اُٹھانا پھر خود اُٹھنا اور دستر خوان اُٹھانے کی دعا پڑھنا۔

(صحیح البخاری)

پینے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے پینا شروع کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی کل حال وعند الوقاع)

پانی پینے کے بعد کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ سَقَانَا عَذۡبًا فُرَاتًا بِرَحۡمَتِہٖ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مِلۡحًا اُجَاجًا بِذُنُوۡبِنَا۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

(الدعاء للطبرانی، باب القول عند الفراغ من الطعام والشراب)

زم زم پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ رزق کا سوال کرتا ہوں اور ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

(مصنف عبد الرزّاق، باب سنة الشرب من زمزم والقوال اذا شربه)

دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: اے اللہ! اس (دودھ) میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔

(جامع الترمذی، باب ما یقول اذا أکل طعاماً)

روزہ افطار کی دعا

أَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

ترجمہ: اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے روزہ کھولا۔

(سنن ابی داؤد، باب القول عند الافطار)

کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ دعا دے

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ

ترجمہ: تمہارے یہاں روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

(سنن ابی داؤد، باب ما جاء فی الدعاء لرب الطعام اذا أکل)

افطار کے بعد کی دعا

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ: پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور ''إِنْ شَاءَ اللّٰهُ'' (اگر اللہ نے چاہا) ثواب ثابت ہوگیا۔

(سنن ابی داؤد، باب القول عند الافطار)

پانی پینے کی سنّتیں

۱)	دائیں ہاتھ سے پینا۔	(صحیح مسلم)
۲)	بیٹھ کر پینا۔	(جامع الترمذی)
۳)	دیکھ کر پینا۔	(سنن ابی داود)
۴)	بسم اللہ پڑھ کر پینا۔	(صحیح البخاری)

۵)   تین سانس میں پینا۔ (صحیح البخاری)

۶) پانی پینے کے بعد الحمد للہ کہنا۔ (جامع الترمذی)

۷) پانی پینے کے بعد کی دعا پڑھنا۔ (الدعاء للطبرانی)

کپڑا پہننے کی دعا

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس)

نیا کپڑا پہننے کی دعا

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ

حَيَاتِيْ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا کہ جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور جس سے میں اپنی زندگی میں زینت اختیار کرتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ،باب مایقول الرجل اذالبس ثوبا جدیدا)

کپڑے اتارنے کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کپڑے اتارنا شروع کرتا ہوں۔

فضیلت: حدیث شریف میں آیا ہے کہ"بِسْمِ اللّٰہِ" جنات وشیطان اورانسان کی آنکھوں کے درمیان پردہ ہے یعنی جنات وشیطان،انسان کو برہنہ نہ دیکھ سکیں گے۔

(سنن ابن ماجہ،باب مایقول الرجل اذادخل الخلاء)

کسی مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰهُ

ترجمہ: تم پہنو اور پرانا کرو، اللہ تمہیں اور دے۔

(سنن أبي داؤد، کتاب اللباس)

لباس کی سنّتیں

۱) اکثر سفید رنگ کا کپڑا پہننا۔ (سنن أبي داود)

۲) قمیص اور کرتے وغیرہ میں پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالنا پھر بایاں، اسی طرح پائجامہ، شلوار وغیرہ میں پہلے دایاں پاؤں ڈالنا پھر بایاں۔ (جامع الترمذی)

۳) پائجامہ، شلوار، لنگی وغیرہ ٹخنہ سے اوپر رکھنا۔ (صحیح البخاری)

۴) کپڑا پہننے کی دُعا پڑھنا۔ (سنن أبي داود)

۵) ٹوپی پہن کر اس پر عمامہ باندھنا۔ (سنن اَبی داوٗد)

٦) عمامہ کا شملہ ایک ہاتھ کی مقدار (کہنی تک) یا اس سے زیادہ چھوڑنا۔

(سنن اَبی داوٗد)

۷) کپڑے اتارتے وقت "بِسمِ اللهِ" کہنا۔ (سنن ابن جامہ)

۸) کپڑا اتارنے میں بائیں طرف سے اتارنا شروع کرنا، پہلے بایاں ہاتھ نکالنا پھر دایاں اسی طرح پہلے بایاں پاؤں نکالنا پھر دایاں۔

(سنن اَبی داوٗد)

۹) جوتا، چپل پہلے دائیں پاؤں میں پہننا پھر بائیں پاؤں میں۔

(صحیح البخاری)

۱۰) اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارنا پھر دائیں سے۔ (صحیح البخاری)

سونے سے پہلے کی دعا

أَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔
(صحیح البخاری، باب مایقول اذانام)

سونے کی سنّتیں

۱) عشاء کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا دنیا کی بات نہ کرنا۔ (صحیح البخاری)

۲) سونے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنا۔ (زادالعاد)

۳) باوضو سونا۔ (صحیح البخاری)

۴) تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔ (صحیح البخاری)

۵) دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگانا۔ (شمائل ترمذی)

۶) استغفار پڑھنا۔ (کنزالعمال)

۷) تسبیح فاطمی یعنی ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ"، ۳۳ مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"، ۳۴ مرتبہ "اَللهُ اَكْبَرُ" پڑھنا۔ (صحیح البخاری)

۸) تینوں قل (سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس) پڑھنا۔ (جامع الترمذی)

۹) داہنی کروٹ لیٹ کر ہاتھ رخسار (گال) کے نیچے رکھنا۔ (صحیح البخاری)

۱۰) پیٹ کے بل اوندھے نہ لیٹنا۔ (سنن ابن ماجہ)

۱۱) سونے کی دعا پڑھنا۔ (صحیح البخاری)

نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے

أَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ اِهْدَأْ لَيْلِيْ وَأَنِمْ عَيْنِيْ

ترجمہ: اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور آنکھیں نیند میں ڈوب گئیں اور تو ہی زندہ رہنے والا اور سب کو قائم رکھنے والا ہے نہ تجھے اونگھ آتی ہے نہ نیند اے زندہ اور قائم رکھنے والے، اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھوں کو سلا دے۔

(عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب ما یقول اذا أصابه الارق)

بیوی سے ملاقات کا سنّت طریقہ

شب زفاف: شوہر بیوی کی پہلی ملاقات کی رات کو شب زفاف کہتے ہیں۔
جب کوئی شخص پہلی مرتبہ اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

ترجمہ: اے اللہ! میں اس کی خیر و برکت کا اور اس کی پیدائشی خصلت کی خیر و برکت کا جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے طلبگار ہوں اور اس کے شر سے اور اس کی پیدائشی خصلت کے شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن ابن ماجه، باب مايقول الرجل اذا دخلت عليه أهله)

دولہا اور دلہن کے لئے مبارکبادی کی دعا

بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

ترجمہ: اللہ مبارک کرے اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور خیر و خوبی کے ساتھ نباہ کرادے۔

(سنن أبي داؤد،باب مايقول للمتزوج)

جماع کے وقت کی دعا

جب ہم بستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ أَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ! تو ہم دونوں کو شیطان سے محفوظ رکھ اور جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اس کو بھی شیطان سے بچا۔

فضیلت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے اور مذکورہ دعا پڑھے تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو شیطان اس کو کچھ ضرر (نقصان) نہ پہنچائے گا۔

(صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی کل حال وعند الوقاع)

انزال کے وقت کی دعا

جب انزال ہو تو دل میں یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا

ترجمہ: اے اللہ! جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اس میں شیطان کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

(مکارم الأخلاق للخرائطی، باب ما یستحب للمرء أن یقوله عند غشیانه اهله)

نوٹ: جماع اور انزال کے وقت ان دعاؤں کی تعلیم کا منشا یہ ہے کہ ان جیسی خالص طبعی اور جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے وقت اگر انسان اللہ کو یاد

رکھے تو یہی عبادت بن جاتی ہے، نیز یہ کہ جماع اور انزال کا مقصد صرف لذت اندوزی نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس کا اصل مقصد اولاد صالح کو پیدا کرنا ہے اسی مقصد کے لئے اس خالص حیوانی فعل کو اللہ تعالیٰ نے حلال اور جائز قرار دیا۔

سوتے سوتے ڈر جانے پر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللهِ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وعِقَابِهٖ وشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنَ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، میں اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے اور بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس سے بھی کہ وہ (شیاطین) میرے پاس بھی آئیں۔

(الأسماء والصفات للبیہقی، باب ماجاء فی اثبات صفة الکلام قال اللہ جل)

فضیلت: جب اچھا خواب دیکھے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور اس کے سامنے بیان کرے جس سے اچھے تعلقات بھی ہوں اور وہ سمجھ دار بھی ہو

تاکہ بری تعبیر نہ دے۔ اور اگر برا خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور کروٹ بدل دے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کی برائی سے۔

نوٹ: برے خواب کو کسی سے ذکر نہ کرے، ان ساری باتوں پر عمل کرنے سے وہ خواب اسے کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(صحیح البخاری، باب الرؤیا من اللہ)

مرغ کی بانگ سنتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل وانعام کا سوال کرتا ہوں۔

(الأدب المفرد بالتعلیقات، باب اذا سمع الدیکة)

سوکر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف لوٹ کر سب کو جانا ہے۔

(صحیح البخاری، باب ما یقول اذا نام)

سوکر اٹھنے کی سنّتیں

۱) نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا۔ (صحیح مسلم)

۲) صبح سوکر اٹھیں تو تین مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا اور کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھنا پھر سوکر اٹھنے کی دعا پڑھنا۔ (صحیح البخاری)

۳) مسواک کرنا۔ (سنن أبی داوٗد)

۴) برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھونا۔

(جامع الترمذی)

بیت الخلا جانے سے پہلے کی دعا

بِسۡمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ أَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں خواہ مرد ہوں یا عورت۔

(صحیح البخاری، باب ما یقول عند الخلاء)

بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعا

غُفۡرَانَكَ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ أَذۡهَبَ عَنِّیۡ الۡأَذٰی وَعَافَانِیۡ

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی مغفرت چاہتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے

لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔

(سنن ابن ماجہ، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء)

بیت الخلاء کی سنّتیں

۱) سر ڈھانک کر جانا۔ (طبقات ابن سعد)

۲) جوتا چپل وغیرہ پہن کر جانا۔ (طبقات ابن سعد)

۳) دعا پڑھنے کے بعد اندر جانا۔ (صحیح البخاری)

۴) پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ (سنن ابن ماجہ)

۵) قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیٹھ کرنا۔ (سنن اَبی داوٗد)

۶) بالکل بات نہ کرنا۔ (سنن اَبی داوٗد)

۷) کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔ (جامع الترمذی)

۸) بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ (صحیح البخاری)

۹) استنجے کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھولینا۔ (سنن اَبی داوٗد)

۱۰) دائیں پاؤں سے باہر نکلنا۔ (سنن النسائی)

۱۱) باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔ (جامع الترمذی)

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں

۱) منہ بھر کر کلی کرنا۔ ۲) ناک میں پانی ڈالنا۔

۳) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

غسل کو فرض کرنے والی چیزیں

۱) صحبت کرنا، چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔

۲) سونے یا جاگنے کی حالت میں احتلام ہو جانا۔

غسل کا سنت طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھوئیں، پھر استنجا کریں، بدن پر لگی ہوئی ناپاکی صاف کریں، نیت کریں، مکمل وضو کریں، اس کے بعد پہلے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالیں، پھر دائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالیں، پھر بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالیں، ساتھ ہی ساتھ ہاتھ سے بدن ملتے جائیں، پانی بدن پر اس طرح ڈالیں کہ بال برابر کوئی جگہ بھی سوکھی نہ رہے۔ بس غسل ہو گیا۔ باقی جہاں تک صفائی حاصل کرنے کے لئے صابن وغیرہ کے استعمال کا تعلق ہے تو ساتھ ہی ساتھ وہ بھی کر سکتے ہیں کیونکہ پاکی الگ چیز ہے اور صفائی الگ۔

جمعہ کی سنّتیں

۱) غسل کرنا۔ (بخاری)

۲) تیل اور خوشبو لگانا۔ (بخاری)

۳) اچھے کپڑے پہننا۔ (بخاری)

۴) مسجد میں جلدی پہونچنے کی فکر کرنا۔ (بخاری)

۵) مسجد پیدل جانا۔ (بخاری)

۶) سورۂ کہف کی تلاوت کرنا۔ (بخاری)

۷) کثرت سے درود شریف پڑھنا۔ (بخاری)

۸) مسواک کرنا۔ (بخاری)

وضو سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللهِ ترجمہ: میں اللہ کے نام سے (وضو کرنا) شروع کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری، باب التسمیة علیٰ کل حال وعند الوقاع)

فضیلت: حدیث میں ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں

اللہ کا نام نہ لے، تو وہ وضو اس کے صرف اعضائے وضو ہی کو پاک کرتا ہے۔

(سنن الدار قطني، باب التسمية على الوضوء)

نوٹ: تسمیہ کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ "بِسْمِ اللهِ" کہے اور اعلیٰ و افضل درجہ یہ ہے کہ "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھے اور علامہ ابن الہمامؒ فرماتے ہیں کہ "بِسْمِ اللهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ" پڑھے۔

(فتح القدير لكمال ابن الهمام، كتاب الطهارة)

وضو کے درمیان کی دعا

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرا گھر کشادہ کر دیجئے اور میری روزی میں برکت دیجئے۔

(مصنف ابن ابي شيبة، ما كان يدعو به النبي ﷺ)

وضو کے بعد کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(صحیح المسلم، باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

پھر یہ دعا پڑھے

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں میں شامل فرما اور خوب پاکی صفائی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔

فضیلت: جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد کی مذکورہ دعائیں پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔

(جامع الترمذی، باب مایقال بعد الوضوء)

نوٹ: اس دعا کے متعلق ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! کہ وضو میں ظاہری طہارت ہے اس دعا سے باطنی طہارت کی درخواست پیش کی گئی ہے کہ اوّل اختیاری تھی وہ ہم کر چکے اب آپ اپنی رحمت سے ہمارے باطن کو بھی پاک فرما دیجئے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ)

وضو کی سنّتیں

۱) وضو کی نیت کرنا۔ (صحیح البخاری)

نوٹ: وضو کی نیت کرنے سے مراد، دل سے وضو کا ارادہ کرے یا حدث دور کرنے کا ارادہ کرے یا ایسی عبادت کا قصد کرے جو بغیر طہارت

کے صحیح نہ ہو۔ (اشرف الهدایہ/کتاب الطہارۃ)

۲) بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرنا۔ (سنن النسائی)

۳) تین مرتبہ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (صحیح البخاری)

۴) مسواک کرنا۔ (صحیح البخاری)

۵) تین بار کلی کرنا۔ (صحیح البخاری)

۶) تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا۔ (صحیح البخاری)

۷) تین بار ہی ناک چھنکنا۔ (صحیح البخاری)

۸) ہاتھوں اور پیروں کو دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کرنا۔

۹) ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔ (صحیح البخاری)

۱۰) چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا۔ (جامع الترمذی)

۱۱) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔ (صحیح البخاری)

۱۲) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا۔ (سنن ابن ماجہ)

۱۳) اعضاء وضو کو مل مل کر دھونا۔

۱۴) اعضاءِ وضو کو پے در پے دھونا۔ یعنی ایک عضو کو دھونے کے بعد دوسرا عضو فوراً دھونا۔ (مؤطا امام مالکؒ)

۱۵) ترتیب وار وضو کرنا۔ (صحیح البخاری)

۱۶) داہنی طرف سے پہلے دھونا۔ (سنن ابن ماجہ)

۱۷) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا۔ (جامع الترمذی)

۱۸) پھر یہ دعا پڑھنا۔ ''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ''۔ (صحیح مسلم)

وضو کو توڑنے والی چیزیں

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انہیں ''نواقضِ وضو'' کہتے ہیں۔

۱) پاخانہ، پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

۳) بدن کے کسی حصے سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔

۴) منہ بھر کے قے (متلی) کرنا۔

۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا۔

۷) مجنون یعنی پاگل ہو جانا۔

۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

شرائط نماز

نماز کے باہر سات چیزیں فرض ہیں جنہیں "شرائط نماز" کہتے ہیں۔

۱) بدن کا پاک ہونا۔
۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔
۳) جگہ کا پاک ہونا۔
۴) ستر کا چھپانا۔
۵) نماز کا وقت ہونا۔
۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔
۷) نیت کرنا۔

ارکانِ نماز

نماز کے اندر چھ چیزیں فرض ہیں جنہیں ''ارکان'' کہتے ہیں۔

۱) تکبیرِ تحریمہ ''أَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہنا۔

۲) قیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔

۳) قرأت کرنا یعنی قرآن مجید پڑھنا۔

۴) رکوع کرنا۔

۵) دونوں سجدے کرنا۔

۶) قعدۂ اخیرہ میں تشہد (التحیات) کی مقدار بیٹھنا۔

واجباتِ نماز

ایسی چیزیں جو اگر بھول سے چھوٹ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے، ورنہ نماز لوٹانی پڑتی ہے۔ ان کو واجبات کہتے ہیں۔

۱) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے خاص کرنا۔

۲) فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

۳) فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

۴) سورۂ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

۵) قرأت کے بعد رکوع میں اور اسی طرح ہر رکعت کے دوسرے سجدہ میں ترتیب قائم رکھنا۔

۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

۷) جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

۸) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد (التحیات) پڑھنا۔
۱۱) امام کو فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کی وتروں میں بالجہر یعنی آواز سے قرأت کرنا۔ اور ظہر اور عصر کی نمازوں میں بالسر یعنی آہستہ قرأت کرنا۔
۱۲) لفظِ سلام "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ" سے نماز ختم کرنا۔
۱۳) وتر کی نماز میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔
۱۴) دونوں عیدوں میں چھ زائد تکبیریں "اَللہُ اَکْبَرُ" کہنا۔

نماز کو توڑنے والی چیزیں

۱) نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ۔
۲) نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔
۳) کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کراہنا یا آہ، اُوہ یا اُف کرنا۔
۴) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

۵) قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا جس سے معنیٰ خراب ہو جائے۔

۶) نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔

۷) نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھا پی لینا۔

۸) قبلہ کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سینہ پھیر لینا۔

۹) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

۱۰) امام سے آگے بڑھ جانا۔

۱۱) نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا۔

نماز کی اکیاون ۵۱ سنتیں

قیام میں ۱۱ سنّتیں

۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔

۲) دونوں پیروں کی ایڑیوں کے درمیان چار انگل کے قریب فاصلہ

رکھنا۔

۳) پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا۔

۴) مقتدی کی تکبیر تحریمہ کا امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔

۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی رکھنا نہ زیادہ بند۔

۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔

۸) چھنگلیا اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔

۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔

۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔

۱۱) ثنا پڑھنا۔

قرأت کی سات ۷ سنتیں

۱) تعوذ یعنی "أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا۔

۲) تسمیہ یعنی "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنا۔

۳) چپکے سے آمین کہنا۔

۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصّل یعنی سورۃ حجرات سے لیکر سورۃ بروج تک، عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصّل یعنی سورۃ طارق سے لیکر سورۃ بیّنہ تک، اور مغرب میں قصارِ مفصّل یعنی سورۃ زلزال سے لیکر سورۃ ناس تک (امام اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کا) کوئی بھی سورتیں پڑھنا۔

۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل (لمبی) کرنا۔

۶) نہ زیادہ جلدی پڑھنا نہ زیادہ ٹھہر کر بلکہ درمیانی رفتار سے پڑھنا۔

۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں (امام اور منفرد کا) صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

رکوع کی آٹھ ۸ سنتیں

۱) رکوع کی تکبیر کہنا۔

۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔

۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ (کھلی) رکھنا۔

۴) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا

۵) پیٹھ کو بچھا دینا۔

۶) سر اور سرین کو برابر رکھنا۔

۷) رکوع میں کم از کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" کہنا۔

۸) رکوع سے اٹھتے ہوئے امام کو "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور مقتدی کو "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" اور منفرد کو دونوں کہنا۔

سجدے کی بارہ ۱۲ سنتیں

۱) سجدہ کی تکبیر کہنا۔

۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا۔

۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا۔

۴) پھر ناک رکھنا۔

۵) پھر پیشانی رکھنا۔
۶) دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔
۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔
۸) پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔
۹) کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔
۱۰) سجدہ میں کم از کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" پڑھنا۔
۱۱) سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کہنا۔
۱۲) سجدہ سے اٹھنے میں پہلے پیشانی کو، پھر ناک کو، پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

قعدہ کی تیرہ ۱۳ سنتیں

۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔

۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

۳) تشہد میں "أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ" پر شہادت کی (کلمہ والی) انگلی کو اٹھانا اور "إِلَّا اللّٰهُ" پر جھکا دینا۔

۴) قعدہ آخر میں درود شریف پڑھنا۔

۵) درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ ان الفاظ میں پڑھنا جو قرآن و حدیث کے مشابہ ہوں۔

۶) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

۷) سلام کی ابتداء دا ہنی طرف سے کرنا۔

۸) امام کا (سلام پھیرتے وقت) مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کو سلام کی نیت کرنا۔

۹) مقتدی کا (سلام پھیرتے وقت) امام، فرشتوں اور صالح جنات کو سلام کی نیت کرنا۔

۱۰) منفرد کو (سلام پھیرتے وقت) صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

۱۱) مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔

۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔

۱۳) مسبوق (جس کی شروع کی رکعات چھوٹ گئی ہوں اس) کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

فائدہ: رکوع اور جلسہ میں ہاتھ کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ اور سجدہ میں یہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں گی۔

(ماخوذ از نور الایضاح)

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا

أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(صحیح مسلم، باب مایقول اذا دخل المسجد)

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت نبیؐ پر درود وسلام

أَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، درود وسلام ہو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔

(جامع الترمذی، باب ما یقول عند دخوله المسجد)

فضیلت: جو شخص ایک مرتبہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

اعتکاف کی نیت

بِسۡمِ اللّٰهِ دَخَلۡتُ وَعَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَنَوَيۡتُ سُنَّةَ الۡاِعۡتِكَافِ

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے (مسجد میں) داخل ہوا، اسی پر بھروسہ کیا اور اعتکاف (مسجد میں ٹھہرنے) کی نیت کی۔

(شرح مسلم للنووی)

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

۱) پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ (صحیح البخاری)

۲) دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا۔ (صحیح البخاری)

۳) بسم اللہ پڑھنا۔ (سنن ابن ماجہ)

۴) درود وسلام پڑھنا۔ (جامع الترمذی)

۵) مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا۔ (صحیح مسلم)

۶) اعتکاف کی نیت کرنا۔ (شرح مسلم للنووی)

مسجد سے نکلنے کی دعا

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم، باب ما یقول اذا دخل المسجد)

مسجد سے نکلنے کی سنّتیں

۱) پہلے مسجد سے بایاں پاؤں باہر نکالنا۔ (صحیح البخاری)

۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (سنن ابن ماجہ)

۳) درود و سلام پڑھنا۔ (جامع الترمذی)

۴) مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔ (صحیح مسلم)

۵) پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا پھر بائیں پاؤں میں (صحیح البخاری)

مسجد کے آداب

مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مرکز ہے۔ مسجد کے ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ جو شخص اس میں داخل ہو، ہیبت و عظمت اور خشوع وخضوع کے ساتھ داخل ہو جیسے ایک عام آدمی کسی شہنشاہ کے دربار میں داخل ہوتا ہے۔ چونکہ مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی جو دعائیں اور سنتیں ہیں وہ اس سے پہلے گزر چکی ہیں اس لئے تکرار سے بچتے ہوئے درجہ ذیل چند ایسے اقوال و افعال ذکر کئے جاتے ہیں جو مسجد کے حدود میں رہتے ہوئے مسجد کی عظمت و تقدس اور ادب و احترام

کے خلاف ہیں ۔جن سے بچنا ہر مسلمان کا دینی اور ایمانی فریضہ ہے:-

۱) مسجد میں شور و ہنگامہ کرنا۔

۲) مسجد میں تالیاں بجانا۔

۳) مسجد میں انگلیاں چٹخانا۔

۴) مسجد میں زور سے بولنا یا قہقہ لگانا۔

۵) مسجد میں زور سے ڈکاریں لینا۔

۶) مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا۔

۷) مسجد میں اونچی آواز میں باتیں کرنا۔جب کہ اگر لوگ نماز وذکر میں مشغول ہوں تو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت اور تسبیح پڑھنا بھی منع ہے۔

۸) مسجد میں باجہ گاجہ بجانا۔موبائل کی رنگ ٹون بھی باجہ گاجہ میں شامل ہے اس لئے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہی اپنے موبائل کو سوئچ آف یا سائیلنٹ موڈ پر کریں۔

۹) مسجد میں تجارت یعنی خرید وفروخت کی باتیں کرنا یا آپس میں جھگڑا کرنا۔

۱۰) مسجد میں نماز کے انتظار میں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر بیٹھنا۔

۱۱) مسجد میں قبلہ کی طرف پیر پھیلا کر بیٹھنا۔

۱۲) مسجد کے فرش پر گندگی یا تکلیف دہ چیزیں چھوڑنا۔

۱۳) مسجد میں کنگھی کرنا، مسواک کرنا یا ناخن کاٹنا۔

۱۴) مسجد میں کچی لہسن، پیاز اور مولی وغیرہ کھا کر یا دیگر بدبودار چیزیں استعمال کرکے داخل ہونا۔

۱۵) مسجد میں دوڑنا یا بہت تیز چل کر جماعت میں شامل ہونا۔ اسلئے مسجد میں درمیانہ چال چلیں، بھلے ہی نماز باجماعت کی کوئی رکعت چھوٹ جائے۔

اذان کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کو رب محمد ﷺ کو رسول اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اذان کی آواز سن کر مذکورہ دعا کو پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(صحیح مسلم، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم)

اذان کے بعد کی دعا

أَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعوت کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اُس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک آپ وعدہ کے

خلاف نہیں کرتے۔

فضیلت: جو شخص اذان کی آواز سنے اور مذکورہ دعا پڑھے تو اس کے لئے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی۔

(صحیح البخاری، باب الدعاء عند النداء)

اذان کی سنّتیں

۱) باوضو اذان دینا۔ (سنن کبریٰ)

۲) کھڑے ہو کر اذان دینا۔ (التلخیص الحبیر)

۳) قبلہ رخ ہو کر اذان دینا۔ (سنن کبریٰ)

۴) اونچی جگہ پر اذان دینا۔ (التلخیص الحبیر)

۵) دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان دینا۔ (سنن ابن ماجہ)

۶) بلند آواز سے اذان دینا۔ (سنن کبریٰ)

۷) ٹھہر ٹھہر کر اذان دینا۔ (جامع الترمذی)

۸) ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃْ'' پر دائیں اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ'' پر

بائیں جانب چہرہ پھیرنا۔ (سنن کبریٰ)

۹) اذان کے جواب میں موذن کے تمام کلمات دہرانا۔ (صحیح البخاری)

۱۰) ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ'' اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاح'' کے جواب میں ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہنا۔ (صحیح مسلم)

۱۱) ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' کے جواب میں ''صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ'' بھی کہنا۔ (صحیح مسلم)

۱۲) اذان کے بعد کی دعا پڑھنا۔ (صحیح البخاری)

۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ نکلنا۔ (مصنف عبدالرزاق)

اقامت کی سنّتیں

۱) امام کو آتا دیکھ کر اقامت شروع کرنا۔ (سنن اَبی داود)

۲) ایک جگہ پر اطمینان سے کھڑے ہو کر اقامت کہنا۔

۳) اقامت کے الفاظ جلدی جلدی کہنا۔ (جامع الترمذی)

۴) اقامت کا جواب اذان کے جواب کی طرح دینا، البتہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کے جواب میں "اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا" کہنا۔

(سنن کبریٰ)

۵) اقامت کی آواز سن کر فوراً جماعت کی صف میں شریک ہو جانا۔

(مصنف عبدالرزاق)

نماز کے بعد کی دعا

جب نماز سے فارغ ہو تو پہلے تین مرتبہ "أَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہے پھر تین مرتبہ "أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ" پھر یہ دعائیں پڑھے۔

أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سلامت رہنے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے اے بزرگی اور عظمت والے! تو بابرکت ہے۔

فضیلت: پیارے رسول ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان)

أَللّٰھُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں، تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

فضیلت: پیارے رسول ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ہر نماز کے بعد اس دعا کے پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی۔

(سنن أبی داؤد، باب فی الاستغفار)

دعائے قنوت

أَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِی عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ أَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی

وَنَحۡفِدُ وَنَرۡجُوۡ رَحۡمَتَكَ وَنَخۡشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالۡكُفَّارِ مُلۡحِقٌ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے ہیں۔ اور علٰیحدہ کردیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، باب القنوت)

التحیات

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ۔ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ

اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(صحیح البخاری، باب التشھد فی الآخرۃ)

درود شریف

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جیسا

کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کے لائق، بڑی بزرگی والا ہے۔

(صحیح البخاری، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کے لائق، بڑی بزرگی والا ہے۔

(صحیح مسلم، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

دعائے ماثورہ

أَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، لہٰذا تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرمادے، بے شک تو ہی بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(صحیح البخاری، باب الدعاء قبل السلام)

نماز کی مسنون ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو باوضو قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جائیں اور جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کریں، مثلاً فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں یا ظہر کی، اسی طرح فرض، سنت اور نفل نماز کی تعیین بھی کر لیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ کی طرف اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل رہیں اور اس وقت تکبیر تحریمہ یعنی "أَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے

باندھ لیں۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔ ہاتھ باندھ کر آہستہ آہستہ ثناء یعنی "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" پڑھیں، پھر تعوذ یعنی "أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" اور تسمیہ یعنی "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھ کر سورہَ فاتحہ پڑھیں، پھر آہستہ سے آمین کہہ کر کوئی مکمل سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھیں۔ لیکن اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو ثناء پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں۔ پھر تکبیر یعنی "أَللهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، پیٹھ کو سیدھا رکھیں اور انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لیں۔ رکوع میں تین یا پانچ مرتبہ تسبیح یعنی "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" پڑھیں، پھر تسمیع یعنی "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے ہوئے قومہ یعنی سیدھے کھڑے ہو جائیں اور تحمید یعنی "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہیں۔ امام صرف "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے، مقتدی صرف "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہے، اور منفرد (تنہا نماز پڑھنے والا) دونوں کہے۔ پھر جب

تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں، تو پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں کو قبلہ کی طرف رکھیں، کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھیں، کہنیاں زمین پر مت بچھائیں۔ سجدہ میں تین یا پانچ مرتبہ تسبیح یعنی "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی" پڑھیں، پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے جلسہ یعنی بیٹھ جائیں، پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھیں، اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جائیں، کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لیں، پھر بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں۔ لیکن اگر امام کے پیچھے ہوں تو خاموش کھڑے رہیں پھر اسی طرح رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کریں۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور ہاتھ کو رانوں پر رکھیں اور التحیات پڑھیں۔ جب "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ" پر پہنچیں تو داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور بڑی انگلی سے حلقہ باندھ لیں اور چھنگلیا اور اسکے پاس والی چھوٹی

انگلی کو بند کرلیں اور شہادت کی انگلی "لَا اِلٰہَ" پر اٹھا کر اشارہ کریں اور "اِلَّا اللّٰہ" پر جھکا لیں اور یہ حلقہ اخیر تک باندھے رکھیں، اگر دو رکعت والی نماز ہے تو التحیات ختم کرکے درود شریف پڑھیں، پھر دعائے ماثورہ پڑھ کر دائیں بائیں سلام پھیر دیں اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد درود شریف پڑھنے کے بجائے تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں اور تیسری یا چوتھی رکعت مکمل کرکے سلام پھیر دیں۔

یاد رہے کہ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں (خواہ امام ہو یا منفرد) صرف سورۂ فاتحہ بڑھیں اور کوئی سورت نہ پڑھیں، البتہ سنن و نوافل کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کسی سورت کا ملانا ضروری ہے۔

جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰ وَبِكَ نَمُوْتُ

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

ترجمہ: اے اللہ! ہم نے تیرے ہی حکم سے صبح کی اور تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

(جامع الترمذی، باب ما جاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسیٰ)

طلوع آفتاب کے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں یہ آج کا دن دکھایا اور (اے اللہ) ہمارے (گزشتہ کل کے) گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ کر دینا۔

(صحیح المسلم، باب ترتیل القراءۃ واجتناب الهذ، وهو)

صبح وشام پڑھنے کی دعائیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِيۡ لَا يَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَيۡءٌ فِي الۡاَرۡضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، جن کے نام کے ساتھ آسمان وزمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسیٰ)

فضیلت: جو شخص صبح وشام تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو ہر ایک ضرر ونقصان سے حفاظت رہے گی، کوئی ناگہانی آفت و بلاء اس کو نہیں پہنچے گی، اور کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی

(سنن أبی داؤد، باب مایقول اذا أصبح)

رَضِيۡتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوۡلًا ﷺ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور حضرت محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہوں۔

(صحیح البخاری، باب التعوّذ من الفتن)

فضیلت: جو شخص صبح وشام اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ضرور راضی کر دیں گے۔

(سنن أبي داؤد، باب ما يقول اذا أصبح)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ، وَأَنْتَ تَهْدِيْنِيْ، وَأَنْتَ تُطْعِمُنِيْ، وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ، وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی نے مجھے پیدا کیا، اور آپ ہی مجھے ہدایت دینے والے ہیں، آپ ہی مجھے کھلاتے ہیں، آپ ہی مجھے پلاتے ہیں، آپ ہی مجھے ماریں گے، اور آپ ہی مجھے زندہ کریں گے۔

فضیلت: جو شخص صبح وشام اس دعا کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا فرمائیں گے۔

(المعجم الاوسط، من اسمه أحمد)

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

ترجمہ: اے ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے والے! اے زمین و آسمان اور

تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے! میں آپ کی رحمت کا واسطہ دیکر فریاد کرتا/کرتی ہوں کہ میرے سارے کام درست فرمادیجئے اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرمائیے۔

(ألمعجم الصغیر للطبرانی،من اسمه خالد)

فضیلت: پیارے رسول ﷺ نے اپنی صاجزادی سیّدہ فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کو صبح وشام یہ دعا پڑھنے کی وصیّت فرمائی تھی۔

(السنن الکبریٰ للنسائی،نوع آخر)

حَسْبِيَ اللهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: میرے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

(سورۃ التوبۃ،۱۲۹)

فضیلت: جو شخص صبح وشام اس دعا کو سات (۷) مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں تمام امور کی کفایت کردیں گے۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی،نوع آخر)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور اسی کے لئے حمد وثنا ہے، بزرگ وبرتر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔

(صحیح البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ: "ونضع الموازین القسط لیوم")

فضیلت: جو شخص دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ ان کلمات کو پڑھے گا تو اس کے تمام گناہ (صغیرہ) معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

(صحیح مسلم، باب قول التہلیل والتسبیح والدعاء)

أَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! مجھے جہنم سے پناہ عطا فرمادے۔

فضیلت: جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات (۷) مرتبہ اور اسی طرح مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات (۷) مرتبہ اس دعا کو پڑھے، اگر اس رات یا دن میں اس کو موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے

لئے جہنّم کی آگ سے پناہ لکھ دیں گے۔

(سنن أبی داؤد.باب ما یقول اذا أصبح)

آیت الکرسی

أَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ أَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے، وہ اس کی منشاء کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے،

اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان گھیر رکھا ہے۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کی حفاظت سے نہ تھکے نہ اکتائے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

فضیلت: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اس کے اور جنت کے درمیان موت ہی مانع ہے یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔

(السنن الکبریٰ للنسائی، ثواب من قرأ آیة الکرسی دبر کل صلوٰة)

سُورَةُ الاِخلاصِ اور مُعَوَّذَتَین

فضیلت: پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب رات میں بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھ ملا کر سورۂ اخلاص "قُلْ هُوَ اللهُ" اور معوّذتین "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھتے پھر ان (ہاتھوں) پر دم کرتے اور جہاں تک ممکن ہوتا اپنے پورے بدن پر پھیر لیتے، ابتدا اپنے سر اور چہرہ مبارک سے کرتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

(صحیح البخاری، باب فضل المعوِّذات)

ستّر ہزار فرشتوں کا بخشش کی دعا کرنا

أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، هُوَ اللهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، هُوَ اللهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ، هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ: میں اس اللہ کی جو بہت زیادہ سننے اور جاننے والا ہے، شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا، بخشنے اور رحم کرنے والا۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا نگہبان، غالب، خود مختار، بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جنھیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا، بنانے والا، صورت کھینچنے والا، اسی کے لئے ہیں نہایت اچھے نام، ہر چیز

خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔

(سورۃ الحشر، ۲۴)

فضیلت: جو شخص صبح و شام تین (۳) مرتبہ ان آیات کو پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کو مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لئے استغفار و بخشش کی دعا کریں گے اور اگر اس دن مر جائے تو شہید مرے گا۔

(جامع الترمذی، باب)

موذی چیزوں سے حفاظت کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: میں اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے۔

فضیلت: جو شخص صبح و شام تین (۳) مرتبہ اس دعا کو پڑھے اور کسی جگہ جائے وہاں بھی پڑھے تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی، اور موذی چیزوں (سانپ، بچھو وغیرہ) کے ضرر و شرور سے حفاظت رہے گی۔

(صحیح مسلم، باب فی التعوّذ من سوء القضاء ودرك)

مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت عطا فرمائی۔

فضیلت: پیارے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر اس دعا کو پڑھ لے، تو دعا پڑھنے والا اس پریشانی سے زندگی بھر محفوظ رہے گا خواہ وہ پریشانی کیسی ہی ہو۔

(جامع الترمذی، باب مایقول اذارأی مبتلی)

فائدہ: حضرت جعفرؒ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اپنے دل میں کہے اور مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

نظر جھاڑنے کی دعا

أُعِیذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ

ترجمہ: میں اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے، اور ہر ضرر و نقصان پہنچانے والی آنکھ سے۔

(صحیح ابن حبان)

فضیلت: پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات حسنین (حسن اور حسین) رضی اللہ عنہما کیلئے پناہ طلب کرتے تو مذکورہ دعا پڑھتے اور فرماتے! کہ تم لوگ بھی اس دعا کے ذریعہ اپنے بچوں کیلئے پناہ طلب کیا کرو، کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دونوں بیٹے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کیلئے پناہ طلب کرتے تھے۔

(مصنف عبد الرزاق، باب موته قبل سابعه ومتى يسمى وما يصنع به)

شیطان سے حفاظت کی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر طرح کی حمد وثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فضیلت: جو شخص دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ اس کلمہ کو پڑھے تو اس کو دس (۱۰) غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس کے لئے سو (۱۰۰) نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور سو (۱۰۰) برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور پورے دن شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی یہاں تک کہ شام ہو جائے گی، اور اُس وقت تک کوئی اُس سے افضل نہیں ہوگا جب تک دوسرا اُس سے زیادہ یہ عمل نہ کرے۔

(صحیح مسلم، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء)

ادائے قرض اور فکر و غم دور ہونے کی دعا

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں ہر فکر و غم سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے، اور تیری ہی پناہ لیتا ہوں بزدلی اور بخل سے، اور میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے زور و ظلم سے۔

فضیلت: جو شخص صبح و شام اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی فکر مندی بھی دور فرمائیں گے اور قرض بھی ادا فرما دیں گے۔

(سنن ابی داؤد، باب فی الاستعاذۃ)

ادائے قرض کی دوسری دعا

أَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرمادے۔

فضیلت: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب اپنی مالی مجبوریوں کا ذکر کیا تو آپؓ نے فرمایا! کیا میں تم کو وہ کلمات نہ بتادوں جو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے، اگر پہاڑ کے برابر تم پر قرض ہوگا تو بھی اللہ تعالیٰ ادا فرمادیں گے۔ اس کے بعد مذکورہ دعا سکھائی۔

(جامع الترمذی، باب)

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(سنن أبی داؤد، باب ما یقول اذا خرج من بیته)

فضیلت: جو شخص گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھے تو اس کو (غائبانہ) ندا (آواز) دی جاتی ہے کہ ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ضررو نقصان سے محفوظ رہے گا، ان کلمات کو سن کر شیطان وہاں سے ہٹ جاتا ہے یعنی اس کے بہکانے اور ایذاء دینے سے باز رہتا ہے۔

(جامع الترمذی، باب مایقول اذا خرج من بیتہ)

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے گھر کے اندر آنے اور گھر سے باہر جانے کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر میں آتے ہیں اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر سے باہر جاتے ہیں، اور اپنے پروردگار اللہ جلّ شانہٗ پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔

(سنن أبی داؤد، باب مایقول الرجل اذا دخل بیتہ)

فضیلت: جب انسان گھر میں داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کر لیتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں نہ رہ سکتے ہو اور نہ ان کے کھانے میں کچھ پا سکتے ہو اور اگر اس نے گھر میں داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ یہاں تمہیں رات کو رہنے کے ساتھ کھانا بھی مل گیا۔

(صحیح ابن حبان، ذکر استحسان الاکثار للمرء من التبری من)

ارادۂ سفر کے وقت کی دعا

أَللّٰھُمَّ بِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أَحُوْلُ وبِكَ أَسِیْرُ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کروں گا، اور تیری ہی مدد سے تدبیر کروں گا اور تیری ہی مدد سے سفر کروں گا۔

(مسند احمد، مسند علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

جب سوار ہونے لگے اور رکاب یا پائیدان پر قدم رکھے تو "بِسْمِ اللهِ" کہے اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھ جائے تو "أَلْحَمْدُ

للہِ" کہے پھر یہ آیت پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اِسے (سواری) ہمارے بس میں کر دیا باوجود یہ کہ ہمیں اُسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(سورۂ زخرف،۱۴)

اس کے بعد تین مرتبہ "اَلْحَمْدُ للہ" تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اور ایک مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہے پھر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے، بیشک میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے۔ (کہ تیری نافرمانی کرتا رہا) پس تو مجھے معاف کر دے یقیناً تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔ (پھر مسکرائے)

(سنن أبي داؤد، باب ما یقول الرجل اذا رکب)

بحری (سمندری) سفر کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ وَمَا قَدَرُو اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ

ترجمہ: میں اس اللہ کے نام سے سفر شروع کرتا ہوں جو شہنشاہ ہے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی جیسی عظمت کرنی چاہیئے تھی نہیں کی، ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے، وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں۔ (سورۂ زمر، ٦٧)

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے یقیناً میرا پالنے والا بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔ (سورۂ ھود، ٤١)

فضیلت: جو شخص کشتی پر سوار ہوتے اور سمندر کا سفر کرتے وقت مذکورہ دعائیں پڑھے تو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

(الدعاء للطبرانی، باب القول عند رکوب السفینة)

کسی بستی میں داخل ہوتے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے

أَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اس بستی میں خیر و برکت عطا فرما۔

(المعجم الأوسط، من اسمه عبد الرحمٰن)

پھر یہ دعا پڑھے

أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا

ترجمہ: اے اللہ! تو ہم کو اس بستی کے ثمرات (منافع) عطا فرما اور

یہاں کے باشندوں کو ہماری محبت دے اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہم کو نصیب فرما۔

(المعجم الأوسط، من اسمه عبد الرحمٰن)

کسی قیام گاہ میں قیام کرے تو یہ دعا پڑھے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: میں اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے۔

فضیلت: حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کسی جگہ قیام کرتے وقت مذکورہ بالا تعوّذ پڑھے گا تو اس جگہ سے کوچ کرنے تک اس کو وہاں کی کوئی چیز نقصان نہ پہونچا سکے گی۔

(صحیح مسلم، باب فی التعوذ من سوء القضاء وترك)

رخصت کرتے وقت کی دعا

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین و ایمان، تیری صفتِ امانتداری اور تیرے آخری عمل کا امین بناتا ہوں۔

فضیلت: پیارے رسول ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔ (جامع الترمذی، باب مایقول اذا ودع انسانا)

مریض کی عیادت کی دعا

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ: کوئی گھبرانے کی بات نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری (ظاہری و باطنی آلودگیوں سے) پاک کرنے والی ہے۔

(صحیح البخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ

ترجمہ: میں بزرگ و برتر اللہ سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دیدے۔

فضیلت: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات مرتبہ اس دعا کے پڑھنے سے مریض شفایاب ہوگا ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو دوسری بات ہے۔

(سنن أبي داؤد، باب الدعاء للمريض عند العيادة)

کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھ کر یہ دعا دے

أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ

ترجمہ: اللہ تجھے ہمیشہ ہنستا ہوا (خوش و خرم) رکھے۔

(سنن أبي داؤد، باب في الرجل يقول للرجل)

آئینہ دیکھنے کے وقت کی دعا

أَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي

ترجمہ: اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس ویسے میرے اخلاق بھی اچھے بنادے۔

(الدعاء للطبرانی باب ماکان النبی ﷺ یدعو)

بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک بھی اسی کا ہے، اور اسی کے لئے (تمام تر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے وہ خود (ہمیشہ) زندہ، اس کے لئے مرنا نہیں ہے، اسی کے ہاتھ میں (ہر طرح کی) خیر و خوبی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے بازار میں قدم رکھتے وقت مذکورہ دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے (نامۂ اعمال میں) ہزاروں ہزار نیکیاں لکھ دیں گے، ہزاروں ہزار خطائیں مٹادیں گے، ہزاروں ہزار

درجے بلند کردیں گے اور جنت میں ایک محل بنادیں گے۔

(جامع الترمذی، باب مایقول اذادخل السوق)

مصیبت آجانے پر یہ دعا پڑھے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَأَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔

فضیلت: جو شخص کسی مصیبت کے وقت مذکورہ دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت میں اجر عطا فرمائیں گے اور اس کیلئے اس سے بہتر چیز کا فیصلہ فرمائیں گے۔

(صحیح مسلم، باب مایقول عند المصیبۃ)

نیا پھل پاس آئے تو یہ دعا پڑھے

أَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے، ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمارے غلہ ناپنے کے پیمانوں میں برکت دے۔

فضیلت: جب پہلا پھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم باب فضل المدینة ودعاء النبی ﷺ)

غصہ کے وقت، گدھے اور کتے کی آواز سنتے وقت کی دعا

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم

ترجمہ: میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

(صحیح مسلم، باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیك)

بادل آتا ہوا دیکھ کر یہ دعا پڑھے

أَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهٖ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس چیز کے شر سے جو یہ بادل لایا ہو۔

(سنن ابن ماجہ، باب مایدعو بہ الرجل اذا رأی السحاب)

طلب بارش کی دعا

أَللّٰھُمَّ اِسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَرِيْئًا مَّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہم پر ایسی بارش برسا جو فریاد رسی کرنے والی ہو، خوشگوار ہو، نفع پہنچانے والی ہو، نقصان پہنچانے والی نہ ہو اور جلدی برسنے والی ہو، تاخیر سے برسنے والی نہ ہو

(سنن أبی داؤد، باب رفع الیدین فی الاستسقاء)

کثرتِ باراں کے وقت کی دعا

أَللّٰهُمَّ سَيِّبًا نَّافِعًا

اے اللہ! نفع دینے والی بارش برسا۔

(سنن ابن ماجہ، باب مایدعو بہ الرجل اذا رأی السحاب)

بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہی ہمیں امن و عافیت عطا فرما۔

(جامع الترمذی، باب مایقول اذا سمع الرعد)

تجہیز و تکفین کا بیان

جب کسی پر موت کا اثر ظاہر ہو یعنی اسکے دونوں قدم ڈھیلے ہو جائیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں دب جائیں تو اس کو داہنی طرف قبلہ رُکھ لٹائیں، اس کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیں اور کلمہ شہادت یا کلمہ طیّبہ باآواز بلند بار بار پڑھتے رہیں تاکہ وہ بھی سن کر پڑھ لے۔ جب موت واقع ہو جائے تو کپڑے کی پٹی سے اس کی داڑھی سر کے ساتھ باندھ دیں، اسی طرح اس کے دونوں پیر کے انگوٹھے بھی ملا کر باندھ دیں، اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں، تاکہ اس کا منھ اور آنکھیں کھلنے اور ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں، اس کے رشتہ دار اور دوست و احباب کو خبر کر دیں تاکہ اس کی نماز میں زیادہ لوگ شریک ہو کر اس کے لئے دعا کریں، اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں۔

نوٹ: کسی مسلمان کے انتقال کے بعد زندوں پر اس کو غسل دینا واجب ہے۔

سر سے پٹی باندھتے وقت یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، أَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ، وَأَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ، وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ إِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے اور پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذہب پر، اے اللہ! اس میت پر اس کا معاملہ آسان فرما اور اس پر وہ زمانہ آسان فرما جو اس کے بعد آئے گا اور اس کو اپنے دیدار کی سعادت نصیب فرما اور اس کی آخرت کو دنیا سے بہتر بنا۔

میّت کو نہلانے کا سنت طریقہ

جس تختہ پر میت کو غسل دینا ہے اس کو تین مرتبہ لوبان کی دھونی دیں۔

مُردے کو اس پر لٹا دیں۔

ایک تہبند اس کی ستر پر ڈال کر کپڑے چاک کر کے اندر ہی اندر اتاریں۔
پیشاب، پاخانہ کے مقام کو ہاتھ پر کپڑے کے دستانے پہن کر اس طرح سے صاف کریں کہ اس کے ستر کو کوئی نہ دیکھے۔
وضو کرائیں یعنی پہلے پورا چہرہ دھلائیں، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھلائیں، پھر پورے سر کا مسح کرائیں، پھر دونوں پیر ٹخنوں سمیت دھلائیں، پھر تین مرتبہ تر روئی کے ذریعہ دانتوں، مسوڑھوں اور ناک کے دونوں سوراخوں کو صاف کریں۔ (لیکن اگر میت کا انتقال جنابت کی حالت میں یا حیض ونفاس کی حالت میں ہوا ہے پھر تو منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے)۔
منہ، ناک اور کان میں روئی بھر دیں تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی اندر نہ جائے۔
سر کو صابن یا کسی ایسی چیز سے جس سے وہ صاف ہو جائے دھو ڈالیں۔
میت کو بائیں کروٹ لٹا کر بیری کی پتی کا پکا ہوا نیم گرم پانی تین مرتبہ سر سے پیر تک اس طرح ڈالیں کہ بائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

اسی طرح داہنی کروٹ لٹا کر سر سے پیر تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔

میت کو اپنے بدن کا ٹیک لگا کر بٹھائیں، اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں، اگر کچھ ناپاکی نکلے تو اس کو صرف صاف کردیں، وضو اور غسل کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر اس کو بائیں کروٹ لٹا کر کافور پڑا ہوا پانی تین مرتبہ سر سے پیر تک ڈالیں، اور پورا بدن کسی کپڑے سے پوچھ کر کفنائیں۔

کفن میں کتنے کپڑے سنت ہیں

مَردوں کے کفن کے لئے تین کپڑے سنت ہیں۔

۱) ازار (تہبند): جس کی لمبائی سر سے ٹخنے تک ہونی چاہیئے۔

۲) کرتہ: جس کی لمبائی گردن سے پیر تک ہونی چاہئے۔

۳) لفافہ (چادر): جس کی لمبائی سر سے پیر تک ہو اور دونوں طرف اتنی

مقدار زائد ہو جس کو پٹی سے باندھا جا سکے۔
عورتوں کے کفن کے لئے پانچ کپڑے سنت ہیں۔
عورتوں کے کفن میں بھی مذکورہ بالا تینوں کپڑے اسی طرح رہیں گے۔
۴) سینہ بند: جس کی لمبائی سینہ سے ران تک ہونا چاہئے۔
۵) سربند (روپٹہ): جس کی لمبائی تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہونا چاہئے۔

میت کو کفنانے کا مسنون طریقہ

کفن کو ایک مرتبہ، تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ خوشبو میں دھونی دیں۔
مردے کے لئے پہلے لفافہ (چادر) بچھائیں۔
اس کے اوپر ازار (تہبند) بچھائیں۔
اس کے اوپر کرتہ بچھائیں۔
پھر میت کو اس پر لٹا کر کرتہ پہنائیں۔
اسکے بعد ازار کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں۔

اسی طرح لفافہ کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں۔ اور کفن کو سر اور پاؤں کی طرف کسی کپڑے کی پٹی سے باندھ دیں۔

جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ

جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جنازہ اُٹھاتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھیں اور چار آدمی چاروں پائے پکڑ کر لے چلیں۔ سراہانے کا پایہ پہلے دائیں مونڈھے پر رکھیں، کچھ چلنے کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ دائیں مونڈھے پر رکھیں پھر بائیں مونڈھے پر جنازہ کے سرہانہ کا پایہ رکھیں اور کچھ چلنے کے بعد پیچھے والا پایہ بائیں مونڈھے پر رکھیں۔ جنازہ لے کر تیزی سے چلنا چاہیے، لیکن اس قدر تیز نہ ہو کہ جنازہ ہلنے لگے۔ جنازہ کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں، بات چیت کرنا یا بلند آواز سے ذکر کرنا یا دعا اور تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

نمازِ جنازہ میں دو فرض ہیں

۱) چار مرتبہ تکبیر یعنی "أَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہنا۔
۲) قیام کرنا یعنی کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا۔

نمازِ جنازہ میں تین سنتیں ہیں

۱) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا۔
۲) پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنا۔
۳) میت کے لیے دعا کرنا۔

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں، نماز جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ میّت

کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو جائے، میّت اگر عورت کی ہے تو ناف کے سامنے کھڑا ہو اور تمام لوگ میّت کی دعاءِ مغفرت کے لئے نمازِ جنازہ پڑھنے کی نیت کریں۔ اس کے بعد پہلی تکبیر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے پھر ثنا پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے، ہر طرح کی تعریف تیرے لئے ہی خاص ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری بزرگی (مرتبہ) بلند و بالا ہے، تیری خوبی بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(سنن أبي دؤد، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك)

پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے دوسری مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر دُرود شریف پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ جو دُرود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ پڑھے۔

(صحیح البخاری، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

اب اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، أَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَان

ترجمہ: اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں کو اور مُردوں کو اور ہمارے حاضر کو اور غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مَردوں اور عورتوں کو، اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھ اُسے اسلام پر زندہ رکھ، اور جسے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔

(جامع الترمذی، باب مایقول فی الصلوٰۃ علی المیت)

چوتھی مرتبہ "أَللهُ أَكْبَرُ" کہہ کر پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرے۔

اور اگر میّت نابالغ لڑکے کی ہے تو یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

ترجمہ: اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے پہلے سے پہونچا ہوا ثواب کر

دے اور اسے ہمارے لئے ذخیرہ اور سببِ اجر بنادے اور اے اللہ! اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا بنادے۔

(عون المعبود و حاشیۃ ابن القیم، باب الدعاء للمیت)

اور اگر میّت نابالغ لڑکی کی ہے تو یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

ترجمہ: اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لئے پہلے سے پہونچا ہوا ثواب کر دے اور اسے ہمارے لئے ذخیرہ اور سببِ اجر بنادے اور اے اللہ! اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والی اور شفاعت قبول کی ہوئی بنادے۔

(عون المعبود و حاشیۃ ابن القیم، باب الدعاء للمیت)

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

ترجمہ: اے قبروں کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں! تم پر سلام ہو، یقیناً ہم بھی "اِنْ شَاءَ اللّٰہُ" عنقریب تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ باب ماجاء فیما یقال اذا دخل المقابر)

میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

ترجمہ: میں اس (میّت) کو اللہ کا نام لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مذہب پر قبر میں رکھتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی ادخال المیت القبر)

قبر میں مٹی ڈالتے وقت کی دعا

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى

ترجمہ: اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا، اور اسی زمین میں ہم تم کو لوٹا دیں گے، اور اسی زمین سے، ہم تم کو (قیامت کے دن) دوبارہ نکالیں گے۔

(سورہ طہ، ۵۵)

قربانی کا مسنون طریقہ

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود نہ کر سکے تو دوسرے سے ذبح کرائیے، اور خود جانور کے پاس کھڑا رہے، جانور کو بائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا دیں، پھر ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنِّیْ

ترجمہ: بیشک میں نے اپنا منہ اس اللہ کی طرف کر دیا جس نے

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے دین ابراہیمی پر سب سے منہ موڑ کر (قائم ہوں) اور میں مشرکوں میں سے ہرگز نہیں ہوں بیشک میری نماز میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اس اللہ کے لئے ہی ہے جو تمام عالموں کا پروردگار ہے (میں گواہی دیتا ہوں) اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تو (سرتاپا) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی توفیق سے ہے اور میری جانب سے تیرے ہی لئے ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب أضاحي رسول الله ﷺ)

پھر "بِسْمِ اللهِ أللهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے ذبح کرے۔ اگر کسی اور کی قربانی ہو تو "عَنِّی" کے بجائے "عَنْ" کے بعد اس شخص کا یا افراد کا نام لے اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ترجمہ: اے اللہ! تو میری جانب سے اس (قربانی) کو قبول

فرما جیسے تو نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے دوست حضرت ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام کی جانب سے قبول فرمایا۔

(مرقاۃ المفاتیح، الفصل الثانی)

اگر کسی اور کی طرف سے ذبح کر رہا ہو تو "مِنِّیْ" کے بجائے "مِنْ" کے بعد جس کی قربانی ہو اس شخص کا نام یا ان افراد کا نام لے۔

عیدین کی سنّتیں

۱) غسل کرنا۔ (سنن ابن ماجہ)

۲) مسواک کرنا۔ (مصنف عبدالرزاق)

۳) اچھے کپڑے پہننا۔ (مصنف عبدالرزاق)

۴) خوشبو لگانا۔ (مصنف عبدالرزاق)

۵) عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کھجور یا میٹھی چیز کھانا۔ (صحیح البخاری)

۶) صدقۂ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا۔ (صحیح البخاری)

۷) عیدالاضحی میں نماز کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانا۔ (صحیح البخاری)

۸) عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔ (سنن ابی داود)

۹) پیدل جانا۔ (جامع الترمذی)

۱۰) ایک راستہ سے جانا دوسرے سے واپس آنا۔ (صحیح البخاری)

۱۱) عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عیدگاہ میں بھی عید کی نماز کے بعد نہ پڑھے۔ (صحیح البخاری)

گھر لوٹ کر پڑھ سکتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ)

۱۲) راستہ میں تکبیر "أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" کہتے ہوئے جانا، عید الفطر میں آہستہ اور عید الاضحی میں آواز سے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی، باب التکبیر لیلۃ الفطر ویوم العید واذا غدا الی)

عقیقہ کا بیان

عقیقہ: بچہ کی پیدائش پر ساتویں دن یا اس کے بعد جو جانور بچہ کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے اس کو "عقیقہ" کہتے ہیں۔

عقیقہ کرنا سنت ہے۔ جس کے یہاں بچہ پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا نام رکھے، عقیقہ کرے اور اس کے سر کے بال منڈوائے اور بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی یا اس کی قیمت خیرات کرے۔

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کے ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض رہن میں ہوتا ہے، اسکی جانب سے ساتویں دن قربانی کی جائے، اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کا نام رکھ دیا جائے۔ (ابوداؤد)

عقیقہ اگر لڑکے کی جانب سے ہے تو دو بکرے افضل ہیں اور اگر لڑکی کی طرف سے ہے تو ایک بکرہ، لیکن اگر دو بکرے ذبح کرنے کی گنجائش نہ

ہوتو ایک بکرہ بھی ذبح کر سکتے ہیں۔اسی طرح قربانی کے بڑے جانور میں بھی ایک یا دو حصے لیکر عقیقہ کر سکتے ہیں۔

عقیقہ کا گوشت ہر شخص کھا سکتا ہے خواہ والدین ہوں یا نانا، نانی اور دادا، دادی۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کی طرح اس کو بھی تین حصوں (۱/خاندان۔ ۲/رشتہ دار۔ ۳/غرباء) میں تقسیم کر کے کھائیں۔

ساتویں دن عقیقہ کرنا بہتر ہے۔ اگر کسی وجہ سے نہ ہو سکے تو پھر جب موقع ملے ساتویں دن کا خیال رکھتے ہوئے عقیقہ کی سنت ادا کرے یہ بہتر ہے۔مثلاً بچہ کی پیدائش اگر جمعرات کے روز ہوئی ہے تو بدھ کے دن عقیقہ کریں۔

عقیقہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنِیْ (لڑکے کا نام لیا جائے، لڑکی ہو تو "بِنْتِیْ" کہنے کے بعد اس کا نام لے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا

بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ وَكُلُّھَا بِكُلِّہٖ وَجُزْءُھَا بِجُزْئِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابِنِیْ مِنَ النَّارِ:

اسکے بعد وہ دعا پڑھے جو عید الاضحیٰ میں قربانی سے پہلے پڑھی جاتی ہے، پھر "بِسْمِ اللهِ أَللهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے ذبح کرے۔ اگر لڑکی ہے تو "بِدَمِہٖ" کی جگہ "بِدَمِھَا" اور "لِابِنِیْ" کی جگہ "لِبِنْتِیْ" کہے۔ اگر ذبح کرنے والا باپ کے علاوہ کوئی دوسرا ہو تو لڑکے/لڑکی اور باپ کا بھی نام لے مثلاً "ھٰذِہٖ عَقِیْقَةُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ"

استخارہ کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو استخارہ اس طرح سکھاتے تھے، جیسے قرآن کی سورتیں سکھاتے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی اہم کام ہو تو استخارہ کی نیت سے دو رکعت نفل نماز

پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ واقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بے شک تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیوی زندگی اور اخروی زندگی کے اعتبار سے بہتر ہے تو

میرے لئے اس کو مقدر فرما اور میرے لئے اس کو آسان فرمادے اور پھر میرے لئے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیوی زندگی اور اخروی زندگی کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لئے بھلائی مقدر فرما، جہاں کہیں بھی ہو پھر اس پر مجھے راضی فرما۔ (صحیح البخاری)

نوٹ: لفظ "هٰذَا الْاَمْرَ" دو جگہ آیا ہے، جب یہاں پہنچیں تو اپنے اس کام کا نام لیں یا دل میں اس کا تصور کریں جس کے بارے میں استخارہ کیا ہے۔

استخارہ کا جواب: خواب میں اس چیز کو دیکھ لیں، یا دل میں کوئی بات جم جائے، یا جس چیز کے لئے استخارہ کیا گیا ہے اس کے لئے راستہ آسان ہو جائے یا رکاوٹ پیدا ہو جائے۔

خاص خاص موقعوں پر پڑھے جانے والے مسنون کلمات

کسی مسلمان سے ملیں تو سلام کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

(جامع الترمذی، باب ماذکر فی فضل السلام)

کوئی مسلمان سلام کرے تو یہ جواب دیں:

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: تم پر (بھی) سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی تبلیغ السلام)

اونچائی (چڑھائی) پر چڑھتے ہوئے پڑھیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ: اللہ ہی بڑے ہیں۔ (صحیح البخاری)

نیچے (ڈھلوان) اترتے ہوئے پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کی ذات (ہر عیب سے) پاک ہے۔ (صحیح البخاری)

ہر اچھے کام کو شروع کرتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے۔ (جامع الترمذی)

کوئی خیریت پوچھے یا کوئی نعمت حاصل ہو تو کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ (کنز العمال)

کوئی چیز اچھی لگے تو کہے:

مَا شَآءَ اللّٰہُ

ترجمہ: جو اللہ چاہے۔ (سورۂ کہف)

کسی بات پر تعجب ہو تو کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ کی ذات (ہر عیب سے) پاک ہے۔ (صحیح البخاری)

کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کریں تو کہیں:

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا۔ (سورۃ کہف)

چھینک آنے پر کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہے۔ (صحیح البخاری)

چھینکنے والے کو یہ جواب دیں:

یَرْحَمُكَ اللّٰہُ

ترجمہ: تم پر اللہ رحم کرے۔ (صحیح البخاری)

چھینکنے والا پھر یہ دُعا دے:

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ

ترجمہ: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے۔ (صحیح البخاری)

کوئی تکلیف پہنچے، کوئی چیز گم ہو جائے یا کسی کے مرنے کی خبر سنیں تو پڑھیں:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ترجمہ: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (سورہ بقرہ)

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں:

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

ترجمہ: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔ (جامع الترمذی)

جب غصہ آئے تو پڑھیں:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

(جامع الترمذی)

فہرست مراجع

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۱-	صحیح البخاری	محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ
۲-	صحیح مسلم	اَبی الحسین مسلم ابن الحجاجؒ
۳-	سنن اَبی داوٗد	اَبی داوٗد سلیمان السجستانیؒ
۴-	سنن الترمذی	اَبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰؒ
۵-	سنن ابن ماجہ	اَبی عبداللہ محمد بن یزیدؒ
۶-	سنن النسائی	اَبی عبدالرحمٰن احمد بن شعیبؒ
۷-	سنن الدارقطنی	علی ابن عمر الدارقطنیؒ
۸-	المستدرک	اَبی عبداللہ محمد بن عبداللہؒ
۹-	صحیح ابن حبان	علاء الدین علی بن بلبنانؒ
۱۰-	مصنف ابن اَبی شیبہ	عبداللہ بن محمد بن اَبی شیبہؒ
۱۱-	مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد القاریؒ
۱۲-	موطا امام مالک	عبداللہ بن انس بن مالکؒ
۱۳-	مسند احمد	الامام احمد بن حنبلؒ

۱۴-	عون الترمذی	مولانا ابوصابر عبداللہ
۱۵-	سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	علامہ شبلی نعمانی ؒ وسید سلیمان ندوی ؒ
۱۶-	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی ؒ
۱۷-	سیرت حلبیہ	حضرت مولانا محمد اسلم قاسمی
۱۸-	سیرت رسول اکرم ؐ	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ؒ
۱۹-	رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری
۲۰-	خطبات سیرت	حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی
۲۱-	سیرۃ المصطفیٰ	حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ
۲۲-	خصائل مصطفیٰ	حضرت مفتی سلیمان خوشحالپوری ؒ
۲۳-	شمائل ترمذی	حضرت مولانا محمد زکریا ؒ
۲۴-	سیرت خاتم الانبیاء	حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی ؒ
۲۵-	سیر الصحابہ ؓ	مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی ؒ
۲۶-	رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	حضرت مولانا سید سلیمان ندوی ؒ
۲۷-	ہمارے حضور ؐ	عرفان خلیلی صاحب
۲۸-	پیارے نبی ایسے تھے	مائل خیر آبادی
۲۹-	خطبات حکیم الاسلام	حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ
۳۰-	تعلیم الاسلام	حضرت مفتی کفایت اللہ ؒ

مستقبل کے پروجکٹس وعزائم

محدود وسائل کے باوجود ٹرسٹ کا انتظامیہ پورے جوش وخروش اور لگن کے ساتھ ذہن کے کینوس پر مستقبل کی تصویر میں رنگ بھرنے میں مصروف ہے۔اسی جنون کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالی بتدریج وسائل کی فراہمی میں مدد فرمارہے ہیں۔درج ذیل پیراگرافس میں مستقبل کے پراجکٹس کا اختصاراً خاکہ پیش ہے۔

ماڈرن اسلامک انسٹی ٹیوٹ : طلباء کی نفسیات ،اچھی بنیادی سہولیات، وقت کی لچک اور ماہر اساتذہ کی خدمات سے آراستہ ایک ماڈرن اسلامک انسٹی ٹیوٹ کا قیام جس کے کورس کی ترتیب اور انتخاب اس طرح ہو کہ طالب علم مسرت کے احساس کے ساتھ روزآنہ صرف ایک گھنٹہ دے سکے۔

عصری تقاضوں سے آراستہ انگلش میڈیم اسکول کا قیام : ٹرسٹ عصری تقاضوں سے آراستہ انگلش میڈیم اسکول کے قیام کے ضمن میں سرعت سے کام کررہا ہے۔ٹرسٹ کے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے

کیلئے اہل خیر حضرات نے زمین بھی عطیہ میں دی ہے۔
ماڈل اوپن اسکول: ٹرسٹ ایک ماڈل اوپن اسکول کے قیام پر سنجیدگی سے غور کر رہا ہے جو National Open School اور Indira Gandhi National Open University کے Pattern پر ہوگا۔

جامعۃ العلوم برائے ذکور و نسواں کا قیام: عصر حاضر پر نگاہ ڈالنے سے یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ہمارے علماء کرام کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ہمہ مقصدی صلاحیتوں کے بھی حامل ہوں اور عصری فنون میں بیک وقت دستگاہ کامل رکھتے ہوں۔ لہذا ٹرسٹ جامعۃ العلوم برائے ذکور و نسواں کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔
تحریک پیام انسانیت: ٹرسٹ نے بلاتفریق مذہب وملت ہر طبقہ سے رابطہ اور خطاب کی مہم شروع کی ہے۔ جس کے اغراض ومقاصد میں خالص انسانی رشتے اور ہندوستانی شہری کے ناطے عوام میں محبت وبھائی چارے کی فضا قائم کرنا اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔

اپیل

العزیز چیریٹیبل ٹرسٹ خالص دینی، فکری، اصلاحی اور فلاحی خدمات انجام دے رہا ہے، لیکن ٹرسٹ کی آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں ہے۔ اللہ کے فضل وکرم اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے سارے کام ہو رہے ہیں۔ لہٰذا دین کا درد رکھنے والے اور ملت کی فکر کرنے والے اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے عطیات، صدقات، زکوٰۃ اور چرم قربانی کی رقومات کے ذریعہ اخلاص و للٰہیت کے ساتھ ٹرسٹ کا تعاون فرما کر اجرِ عظیم کے مستحق بنیں۔
انشاء اللہ آپ کی رقم صحیح مصرف میں استعمال کی جائے گی۔

فجزاکم اللہ خیرًا

REGD. No. 260
C-30, VIBHUTI KHAND, GOMTI NAGAR
LUCKNOW-226010 India
TEL.:0522-2306950
Mob.+91 8400036666
E-mail: alazizcharity@yahoo.com
Web.: www.alaziztrust.com